صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز چار شنبہ مورخہ 18 جون 2025ء بمطابق 21 ذوالحجہ 1446 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر ایک منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ Oوَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا Oاِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَO وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا O مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِO وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا O يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِOوَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَO اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا ۔

(ترجمہ): ہاں اللہ ہی مالک ہے ان سب چیزوں کا جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، اور کار سازی کے لئے بس وہی کافی ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو ہٹا کر تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے، اور وہ اِس کی پوری قدرت رکھتا ہے۔ جو شخص محض ثواب دنیا کا طالب ہو اُسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ کے پاس ثواب دنیا بھی ہے اور ثواب آخرت بھی، اور اللہ سمیع و بصیر ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب۔ و آخِرُ الدَعوٰانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: 'Leave Application': جناب فضل الٰہی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب عاقب اللہ خان صاحب، صوبائی وزیر، دو یوم 18 اور 19 جون؛ جناب علی ہادی صاحب، ایم پی اے، 18 جون تا اختتام اجلاس؛ جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے، تین یوم 18 تا 20 جون 2025ء؛ جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب طارق محمود آریانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب ملک عدیل اقبال صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب محمد رشاد خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب زاہد چن زیب صاحب، مشیر برائے سی ایم، آج کے لئے؛ جناب محمد اقبال خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2025-26ء پر عمومی بحث

Mr. Speaker: General discussion on annual budget for the financial year 2025-26, including appropriations in respect of charged expenditure, in the House.

کنڈی صاحب کون کرے گا؟، اپوزیشن کی پارلیمانی لیڈرز کی وہ چل رہی تھی، پہلے آپ سے ابتداء کرتے ہیں، کون کرے گا، آپ کریں گے؟ اپوزیشن لیڈر صاحب نے تو کر لیا، آپ بہر حال جب بھی کرنا چاہیں گے، آپ ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔

جناب عباد اللہ خان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، اورنگزیب نلوٹھا سابق ایم پی اے کی والدہ وفات پا گئی ہیں، ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب کی! اچھا عبدالکریم خان، اورنگزیب نلوٹھا صاحب ہمارے سابق ایم پی اے ہمارے Colleague، ہمارے بھائی، ان کی والدہ محترمہ فوت ہوئی ہیں، ان کے لئے آپ دعا فرما دیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: آمین۔ جی احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، آپ نے مجھے وقت دیا۔ بجٹ پیش ہوا ہے 26-25 کا، سالانہ اور میرے خیال میں سپیکر صاحب، یہ وہ کتابچہ ہے جس سے ہم گورنمنٹ کی Priorities کو، اس کی ڈائریکشنز کو Accountable کر سکتے ہیں، ان کو Answerable ٹھہرا سکتے ہیں۔ میری یہ بھی تجویز ہوگی سپیکر صاحب، آپ سے خاص کر کیونکہ ہر اسمبلی میں رولز موجود ہیں، یہ بجٹ کوئی ایسا ڈاکومنٹ نہیں ہے جو ہم سال میں صرف ایک دفعہ ڈسکس کریں، میری گزارش یہ ہوگی، آپ رولز میں چینجز لائیں، Pre-budget ہونا چاہیئے اور Post budget discussion بہت Important ہے سر، اگر آپ Monthly نہیں کر سکتے، کم از کم Quarterly اس کو Implement کروائیں۔ بد قسمتی تو یہ ہے آپ

کی سربراہی میں وہ جو Biannual NFC کی رپورٹ ہوتی ہے، اس کی ڈسکشن بھی نہیں ہوتی، حالانکہ وہ Constitutional obligation ہے اور بار بار میں آپ کے گوش گزار کر چکا ہوں کیونکہ یہ معاشی مقدمہ خیبر پختونخوا کا بہت اہم ہے۔ میں بجٹ کی طرف سپیکر صاحب، آؤں گا اور تمام ہاؤس کی تھوڑی سی توجہ چاہوں گا، پھر یہ ہاؤس فیصلہ کرے، یہ میڈیا فیصلہ کرے، یہ ہاؤس فیصلہ کرے، خیبر پختونخوا کے لوگ فیصلہ کریں کہ آیا ہماری جو باتیں ہیں، اس میں کوئی Logic ہے، کوئی اس کا ڈیٹا اگر غلط ہے تو ہمیں تنقید کا نشانہ بنائیں، اگر گورنمنٹ کی کوئی پالیسی یا پلاننگ یا ڈیٹا غلط ہے تو اس کو Criticize کریں اور مہذب معاشروں میں یہی طریقہ ہوتا ہے، تحقیق سے، تلاش سے، مطالعہ سے، معائنہ کرنے سے ہی انسان اور معاشرے ترقی کرتے ہیں اور اس ایوان کی اقدار بڑھیں گی۔ سپیکر صاحب، میں ان کے Notes آپ کے جو ہیں، وہ مختصر کرنے کے لئے پانچ نکاتی میری باتیں ہیں اور میں آپ سے وقت بھی چاہوں گا تا کہ آج اس پہ مفصل باتیں ہو سکیں۔ پانچ نکات میں سب سے پہلے بجٹ ڈاکیومنٹ ہے۔ اس کے بعد وفاق کے ساتھ جو خیبر پختونخوا کا جو معاشی مقدمہ ہے، نمبر دو، نمبر تین: امن و امان ہے، نمبر چار: غربت، مہنگائی، کرپشن اور پانچویں نمبر پہ میری جو Recommendation ہے ناچیز کی، اگر آپ کو بہتر لگے تو وہ آپ نوٹ کر لیجئے گا، اگر کسی جگہ پہ کام آئے تو اس کو Implement کیجئے گا اور ہم چاہتے ہیں کہ خیبر پختونخوا کے تمام شہری اس بجٹ ڈاکیومنٹ کو پڑھیں اور اس کے اوپر ہم سے سوالات کریں کیونکہ میں خوش ہوتا ہوں سپیکر صاحب، آپ نے مائنز اینڈ منرلز کے اوپر سول سوسائٹی کو Engage کیا تھا، یہ ایوان اس وقت Relevant ہو گا جب سول سوسائٹی، ہمارے شہری ہم سے سوال کریں گے، ان کا Interaction ہو گا اور میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں جب آپ نے مائنز اینڈ منرلز پہ پوری سول سوسائٹی کو، میڈیا کو Engage کیا Otherwise یہ ایوان، جس طریقے سے ہم لوگ جا رہے ہیں، افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ Irreverent ہوتے جا رہے ہیں، ایک وقت آئے گا، ہم صوبہ مرکز کھیل رہے ہیں، ہم پارٹی پارٹی کھیل رہے ہیں، ہم مختلف کمیٹی کمیٹی کھیل رہے ہیں لیکن لوگوں کی جو حالت ہے سپیکر صاحب، جو مجھے Feedback ہے، یہ ایوان کا تقدس جو ہے، یہ چیزیں Irrelevant ہوتی جا رہی ہیں، لوگوں کے جو مسائل ہیں وہ اتنے بڑھ رہے ہیں، یہ صوبہ معاشی طور پہ بدحال، سیاسی طور پہ منقسم اور امن و امان کی مخدوش صورتحال کی وجہ سے نوجوان یہاں پہ غصے میں ہیں۔ میں بجٹ دستاویز کی طرف آؤں گا، تین چار باتیں ہیں جو اس بجٹ پہ مجھے لگیں، کیونکہ جب میں آیا اور میں نے دیکھا، میں نے کہا اس بجٹ کو یہاں جاتے جاتے ساتھ ہی دیکھوں گا کہ Actual receipt and expenditure کیا ہے۔ تیمور جھگڑا کو میں کریڈٹ دوں گا، پانچ سالوں میں جب بھی اس کا بجٹ آتا تھا تو وہاں اس کا Actual ایک پورا کالم دیتا تھا، ایڈوائزر صاحب اس چیز کو سمجھتے ہیں جناب سپیکر، آپ اس کو دو اعشاریہ ایک ایک نو (2.119) ٹریلین کر دیں، اس کی Receipts، آپ اگلے سال کو اس کے Expenditure کو اٹھارہ سو باسٹھ (1862) کر دیں، انیس سو باسٹھ (1962) کر دیں، یہ Estimation ہے، اس کے اوپر ہم حکومت کو Accountable نہیں کر سکتے، ہم Accountable کریں گے Actual figures پہ جو کہ اس

بجٹ میں نہیں دیئے گئے۔ آج ان کی شاید کوئی پریس کانفرنس تھی، میرے پاس Tickers چل رہے ہیں، ان کا جو Actual expenditure ہوا ہے، وہ آج دے رہے ہیں، چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ پانچ سالوں کا جو رواج ہے، ریت ہے، وہ Actual کیوں چھپایا گیا؟ جناب سپیکر، آپ ہمیں Revision دے رہے ہیں، آپ ہمیں Estimation دے رہے ہیں، وہ Actual کیوں نہیں ہے سوال میں، جو ہر پانچ سال ان کے پچھلے بجٹ میں بھی Actual دیا گیا تھا، یہ بڑا Important سوال ہے، اس پہ فنانس ڈیپارٹمنٹ بیٹھا ہوا ہے، مجھ جیسے نالائق طالب علم کے لئے یہ Actual بڑا ضروری ہے Otherwise میں آپ کو Answerable نہیں ٹھہرا سکتا۔ آپ نے کہا تھا چار سو سولہ (416) ارب کا ہم ترقیاتی بجٹ خرچ کریں گے، میری ناچیز کی معلومات کے مطابق آپ دو سو، ڈھائی سو ارب خرچ کر سکے ہیں اور اگر اس کو ڈالرز میں Convert کریں کیونکہ جو معیشت کے جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ مجھ سے زیادہ سمجھتے ہیں، میرے خیال میں دس سالوں میں یہ سب سے کم ترین خرچہ ہے اس صوبہ خیبر پختونخوا کا، اگر یہ In respect of dollar calculate کیا جائے، غالباً 22-2021ء یا 21-2020ء میں دو سو انتالیس (239) یا دو سو ترپن (253) ارب روپے ہم نے خرچ کئے تھے، اس سال دو سو انتالیس (239) یا دو سو چالیس (240) ہوگا، دو سو پچاس (250) کر لیں گے، دو سو ساٹھ (260) کر لیں، Which is less than one billion dollar، یہ آٹھ سو (800) ملین ڈالر بنے گا، سات سو (700) بنے گا، ہماری ریت رہی ہے جو ہم One billion dollar سے اوپر اے ڈی پی خرچ کرتے رہے ہیں تو اس کے اوپر بھی میں جواب کا مطلوب ہوں گا کہ اس کے اوپر کیوں ہوا؟ اس طرح قرضہ جات کی جو لسٹ دی گئی ہے اس ڈاکیومنٹ میں، جناب سپیکر، قرضے ہمیشہ جو ہوتے ہیں، وہ سالانہ نہیں ہوتے، لمبے پلان ہوتے ہیں، بیس سال چالیس سال And in shape of dollars ہوتے ہیں، روپوں میں دیئے گئے ہیں، میری فنانس سے یہ Suggestion ہوگی کہ جو ڈالرز میں آپ کے قرضے ہیں، کب سے شروع ہو رہے ہیں، کب ختم ہوں گے، اس کی قسطیں کب سے ہیں، وہ پوری لسٹ ہے، وہ لسٹ نہیں ہے، Oil and Gas ہمارا بڑا Important مقدمہ، اس خیبر پختونخوا کے اس چیپٹر کو Squeeze کیا گیا کیونکہ وائٹ پیپر میں جو چیپٹرز ہوتے ہیں وہ بڑے اہم ہوتے ہیں، کوئی بھی شخص اگر ہم اسے وائٹ پیپر دیں، Oil and Gas کی جو پرانی ہسٹری ہے، اس کو ہٹایا گیا ہے، اس وائٹ پیپر میں خیبر پختونخوا کا معاشی مقدمہ، خیبر پختونخوا تیل کے حوالے سے پاکستان میں سب سے زیادہ Highest oil producing federating unit ہے، جناب سپیکر، وقت کی تنگی کی وجہ سے بھی میں اپنے دوسرے پوائنٹ کی طرف آتا ہوں جو سب سے Important ہے، تقریباً ترانوے پچانوے (93/95) فیصد ہمارا جو رابطہ ہے معاشی حوالے سے، وہ فیڈرل کے ساتھ رہتا ہے، کئی لوگ تو کہتے ہیں کہ یہ فیڈرل کے پیسے ہیں، میں کہتا ہوں، نہیں یہ فیڈرل کے پیسے نہیں ہیں، یہ پیسے خیبر پختونخوا کے ہیں لیکن Collection agent فیڈرل ہے، اگر مجھے انکم ٹیکس ملتا ہے، Divisible pool سے According to Constitution کو لیکشن اتھارٹی ایف بی آر ہے، وہ Collect کرتا ہے، ہمیں فیڈرل کے Through وہ پیسے ملتے ہیں۔ کہنے کا مقصد یہ ہے یہاں

پہ کئی ساتھیوں نے سوال کیا، 13-2008ء میں پیپلز پارٹی کی حکومت تھی، انہوں نے کرپشن کی، اور روزانہ کہانیاں گھڑتے رہتے ہیں، ہماری توبد قسمتی یہ ہے، آپ کے یہ نئے ایم پی ایز جو ہیں ان کو ہمیں تاریخ بھی بتانا پڑتی ہے، ان کو Constitution بھی بتانا پڑتا ہے، یہ سوال جب کرتے تو ہمیں خوشی ہوتی ہے کیونکہ سوال و جواب ہی تحقیق، معائنہ، مطالعہ اور یہی ان چیزوں سے ہی ہم ایک دوسرے کو Accountable کر سکتے ہیں۔ یہ صرف ان لوگوں کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں جو کہتے تھے، 20082013 تک انہوں نے کیا، 08ء سے 13ء تک ہم نے ساتواں این ایف سی کیا جو کہ خیبر پختونخوا کے لئے نہیں، بلکہ پورے پاکستان کے لئے ایک انقلابی معاشی انقلاب لے کر آئے تھے، لوگ کہتے تھے One unit یہاں پہ لاگو ہے، انتظامی طور پہ تو ختم ہو چکا ہے، فنانشل وہ ہم نے توڑ دیا تھا، میں باہر کی بات بھی نہیں کرتا، ہم نے چھوٹے صوبوں کے Vertical shares کو بیالیس اعشاریہ پانچ (42.5) سے ستاون اعشاریہ پانچ (57. 5) کر دیا، پندرہ فیصد ہم نے بڑھایا، اس پندرہ فیصد کا خیبر پختونخوا کو جو آج فائدہ ہے وہ کم از کم چار سے پانچ سو ارب ہے، یہ پیپلز پارٹی اور اس کی اتحادی جماعتوں نے کیا، آج جو کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے کیا کیا تھا، میں آؤں گا کہ جو آپ نے کیا کیا، صرف War on terror جو ہے، ایک پرسنٹ خیبر پختونخوا کو پیپلز پارٹی اور اس کے اتحادیوں نے دیئے، انہوں نے جو Propose کئے ایک سو تیس (130) ارب روپے اس اگلے سال کے لئے، ایک سو تیس (130) ارب مذاق نہیں ہے، ہم نے ایف بی آر کے Collection charges جو تھے، ان کو پانچ فیصد سے ایک فیصد کیا، ہم نے Vertical shares کو Multi indicator بنایا، یہ وہ پیپلز پارٹی اور اس کی اتحادیوں کی کاوشیں تھیں جن کی وجہ سے آج خیبر پختونخوا اگر کوئی کہتا ہے اپنے پاؤں پہ کھڑا ہے تو یہ وہ Seventh NFC Award اور اٹھارہویں ترمیم کی وجہ سے ہے۔ جناب سپیکر، صرف ہم نے یہ نہیں کیا، ہم نے Constitution میں اپنے شیئرز کو Lock کیا،

Under Article 160 (3A), "The share of Provinces, in each Award of the National Finance Commission shall not be less than the share given to the Provinces in the previous Award."

جناب سپیکر، جو ہمیں حصہ ملے گا پریویس ایوارڈ سے زیادہ ملے گا، یہ ہم نے Constitution میں Lock کر دیا، یہ کیوں Lock کیا تھا؟ ہمیں پتہ تھا کہ بیرسٹر سیف جیسے لوگ آئیں گے، آج بھی بیرسٹر سیف کی سینیٹ میں ریزولیوشن موجود ہے جس نے کہا تھا کہ صوبوں کو تو زیادہ شیئرز مل رہے ہیں، اس کو Reverse کر دیں، آج بیرسٹر سیف کس کی صفوں میں کھڑا ہے، یہ وہ ترامیم تھیں جو آپ ہم سے پوچھتے ہیں، 2008ء سے 2013ء تک ہم نے کیا کیا؟ لیکن آج بیرسٹر سیف سے کوئی پوچھے، اس نے اپنے حصے کو کم کرنے کی تجویز کیوں دی؟ ان کا ایم این اے کہتا ہے کہ وہ ہمارے قبیلے میں سے نہیں ہے، ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ وہ کس قبیلے سے ہے، ہمیں بتاؤ تو سہی، ہم نے وہ Constitutional amendment کی، اس کے لئے ہم نے جو خمیازہ بھگتا وہ بھی ہمیں پتہ ہے، یہ تو اپنے آپ کو معصوم اور مظلوم، دو سال کے لئے جیل نہیں گئے اور اپنے آپ کو مظلوم تصور کرتے ہیں، ہم نے شہادتیں دیں، ہم نے جیلیں کاٹیں، ہم نے آئین کو اپنی شکل میں بحال کیا، ہم نے معاشی انقلاب لایا، سٹرکچرل وہ اداراتی ریفارمز کیں جو نہ آپ نے

اپنی مرکزی حکومت میں کر سکے اور نہ اپنی صوبائی حکومت میں کر سکے، ایڈوائزر صاحب ان چیزوں کو سمجھتے ہیں۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وفاق کے ساتھ ہمارا پانچ نکاتی ایجنڈا ہے، ,Net Hydel Profit NFC, Oil and Gas, Water share and Tobacco، یہ جو میری ناچیز کی معلومات نہیں ہیں، پانچ نکاتی ایجنڈا ہمارا وفاق کے ساتھ Main ہے، این ایف سی میں ہم ہر وقت چیختے رہے، این ایف سی ہمارا Right بنتا ہے، کل ایڈوائزر صاحب نے یہاں پہ بات کی، بھئی! سی ایم صاحب نے گیارہویں این ایف سی پہ میٹنگ کال کرلی ہے، بابا! ,Meeting is not an achievement achievement conscience ہوتا ہے جو ساتویں این ایف سی میں پیپلز پارٹی اور اس کی اتحادی جماعتوں نے کیا، آج آپ سے پوچھتے ہیں، 2018ء سے 2023ء تک آپ کی مرکز میں حکومت، پنجاب میں حکومت، سرحد میں حکومت، یہاں پہ KP میں آپ نے کیوں نہیں کیا؟ نواں اور دسواں این ایف سی؟ جواب دیں، ابھی آپ اپنے آپ کو مظلوم Show کرتے ہیں، ہم نے گیارہواں بلا لیا، ہمیں پتہ ہے کہ جو تیر آپ گیارہویں پہ ماریں گے، وہ بھی ہمیں پتہ ہے، این ایف سی کی میٹنگ بلانا اتنی بڑی Achievement نہیں ہے، Achievement اکثریت نہیں ہوتی، Achievement اجتماعیت کی بنیاد پہ فیصلے ہوتے ہیں جو کہ 2008ء سے 2013ء تک پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کی اتحادی جماعتوں نے کیئے، جناب سپیکر صاحب، یہ این ایف سی اس کی وجہ سے سب سے بڑا نقصان خیبر پختونخوا کو اور میری تجویز ہوگی، یہ کسی پارٹی کا مقدمہ نہیں ہے، یہ خیبر پختونخوا کا ہے، پہلے دن سے ہم کہہ رہے ہیں کہ کوئی جرگہ بنائیں، یہ جاتے ہیں تو مرکز کے ساتھ لڑائیاں کر کے آجاتے ہیں، یہ Mismanage ہمارے مقدمے کو کر رہے ہیں، ہمیں ان کے طریقہ کار، ان کے مطالبوں سے کوئی گلہ شکوہ نہیں ہے، مطالبے ان کے بالکل ٹھیک ہیں، ان کا طریقہ کار غلط ہے، یہ مطالبے حل کرنا چاہتے ہیں، سلطان راہی کے گنڈاسے سے یہ مطالبے حل کرنا چاہتے ہیں، بدر منیر کی فلمی دھمکیوں سے، یہ کفن پہن کر جانا چاہتے ہیں، یہ گولیاں چلا کر حل کرنا چاہتے ہیں، ہم اس چیز پہ یقین نہیں رکھتے، ہم سیاسی جماعتیں کہتے ہیں کہ گفت وشنید، دلیل و دلائل، ڈائیلاگ کے Through بات ہوگی، ہم نے اس طرح کے طریقے سے، کیا Seventh NFC Award میں ہمارے پاس اکثریت بھی نہیں تھی لیکن ہم نے اجتماعیت کی بنیاد پہ فیصلے کئے، خیبر پختونخوا کو اس کے نتائج آج بھی مل رہے ہیں، میرا نیٹ ہائیڈل پرافٹ کا مقدمہ آپ کے سامنے ہے، Constitution Article 161 clause (2) کہتا ہے:

"The net profits earned by the Federal Government, or any undertaking established or administered by the Federal Government from the bulk generation of power at a hydro-electric station shall be paid to the Province in which the hydro-electric station is situated."

یہ بڑا کلیئر ہے جناب سپیکر، اس پہ کوئی ابہام نہیں ہے، آرٹیکل 161، کلاز 2 میری تو یہ تجویز ہوگی کہ خیبر پختونخوا کے ہر ایم پی اے کو یہ زبانی یاد ہونا چاہیئے کیونکہ یہ ہمارا سب سے بڑا معاشی مقدمہ ہے، پوٹینشل بھی زیادہ ہے، میں زیادہ آپ کا وقت نہیں لوں گا، چھوٹی سی مثال آپ کو دیتا ہوں، تربیلا کا یہ مقدمہ

Basically ہے، 1973ء میں تربیلا کا کمیشن ہو چکا تھا، پچاس سال کی تاریخ ہے، کم از کم میری Calculation کے مطابق ڈھائی ٹریلین روپے ہمارے بنتے ہیں، اے جی این قاضی سے ڈھائی ٹریلین کچھ زیادہ ہوں گے، دوہزار چھ سو (2600) ارب ہونگے، دوہزار سات سو (2700) ارب ہوں گے، ایڈوائزر صاحب مزید اس پہ ورکنگ کر لیں گے،اس لئے میں کہتا ہوں کہ جرگہ بنائیں، کم از کم ہمیں پچاس سالوں میں تین سو چودہ (314) ارب روپے مل چکے ہیں، میں آج اس سٹیج سے کہوں گا، آئیں Calculation کرتے ہیں، یہ تین سو چودہ (314) ارب روپے ہمیں کس نے دیئے؟ میری Calculation کے مطابق شاید میں غلط ہوں، چیلنج کریں، سب سے زیادہ مسلم لیگ نون نے خیبر پختونخوا کو دیئے، دوسرے نمبر پہ پیپلز پارٹی نے دیئے ہیں، تیسرے نمبر پہ انہوں نے دیئے تین سو چودہ (314) میں، کیونکہ یہ 1973ء سے شروع ہوا، 1991ء میں چھ بلین پہ شروع ہوا، پھر پرویز خٹک نے یہ کمال کیا کہ جو اس کو چھ ارب کے Cap کو Unlock کیا، ان کی حکومت تھی، ہم ان کا موازنہ پرویز خٹک سے اس لئے کرتے ہیں، اس وقت فیڈرل کی حکومت ان کے خلاف تھی، نون کی حکومت تھی لیکن وہ ستر (70) سے پچہتر (75) ارب روپے لے کر آیا، آپ ان سے پوچھیں، آپ کیا کر کے آئے ہو؟ گنڈا سا اٹھا کر پھر رہے ہو، بدر منیر کی بس دھمکیاں، میرا معاشی مقدمہ اس سے تو حل نہیں ہو گا ناں، آپ روزانہ اپنے ورکروں کو اشتعال دیتے ہیں، گولیاں چلائیں گے، بندوقیں لے آؤ، کارتوس لے آؤ، میرا معاشی مقدمہ کون حل کرے گا؟ یہی چیز، احتجاج تو پرویز خٹک اور اس کی جماعت بھی کرتی تھی، آپ نے Oil and Gas سے بھی لائے، آپ چشمہ لفٹ کنال بھی لے کر آئے، آپ 100 MCFB گیس بھی لے کر آئے، آپ کا کیا نتیجہ ہے؟ خیبر پختونخوا کے شہری آپ کے معاشی مقدمہ لڑنے پہ آپ سے مایوس ہیں، نتیجہ بھی چھوڑ دیں، یہ جس طریقے سے لڑ رہے ہیں، لوگ مایوسی کے شکار ہیں، یہ تو ٹھیک کہتے ہیں، مرکز ہمارے ساتھ زیادتی کر رہا ہے، یہ کوئی ایک حکومت یا ایک پارٹی کا مسئلہ نہیں ہے، یہ کہانی 1973ء سے شروع ہے، یہ صرف آپ کو ایک چھوٹا سا پارٹ دکھاتے ہیں، اپنے آپ کو مظلوم کرتے ہیں، میں ان سے پوچھتا ہوں، پیڈو ان کے پاس ہے، تیرہ سال سے ان کی حکومت ہے، یہ میڈیا بھی بیٹھا ہوا ہے، فنانس ڈیپارٹمنٹ میں بیٹھا ہوا ہے، نوٹ کر لیں، ان تیرہ سالوں میں پیڈو نے ایک پراجیکٹ کیا پی ٹی آئی کی حکومت میں جس کو "درال خوڑ" کہا جاتا ہے کیونکہ محمود خان جو تھا، وہ سوات کا وزیر اعلیٰ تھا، وہ صوبے کا وزیر اعلیٰ تو تھا ہی نہیں، چھتیس اعشاریہ چھ (36.6) میگاواٹ کا "درال خوڑ" صرف پی ٹی آئی کا تمغہ ہے، ٹوٹل ایک سو اکسٹھ (161) میگاواٹ یہ صوبہ بناتا ہے، کمپلیٹ پراجیکٹس کی بات کر رہا ہوں، نوٹ کریں، اگر میں غلط ہوں تو میں معافی مانگوں گا، میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں، آپ نے تیرہ سالوں میں صرف "درال خوڑ" کیا، اس کے علاوہ جو چھ پراجیکٹس تھے ان کو باقی سیاسی جماعتوں نے دس سالوں میں کیا پیڈو سے، ملاکنڈ تھری اکیاسی (81) میگاواٹ، پیہور اٹھارہ (18) میگاواٹ، رانولیا سترہ (17) میگاواٹ، Ratio جو تھا وہ آپ کا Point four (.4) something، آپ کا Sheshi جو ہے، وہ دو میگاواٹ غالباً اوپر نیچے اس کے ہے، اس کے ساتھ ساتھ مچھئی، یہ چھ پراجیکٹس آپ کے علاوہ جماعتوں نے کئے تیرہ سالوں میں آپ کا پورا جو

ہے، "درال خوڑ" کے علاوہ آپ کے حصے میں کمپلیٹ پراجیکٹ ایک بھی نہیں ہے، اس سے ٹوٹل ایک ارب کی بجلی ہم بناتے ہیں، آج لوڈ شیڈنگ ہے، ہمارے شہری پٹ رہے ہیں، ہم کیوں Irrelevant ہو رہے ہیں؟ یہ کبھی مرکز پہ ڈالتے ہیں، مرکز صوبوں پر ڈالتا ہے، ہم مرکز اور صوبہ Ping-pong کھیل رہے ہیں، نہ آپ کی کارکردگی تسلی بخش ہے اور نہ مرکز کی تسلی بخش ہے، ہم لوگوں کو ریلیف کس طرح دیں گے؟ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ریلیف اس وقت ملے گا جب آپ Deliver کریں گے، جب آپ بیٹھیں گے، جب گفت وشنید ہوگا، جب اکثریت کے فیصلے اجتماعیت میں تبدیل ہوں گے، تب جاکر لوگوں کو ریلیف ملے گا، نہیں تو سپیکر صاحب، اس ایوان کا تقدس اور اس کا جو اثر ہے وہ دن بدن کم ہوتا جارہا ہے، وہ آپ کے سامنے ہے۔ سپیکر صاحب، این ایف سی اور این ایچ پی کے بعد آپ نے کہانی سن لی اس سیاسی جماعت کی جس نے تین سو پچاس ڈیموں کا وعدہ کیا تھا کہ ہم تین سو پچاس ڈیم بنائیں گے اور بجلی پیدا ہوگی، پتہ نہیں کہ کیا کچھ ہوگا یہاں پہ، تو وہ آپ کے سامنے ہے۔ سپیکر صاحب، Oil and Gas پہ آپ آجائیں، Article 161 paragraph (1) sorry, clause-1 paragraph (b) کہتا ہے:

"the net proceeds of the Federal duty of excise on oil levied at well-head and collected by the Federal Government, shall not form part of the Federal Consolidated Fund and shall be paid to the Province in which the well-head of oil is situated.]"

یہ Oil well کس کے پاس ہے؟ یہی میں کہہ رہا ہوں، اس کو آپ اپنے چیپٹر میں Properly ڈالیں، یہ ہمارا بڑا معاشی مقدمہ ہے، وائٹ پیپر میں اس کو Proper جگہ دیں، Oil well کس کے پاس ہے؟ میرے کوہاٹ کے داؤد شاہ مجھے دل سے عزیز ہیں، چیختے رہتے ہیں، میرے کرک کے میجر سجاد بیٹھے ہوئے ہیں، پاکستان کا سب سے بڑا Oil well ناشپہ ہمارے پاس ہے، مکوڑی ہمارے پاس ہے، مارمزئی ہمارے پاس ہے، چندہ ہمارے پاس ہے، اس کے باوجود بھی ہمیں ایکسائز ڈیوٹی نہیں ملتی، یہ میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کے گوش گزار کرتا چلوں، یہ بھی وہی امنڈمنٹ ہے جو ہم سے پوچھتے ہیں کہ 2008ء سے 2013ء تک آپ نے کیا کیا؟ یہ خیبر پختونخوا کے لئے امنڈمنٹ پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کی اتحادی جماعتوں نے **Eighteenth Amendment** میں کیا تھا لیکن عملداری کون کرے گا؟ میرا مقدمہ تو جاندار ہے، میرا وکیل بے جان ہے، یا مجھے تو لگتا ہے کہ یہ وکیل ملا ہوا ہے، Compromised ہے، نہ محمود خان ان کا تھا، نہ پرویز خٹک ان کا تھا، نہ یہ ان کے ہیں، میرے خیال میں ان کے اندر لوگ ہیں جو Compromised ہیں، یہ لڑے گا کون مقدمہ؟ میری تجویز یہ ہے جناب سپیکر، مرکز بھی ہمیں ایکسائز ڈیوٹی نہیں دیتا، ان سے سوال ہے کہ یہ مقامی لوگوں کو کیا دیتے ہیں؟ جب تک آپ اپنے پیداواری اضلاع کو، مقامی لوگوں کو اس کا حصہ نہیں دیں گے، آپ نے رائیلٹی سے کوہاٹ کو کتنا حصہ دیا؟ پاکستان کا سب سے بڑا Oil well آپ کے پاس کرک میں موجود ہے، آپ نے اس کو کتنا حصہ دیا؟ آج بھی آپ کے اپنے نمائندے چیخ رہے ہیں، وہ علاقے چیخ رہے ہیں، وہ مقامی آبادیاں چیخ رہی ہیں، ہمارا اعتراض یہی ہے، مائنز اینڈ منرلز میں بھی یہی تھا، بھئی! آپ لوگ مقامی لوگوں کو جب تک Facilitate نہیں کریں گے، اسی طرح تربیلا ڈیم، ہری پور ہے، صوابی ہے، اسی طرح کرک کوہاٹ ہے، مقامی آبادیاں اور پیداواری

اضلاع جب تک Beneficiary نہیں ہونگے یہ ترقی مصنوعی ہوگی۔ ابھی میں چلتا ہوں پانی کی طرف، سپیکر صاحب، ہمارا حصہ Eight point seven eight (8.78) million acre feet ہے، ہم Five point seven eight three (5.783) million acre feet Utilize کرتے ہیں ہمارا Un-utilized جاتا ہے، سندھ کا آپ نے سنا ہوگا، پچھلے تین چار مہینے پہلے پورا سندھ یک زبان اور یک جان تھا اپنے مقدمے پہ، ان کا مقدمہ کتنا تھا پانی کا، Not more than one million acre feet، ایک ملین ایکڑ فٹ پہ انہوں نے رولا ڈالا، پورا سندھ جام ہوا، پوری پارٹیاں یک زبان ہوئیں، ہمارا تین ملین ایکڑ فٹ ضائع جا رہا ہے، یہ صوبائی حکومت ستو پی کر سوئی ہوئی ہے، پرواہ ہی نہیں ہے ان کو، جو بھی یہ کیا ہو رہا ہے، سی سی آئی میں گئے، وزیر اعلیٰ کہتے ہیں کہ سندھ کا مسئلہ ہم نے حل کر دیا، او بابا! ہم نے خیبر پختونخوا نے تمہیں ووٹ دیا، تمہیں بھیجا سی سی آئی میں، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اسی پانی کی وجہ سے آج پورے پاکستان کی زراعت چودہ فیصد غالباً آئی ان مک سروے کے مطابق کم ہو چکی ہے۔ میجر صاحب، جتنی بھی محنت کر لیں، اگر آپ کے پاس پانی نہیں ہے تو آپ مجھے بتائیں کہ زراعت کے اوپر آپ کیا اثر انداز ہوں گے، زراعت کے اوپر انہوں نے زرعی انکم ٹیکس کے حوالے سے جو گل کھلائے ہیں، میں آج فنانس ڈیپارٹمنٹ سے پوچھتا ہوں، جناب سپیکر صاحب، یہ بڑا ایک لطیفہ بھی ہے، رونا بھی آتا ہے، چھپن (56) لاکھ جس کی آمدنی ہوگی، ارشد ایوب صاحب، اس کے اوپر ٹیکس ہے سولہ (16) لاکھ، جس کی چھپن (56) لاکھ آمدنی ہوگی اس کے اوپر سولہ (16) لاکھ لاکھ، جس کی آمدنی ہوگی پندرہ کروڑ اس کے اوپر ٹیکس پندرہ لاکھ، اب مجھے بتائیں کہ یہ لیپڑ سنگھ والی بادشاہی ہمیں لطیفے کرتے رہتے تھے، یہ پرانے ان کا ایگریکلچر زرعی ٹیکس ہے، آپ بھی اس جرم کے سزاوار ہیں کیونکہ آپ نے بلڈوز کیا تھا، جن کے کہنے پہ کیا تھا وہ بھی ہمیں پتہ ہے، جب میں آپ کے پاس آیا، ابھی بھی میں کہتا ہوں اس کو Review کر لیں، ہم ایگریکلچر انکم ٹیکس کے خلاف نہیں لیکن کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کچھ تو Logic ہو ناں، کیا چھپن (56) لاکھ والی آمدنی پہ آپ سولہ (16) لاکھ لاکھ لگا رہے ہو اور پندرہ کروڑ والے پہ آپ پندرہ لاکھ لگا رہے ہو۔ جناب سپیکر صاحب، میں ٹوبیکو پہ آتا ہوں، فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی ہے، یہ ان کا اچھا مقدمہ ہے، اس کو بہتر طریقے سے یہ پیش کر رہے ہیں، ان کو ہم Appreciate کرتے ہیں ٹوبیکو کے اوپر فیڈرل کے ساتھ، یہ پراونس کا ہونا چاہیئے، پرانی ہماری فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی More than hundred billion ہوتی ہے، Two hundred billion ہوتی ہے، یہ ٹوبیکو کی میں بات کر رہا ہوں، وہ چلا جاتا ہے Divisible pool میں۔ جناب سپیکر صاحب، تیسرا جو Pillar ہے، وفاق کے مقدمے کے بعد وہ امن وامان ہے، آپ مجھے بتائیں، اس خیبر پختونخوا کے اوپر ایک زمانے میں مسلح لوگوں کو مسلط کیا گیا، آج اسی کا نتیجہ ہم بھگت رہے ہیں، بدقسمتی سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ ضلع جو خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ کا ہے، گورنر کا ہے، کل مولانا صاحب نے اپنے بھتیجے کی داستان آپ کے سامنے پیش کی، دکھ ہوتا ہے، یہ تو وہ Prominent figure ہیں جن کے ساتھ یہ ہوا، جو عام لوگوں کے ساتھ ہو رہا ہے اگر ہم نے آپ کے آگے گوش گزار کیا تو آپ حیران رہ جائیں گے، ہمارے پرانے پارلیمنٹیرین ہیں، آغاز خان گنڈاپور، ان کے دادا چیف منسٹر تھے، ان کے پر دادا

Constituent assemblyکے ممبر تھے،اس کے اوپر قاتلانہ حملہ پرسوں ہوا ہے، ہمیں جو دھمکیاں مل رہی ہیں وہ تو بے تحاشہ ہیں، خدارا جناب سپیکر، یہ امن وامان کی صورتحال جب تک بہتر نہیں ہو گی اور وہ اس طرح نہیں ہو گی، وزیر اعلیٰ صاحب اپنی پہلی کیبنٹ کو کورکمانڈر کے پاس اٹھا کر لے گئے تھے، سننے میں آیا تھا، پہلے سال پوری کابینہ بڑی خوش تھی، پہلے پہلے دن تھے،Honeymoon periodتھا، یہ وہاں پہ کورکمانڈر کے گھر پتہ نہیں کہ کھانا کھانے گئے تھے یا بریفنگ کرنے کے لئے گئے تھے، ہمیں بیٹھنا پڑے گا جناب سپیکر صاحب، حل کیا ہے؟ بیٹھنا پڑے گا، بند کمرے میں بیٹھنا پڑے گا، پارٹی پارٹی کو چھوڑنا پڑے گا، وفاق صوبہ چھوڑنا پڑے گا، حکومت اپوزیشن کو چھوڑنا پڑے گا، ایک ڈاکیومنٹ کو بنانا پڑے گا، بلا خوف اور بلا خطر یہ کہنا پڑے گا کہ بھئی یہ ڈاکیومنٹ ہے، یہ ہمارا مطالبہ ہے، ہمارے پاس تجاویز ہیں، اگر آپ ہمیں سنیں، ہم نے آپ کو حل کر کے دیا، پی ٹی ایم کے جرگے میں کیا ہوا تھا؟ آپ چشم دید ہیں، یہ پورا ہاؤس، پی ٹی ایم کا جرگہ تھا، ایک طرف بندوقیں تھیں، ایک طرف سیاسی لوگ تھے، ہمارے پاس تو کوئی ہتھیار نہیں تھے، ہم تو گفت وشنید کے لئے گئے تھے، آپ لے کر گئے تھے، وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس گئے کہ تجاویز دیں، وزیر اعلیٰ کی بھی جان چھوٹ گئی، خیبر پختونخوا کا پشتون جرگہ پرامن ہوا کہ نہیں ہوا؟ تمام پارٹیاں تھیں، اس میں مولانا صاحب تھے، اس میں نون تھی، اس میں مطلب یہاں پہ پارلیمانی پارٹیاں بھی تھیں، غیر پارلیمانی پارٹیاں جو جماعت اسلامی، شیرپاؤ صاحب سارے لوگ آئے ہوئے تھے، اس میں ، حل ہوا کہ نہیں ہوا؟ اگر یہ اکیلے گنڈا سا اٹھا کر جانا چاہتے ہیں تو ہمیں اعتراض نہیں، آپ نتیجہ لے کر آئیں ہیں لیکن اس سے نتیجہ نکلے گا نہیں، اگر آپ کانٹے بوئیں گے تو کانٹے ہی نکلیں گے، اس سے بیر نہیں نکل سکتے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب تک امن نہیں ہوگا، خوشحالی نہیں آسکتی ہے۔ چوتھا پوائنٹ میرا، بے روزگاری، غربت اور افلاس ہے۔ ورلڈ بینک کی رپورٹMore than forty five percent، یہ بڑی غور طلب بات ہے، یہ ہاؤس جس میں ایئر کنڈیشنرز لگے ہوئے ہیں، مجھے لگ رہا ہے کہ کچھ سال تک شاید یہRelevantہوں، اس کے بعد یہIrrelevantہو جائیں گے، کوئی اس کو سنے گا بھی نہیں، کوئی اس کو توجہ بھی نہیں دے گا کیونکہ پینتالیس فیصد سے زیادہ لوگ خط غربت سے نیچے چلے گئے ہیں، چار کروڑ آپ کی آبادی ہے، دو کروڑوں کی جو آمدنی ہے، That is less than two dollars, which is five fifty (550) rupees، آپ مجھے بتائیں اگر دو کروڑ لوگوں کی پانچ سو سے کم ان کی آمدن ہو تو وہ کیسے کھائیں گے، وہ کیوں ہمیں سنیں گے؟ وہ تو ہمیں گالیاں دیں گے، آج کل یوتھ غصے میں ہے، بے بس ہے، وہ ہر کسی کو گالیاں دے رہی ہے، اسی وجہ سے دے رہی ہے کہ ہم ان کے لئےRelevantنہیں رہے، ہم ان کوDeliverنہیں کر رہے، گزارش یہ ہے جناب سپیکر، یہاں پہ انتخابی نعروں میں ایک کروڑ نوکریوں کا وعدہ بھی کیا گیا تھا کیونکہ ووٹ لینے تھے، آپ نے دیکھا، ان ایوان سے ان لوگوں کو نکالا گیا جن کی تعداد پندرہ ہزار ہے، اس وقت بھی ہم کہتے تھے کہ خدارا کوئی پروسیجرAdoptکرو، جن بابو گیروں نے ان کو بھرتی کیا ہے، ان کو نشانہ بناؤ، وہ ان کے آج کل بغل میں ہیں، ان کے ساتھ ان کیLove storyچل رہی ہے، جو بابو پی ڈی ایم کی گورنمنٹ میں تھے، ان کو وہProtectکر رہے ہیں، آپ کی آدھی پارٹی ان

بابوؤں کے خلاف پریس کانفرنس کرتی ہے، آپ کی کابینہ ان کے ساتھ پیار کرتی ہے، اب ہم کس کی بات مانیں، آپ کی باہر والی پارٹی کی یا آپ کی اندر والی پارٹی کی؟ ایک کروڑ نوکریوں کا وعدہ کیا تھا، پندرہ ہزار لوگ آپ نے نکال دیئے، وہ نکلیں گے نہیں، سب نے Stay order لے لیا ہے، وکیلوں کی کمائیاں ہو رہی ہیں، عدالتوں کے کیسز بڑھ گئے ہیں، اس وقت بھی ہم یہی کہتے تھے، خدارا ان چیزوں کو آپ دیکھیں، یہ وہ چار پانچ نکات تھے، میں آخر میں Recommendation دینا چاہتا ہوں، میں وائنڈاپ کر رہا ہوں، بالکل آپ کا اشارہ بھی آگیا، میں نہیں چاہتا کہ میں آپ کے حکم کی-----

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے اپوزیشن، آپ نے ٹائم اپوزیشن لیڈر صاحب کے برابر لے لیا ہے۔

جناب احمد کنڈی: آپ کی شفقت ہے، میں یہ کہتا ہوں، ایک ہم نے یہاں سے فاٹا ہاؤس کی Recommendation دی تھی-----

جناب سپیکر: آپ آخر میں وائنڈاپ کریں گے ناں، یہ اور بھی بولیں گے ناں۔

جناب احمد کنڈی: تسلی سے یہ ساری سپیچز ہو جائیں گی، پھر آپ کر لیں، Windup no issue، آپ بیٹھیں، آپ بھی بیٹھیں-----

جناب سپیکر: Relax mood میں سب کی سنیں، آخر میں اس کو آپ نوٹ کر رہے ہیں ناں۔

جناب احمد کنڈی: گزارش میری یہ ہے، یہاں سے آپ نے سپیشل کمیٹی بنائی تھی-----

جناب میناخان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): پھر سنیں گے جواب۔

جناب احمد کنڈی: نہیں نہیں، میں تو ریگولر بیٹھا ہوں میناخان صاحب، آپ گلہ نہ کریں، دیکھیں-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: پھر آپ ہماری بات بھی سنیں-----

جناب سپیکر: ہاں، ان کا یہ گلہ جائز ہے، یہ کہتے ہیں کہ پھر ہماری بات بھی سنیں۔

جناب احمد کنڈی: سر، میں تو آخر تک بیٹھا رہتا ہوں، ان سب کو گھر پہنچا کر آتا ہوں، ان سب کو گھر پہنچا کر آتا ہوں۔ (قہقہے) سر، گزارش یہ ہے، آپ نے کمیٹی بنائی تھی، میں حیران ہوتا ہوں، وزیراعلیٰ صاحب بڑے دلچسپ آدمی ہیں، وہ مریم نواز کے پیچھے بھی گنڈاسا اٹھاتے ہیں، وہ بلاول بھٹو زرداری کے پیچھے بھی بدر منیر کی دھمکیاں تو دیتے ہیں، ہم نے فاٹا ہاؤس کی Recommendation دی، اس پورے ہاؤس نے، جہاں پہ آپ کو بھی پتہ ہے کہ کون لوگ بیٹھے ہیں جن کے ساتھ ان کی Love story-----

جناب سپیکر: کون لوگ بیٹھے ہیں؟ آپ مجھے بتائیں ذرا۔

جناب احمد کنڈی: ہائے ہائے سر،-----

جناب سپیکر: Enlighten کر دیں ناں۔

جناب احمد کنڈی: سر، کیا دکھتی رگ پہ آپ نے ہاتھ رکھ دیا ہے، کیا دکھتی رگ (قہقہے اور تالیاں) سر، وہاں پہ افغانستان کا سیکرٹریٹ بنا ہوا ہے، وہاں پہ میں نے آپ کو کمیٹی میں کہا کہ سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ کو جو بھی جا کر اپنے کسی بندے کو بھیج دو، یہ غریب صوبے کی وراثت ہے، جائیداد ہے، اس کا پوچھو تو سہی،

ٹھیک ہے زور آور لوگ ہونگے، ہم نہیں Takeover کر سکتے ہیں، پوچھو تو سہی کہ اس کی مالیت کیا ہے؟ It is the billion rupees property of the poor Khyber Pakhtunkhwa، یہ صوبائی حکومت بیٹھی ہوئی ہے، ایم پی ایز کو میں نہیں کہتا، صوبائی حکومت بیٹھی ہوئی ہے، روزانہ ہمیں دھمکیاں دیتے ہیں، روزانہ ہمیں لتاڑتی ہے، بابا! اپنی وراثت کا کون پوچھے گا؟ مجھے ذرا ہاتھ اٹھا کر بتا دیں کہ فاٹا ہاؤس کا کسی نے پوچھا؟ ہم نے پوری اسمبلی میں باقاعدہ سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ آئی جو اس کو Takeover کریں گے، یہ خیبر پختونخوا کی ملکیت ہے، وراثت ہے، جائیداد ہے، بتائیں ناں، اپنی وراثت کا یہ نہیں پوچھ سکتے، اپنی جائیداد کا یہ تحفظ نہیں کر سکتے تو پھر یہ آگے کیا کریں گے؟ جناب سپیکر، میں نہیں چاہتا کہ ماحول کو مزید خراب کیا جائے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بولنے دیں، خیر ہے۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> سپیکر صاحب، میری Recommendations ہیں، یہ پانچ نکات میں نے آپ کے سامنے رکھے، Recommendations مختصر دو چار ہیں، Pre budget and post budget meetings are very much important. جب تک ہم ان کو مانیٹر نہیں کریں گے، یہ آپ اپنے رولز میں امنڈمنٹ کریں، یہ جو سالانہ ترقیاتی پروگرام ہے، یہ سٹینڈنگ کمیٹی متعلقہ کو جانا چاہیئے، بجٹ سے پہلے Next time میں آپ رولز میں امنڈمنٹس کروائیں، خیبر پختونخوا کی اسمبلی میں، تاکہ کوئی بھی ایم پی اے پھر گلہ نہ کرے، سٹینڈنگ کمیٹی میں Annual Development Plan کا ہر ترقیاتی کام آئے گا، آپ کی Recommendations جائیں گی تب جا کر یہ Approve ہوگا یا Reject ہوگا، چاہتے ہیں کہ تمام سیاسی جماعتوں پر ایک مشتمل جرگہ بنایا جائے، این ایف سی آنے والا ہے بڑی Important stage ہے، این ایچ پی ہے، یہ ہونا چاہیئے کیونکہ جس طرح سے پی ٹی ایم میں ہم نے حل کیا، اس طرح ہونا چاہیئے، افغانستان کے ساتھ تاریخی راستے غلام خان، انگور اڈہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آج آپ کا مائیک بند کراوں تاکہ آپ بھی باہر کہیں کہ میرا مائیک سپیکر نے بند کر دیا تھا۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> تور خم، سر، بس آخری ایک منٹ، ایک منٹ، بس آخری، سرکاری آدمی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بند کرو، مائیک بند کرو، کم از کم مائیک بھی بند کیا تھا، یہ بہت ٹائم لے لیا ہے۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> Bad occupancy ہے، Sale tax اگر آپ لے رہے ہیں تو Bad occupancy آپ نہ لیں۔ آخر میں PFC is very much important. If your demand NFC then PFC is very much important. میں آخر میں آپ کا بے حد مشکور اور ممنون ہوں کہ آپ نے مجھ ناچیز کو یہ وقت دیا، شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> آپ نے بالکل اپوزیشن لیڈر صاحب سے زیادہ ٹائم لیا ہے، جو دو آپ کے پارلیمانی لیڈرز رہ گئے ہیں، یہ آپ نے ان کا وقت بھی، ان کا آپ نے لے لیا ہے ان کا وقت۔ اچھا سر، اس طرح ہے کہ آپ کے علم میں ہے کہ جو رولز آف بزنس ہیں، ان پہ محترمہ ڈپٹی سپیکر صاحبہ کی سربراہی میں آپ کی ایک

کمیٹی، پچھلی مرتبہ بھی جناب مشتاق احمد غنی صاحب کے دور میں ہم لوگوں نے کام کیا تھا، As a Committee Member، تو اس کی Continuity کی ہے، ہمارا جو سیکر ٹریٹ ہے، یہ کافی تقریباً اس پہ گیارہ مہینے ہو گئے ہیں اس پہ کام ہو رہا ہے، وہ فائنل سٹیجز پہ ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ جو ابھی رولز آئیں گے، وہ بالکل انٹر نیشنل لیول کے Upgraded rules ہونگے، ان میں تمام چیزیں اور جو باتیں آپ نے کی ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ ان میں شامل کی گئی ہیں، یہ ان میں Covered ہونگی، یہ علیٰحدہ بات ہے کہ پھر دیکھتے ہیں کہ یہ ایشو پھر کس کس کو آتا ہے بعد میں، جس طرح آپ کے Act پہ بہت سارے لوگوں کو یہ ایشو آگیا، ہو سکتا ہے، جب Rules upgrade ہوں تو اس پہ بھی، بہر حال یہ رولز ان شاء اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے اس سے Upgrade ہو جائیں گے، یہ آپ نے وہ بات کی، نذیر احمد عباسی صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، بالکل آپ نے ٹھیک کہا، ان کے کہنے پہ ہم نے بلڈوز کر دیا تھا، اس وقت میں بالکل اس بات کو مانتا ہوں، اپنی غلطی ماننے میں انسان کو شرم محسوس نہیں کرنی چاہیئے (تالیاں) مگر نذیر احمد عباسی صاحب نے اس وقت ہمارے ساتھ Commitment کی تھی، جب آپ نے یہ ساری چیزیں ان کو Explain کیں تو انہوں نے یہ Commitment کی تھی کہ اس کو ہم Review کریں گے، اس پہ ہم امنڈمنٹ لے کر آئیں گے، ہاں جی، عباسی صاحب پھر صبر کریں، وہ ٹائم آگیا ہے کہ آپ اس کو ذرا Review کریں، اس میں جو غلطیاں ہیں، اس کو Rectify کر دیں۔

<u>جناب نذیر احمد عباسی (وزیر مال واملاک):</u> جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ۔ ہاں بالکل، آپ نے جو بات کی، بالکل اس طرح ہوئی تھی، اس کی تجدید تو ہمارے سی ایم صاحب نے بھی کر دی ہے کہ جو چیزیں، Positive چیزیں آتی ہیں، چونکہ یہ صوبہ آپ کا بھی ہے، ہمارا بھی ہے، ہم سب کا ہے، کوئی چیز اس میں ایسی آتی ہے کہ جس سے کوئی ایک براعضر اس کے اندر یا کچھ چیزیں ایسی ہیں میرے خیال میں، ان کو ہمیں بیٹھ کر ٹھیک کرنا چاہیئے، یہ ہماری ذمہ داری ہے، کوئی ضد نہیں ہے، وہ ایک چیز آئی تھی، اس میں کچھ چیزیں آپ کی میں نے، اس وقت آپ نے بتائیں، مجھے وہ ٹھیک لگیں لیکن میں اپنے آپ کو عقل کل نہیں سمجھتا، میرا خیال یہ تھا کہ ہم باقی لوگ بھی بیٹھ جائیں گے، اس میں جو بھی Positive چیز ہو گی، سی ایم صاحب نے بھی آفر کی ہے، ہماری طرف سے بھی یہ آفر ہے، وہ ہم اسے کر رہے ہیں، داؤد شاہ! آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟ ان کو دے دیں کچھ ٹائم، ان کا مائیک کھول لیں تاکہ مجھے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، مائیک نہ کھولیں، آپ بھی بیٹھ جائیں، مہربانی کریں، تھینک یو۔

<u>وزیر مال واملاک:</u> نہیں، مجھے تو ان کی بات سنائی نہیں دے رہی کہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اکرام اللہ غازی، بات کر لیں، عباسی صاحب کا مائیک On کر دیں، آپ بیچ میں مشورے نہ دیں ناں، عباسی صاحب، آپ .Kindly

<u>وزیر مال واملاک:</u> اچھا میں، کنڈی صاحب، بالکل میری طرف سے وہی آفر آج بھی موجود ہے، ہم بیٹھیں گے، آپ اس کے بعد بیٹھ جائیں، امنڈمنٹ کسی بھی وقت لائی جا سکتی ہے، اس میں جو بہتری

آئے گی، جو ہمارے صوبے کے لئے بہتر ہے ان شاء اللہ آپ کی اس بات کو خیر مقدم کہیں گے، میں آپ کے ساتھ ہوں گا۔

Mr. Speaker:Sir well appreciated. Ji, Ikramullah.

جناب اکرام اللہ: شکریہ جناب سپیکر، آج مسلسل بارہواں بجٹ پاکستان تحریک انصاف نے پیش کیا، علی امین خان صاحب اور ان کی جملہ ٹیم کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، یہاں پہ تقریریں کی جاتی ہیں، بجٹ کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے، بقول احمد بھائی کہ نئے ایم پی ایز کو ہمیں سمجھانا بھی پڑتا ہے، ہم New comers ہیں اور اپنی اصلاح کے لئے ان کے ساتھ اس تقریر کے بعد پھر بیٹھ جائیں گے۔ جناب سپیکر، یہاں پہ جو آپ لوگوں نے ہی ایک صوبے کو دیوالیہ کے نعرے لگائے کہ صوبہ دیوالیہ ہو چکا ہے، اس کے پاس تنخواہوں کے پیسے نہیں ہیں، اس دفعہ ہم نے سرپلس بجٹ پیش کیا، آپ لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے خرچہ کم کیا، (تالیاں) ہم جو بھی کریں، ہم جو کام بھی کریں، جیسے بھی کریں، ہم آپکی آنکھوں کے بالیں، آپ کو کبھی نہیں کرتے، آپ ہمیشہ ہر جگہ پہ ایک ہی بات کرتے ہیں کہ ہم نے اٹھارہویں ترمیم پیش کی، ہماری اتحادی حکومت نے فلاں کیا، آپ کی اتحادی حکومت نے تاریخ میں پہلا بجٹ پیش کیا جو اسمبلی کے فلور پہ بعد میں آیا، آئی ایم ایف کی ویب سائٹ پہ پہلے آیا، میں تو انتہائی شرم کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ یہ جو ہمارے اوپر تنقید کرتے ہیں، ہم نے اپنی کارکردگی دکھائی، ہماری ٹیم نے ایک بہترین ورک کیا لیکن مجھے افسوس یہ ہوتا ہے کہ جو جمہوریت کے چیمپئن بنتے ہیں، آپ سے پہلے بھی آئی ایم ایف کے Loan پہ، آئی ایم ایف سے Loan لیا گیا، یہ تاریخ کا وہ گندا کاغذ ہے جو اسمبلی کے فلور پہ آنے سے پہلے آئی ایم ایف کی ویب سائٹ پہ لگا۔ جناب سپیکر، ہمارے مرشد عمران خان کے ویژن کے مطابق جو ہم نے لوگوں کے ساتھ وعدہ کیا، اس کو ہی ملحوظ خاطر رکھ کر لوگوں نے ہماری کارکردگی کو دیکھ کر آج مسلسل تیسری دفعہ ہمیں ووٹ دیا، جناب سپیکر، نہ صرف ووٹ دیا بلکہ ووٹ کے اوپر انہوں نے پہرہ دے کر جو سترہ سیٹوں والی جماعتوں کو مرکز میں حکومت دی، اس طرح انہوں نے اپنے ووٹ کے زور پہ پہرہ دیا، آج کے پی میں دو تہائی اکثریت سے زیادہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے۔ جناب سپیکر، میرے لئے ایم پی اے اور Backward علاقے کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے میں سب سے زیادہ خوش ہوں، ایجوکیشن ایمرجنسی جو انہوں نے ہمارے ساتھ بجٹ میں وعدہ کیا، ناخواندگی میں میرا حلقہ بہت پیچھے ہے، پچاس فیصد سے کم ہے، میں اس کو Appreciate کرتا ہوں، ان شاء اللہ ہمارے حلقے میں اس کے اچھے ثمرات سامنے آئیں گے۔ یہاں پہ بات ہوئی کہ تین سو چودہ (314) ارب روپے 1973ء کے بعد کے پی کو دیئے، سب سے پہلے نون لیگ نے دیئے، اس کے بعد پیپلز پارٹی نے دیئے، اس کے بعد پاکستان تحریک انصاف نے دیئے، پاکستان تحریک انصاف کی حکومت بڑے افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ صرف ساڑھے تین سال رہی، مجھے ایک شعر یاد آگیا، شاعر کہتا ہے:

ے نازل کر اب عیسیٰ کو

اب بھیج خدایا مہدی کو

دیکھ دجال آزاد ہوئے

آپ کا بجٹ ہے، آپ نے پیسے دیئے، ساڑھے تین سالوں کے ساتھ Comparison کریں، ساڑھے تین سال کے ساتھ Comparison کریں، آپ نے کتنے پیسے دیئے، پاکستان تحریک انصاف نے کتنے پیسے دیئے؟ حالانکہ ہمارا گلہ ہے، یہاں پہ اپوزیشن لیڈر صاحب اٹھ کر چلے گئے، انہوں نے بہت لمبی چوڑی تقریر جھاڑی لیکن ایک بات میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں، ایسے حلقے سے میرا تعلق ہے جہاں پہ لوگوں نے نواز شریف صاحب کو الیکشن میں شکست دی، انتہائی بری شکست دی، آج بجلی کے کھاتے میں آپ ان کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائیں کہ میرے صوبے اور خاص کر میرے حلقے کے لوگوں کے ساتھ جو ڈرامہ ہو رہا ہے، جو لوڈ شیڈنگ کی جارہی ہے، اس کے اوپر یہ جرگہ کریں تاکہ یہ بجلی کے جو مسائل ہیں، وہ ختم ہو جائیں۔ آپ لوگوں نے ڈیم بنا دیئے، اس کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں، آپ ٹارگٹ کر کے بجلی کے کھاتے میں خیبر پختونخوا کے لوگوں کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، اب میں اپنے حلقے کی طرف آتا ہوں، جناب سپیکر، انتہائی افسوس کے ساتھ کہتا ہوں، ایک دفعہ ہمارے ایم پی اے صاحب وہاں سے، آپ کو اپنے حلقے کی تاریخ بتاتا ہوں، 1952ء میں ریاست پاکستان کے ساتھ الحاق کیا، غیر مشروط الحاق کیا، آج اس ریاست کو چھ ضلعوں میں تقسیم کیا گیا ہے، سب سے ایجوکیٹڈ حلقہ تھا، سب سے اچھی ریاست تھی، اچھے معاملات وہاں پہ چل رہے تھے لیکن آج اس کو پسماندہ رکھنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی، اس پارلیمنٹ کو بھی یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ وہ جگہ ہے، میرا حلقہ، جس نے تربیلا کے لئے سب سے زیادہ قربانیاں دیں، آج بھی میرے اجداد کی قبریں اس تربیلا جھیل کے نیچے ہیں، اس ڈیم سے مجھے کوئی فائدہ نہیں، نہ مجھے آپ کا نیٹ ہائیڈل پرافٹ ملا، نہ مجھے وفاق یا صوبے جو باتیں کرتے ہیں، نہ مجھے Net hydel profit ملا، نہ مجھے ضلع کا درجہ دیا گیا، نہ میرے علاقے کی محرومیوں کو ختم کیا گیا، اگر یہ مصنوعی ہے یا مکمل طور پہ ان کا خاتمہ کیا، مجھے تو ایک چیز نظر نہیں آتی، ایک لوئر مڈل کلاس سے میرا تعلق ہے، میں اپنی حکومت سے کہتا ہوں، جو اتحادی حکومتیں ساری وفاق کے یہاں پہ نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے کہتا ہوں کہ آپ نیٹ ہائیڈل پرافٹ میں ہمیں پیسے دیں، میں اپنے حلقے پہ لگا سکوں، جن لوگوں نے قربانیاں دیں (تالیاں) جن کے اجداد کی قبریں آج پانی کے نیچے ہیں، ان کو کسی نے نہیں دیکھا، میرا حلقہ انتہائی خوبصورت ترین علاقوں میں سے ایک علاقہ ہے، آپ کو پتہ ہے ناں، وہاں پہ نہ روڈ کی سہولت موجود ہے نہ وہاں پہ کالجز کی سہولت موجود ہے، وہاں پہ سٹاف ہی نہیں ہے، منسٹر صاحب نے مجھے یہ یقین دہانی کرائی کہ بجٹ کے بعد ان شاء اللہ سٹاف پورا کیا جائے گا۔ سب سے بہترین معدنیات میرے حلقے سے نکلتی ہیں، اس کا میرے حلقے کو نقصان ہے، سڑکیں تباہ ہو گئی ہیں لیکن گلے شکوے جناب سپیکر، میں یہ بات کرنا چاہ رہا تھا کہ میں اپنے حلقے کی وہ نمائندگی کروں کہ میرے حلقے نے اس صوبے کو کیا دیا، آج جو ڈی آئی خان میں بجلی جل رہی ہے، وہ میرے تربیلا ڈیم کی وجہ سے جل رہی ہے، اپوزیشن اور حکومت وہ نہیں دیکھ رہی کہ کس طرح وہ جل رہی ہے، جو تھوڑی جلتی ہے وہ آپ کے وفاق میں حکومت کی وجہ سے جلتی ہے۔ جناب سپیکر، میری یہ گزارشات تھیں، میرے حلقے کی اس صوبے کے ساتھ اور اس ملک کے ساتھ جو وفاداری تھی، اس کی قربانیوں کی

بدولت اس کوPriority دی جائے، اس کو سر فہرست میں رکھا جائے، اس کی جو محرومیاں ہیں، ان کا ازالہ کیا جائے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: آپ کے حلقے کا یا آپ کی پوری سٹیٹ کا۔

(تالیاں)

جناب اکرام اللہ: نہیں، سٹیٹ حلقے میں ہی آتی ہے، میں تو مطالبہ کرتا ہوں کہ میرے حلقے کی جو سٹیٹ ہے، اس کو ضلع کا درجہ دیا جائے، کچھ قدرے بہتر یہاں پہ، یہاں پہ کچھ علاقوں میں (تالیاں) میں کسی ضلع کا مخالف نہیں ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس کی پسماندگی کے لئے ہمارا ضلع ہونا چاہیئے، جس نے جتنی قربانیاں دی ہیں، ہمارے حلقے کے لوگوں نے تو اس کا وہ ہو جائے۔

جناب سپیکر: بس، یہ سی ایم صاحب سے آپ ڈسکس کریں، وزیر قانون، یہ اکرام اللہ غازی جو بات کر رہے ہیں، یہ سٹیٹ 1952ء میں Merged ہوئی تھی پاکستان کے ساتھ، بڑی سٹیٹ تھی، اب یہ تقریباً مانسہرہ، ایبٹ آباد، ہری پور، صوابی، ان علاقوں میں بہت ساری چلی گئی ہے، یہ بڑی پسماندگی کا شکار ہیں، ایک سٹیٹ جب آپ کے ساتھ شامل ہوگئی، باقی سٹیٹس کو آپ نے بڑی سہولیات دیں تو اس سٹیٹ کا یہ Right بنتا تھا کہ اس کو اسی وقت ڈسٹرکٹ کا درجہ دیا جاتا، بہر حال اب بھی کچھ نہیں گیا، اس کو Kindly آپ نوٹ کرلیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ان لوگوں کے ساتھ بڑا ظلم ہے، بڑی زیادتی ہے۔ باقی باتیں جو انہوں نے کی ہیں اپنے حلقے کے حوالے سے، تو ان پر Concentration ضرور کریں، تھینک یو۔ اس طرح ہے کہ اب مشوانی صاحب، افتخار مشوانی صاحب کی آج Leave تو نہیں؟ مخدوم زادہ آفتاب حیدر صاحب، آپ نے ٹائم کا خیال کرنا ہے۔

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: سر، اکرام اللہ غازی صاحب کو جتنا ٹائم دیا تھا وہ میرے لئے کافی ہوگا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکرام اللہ غازی صاحب نے آٹھ منٹ۔

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: سر، بارہ منٹ مجھے دے دیں۔۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: آپ مخدوم زادے بھی ہیں، آپ چلیں آٹھ سے نو منٹ کرلیں گے۔

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ اللّٰهم صلّ علی محمد و علیٰ اٰل محمد۔ سب سے پہلے میں وہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ملک جو اس دنیا میں بیٹھ کر لوگوں کو دہشت گرد کہتا تھا، آج اس کی دہشتگردی پوری دنیا کے اوپر عیاں ہوگئی ہے، میں اسرائیل کی بات کر رہا ہوں، جس نے ہمارے ہر مسلمان سٹیٹ کو نقصان پہنچایا، ایران کے ساتھ آج جو حالات ہیں، یہ خوشی کی بات ہے کہ یہ پہلا موقع ہے، تمام جماعتیں اور پوری قوم آج ایران کے ساتھ کھڑی ہے، ہم ان کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہیں، اس کے بعد میں زیادہ باتیں نہیں کرتا، میں ڈائریکٹ بجٹ پہ ہی آجاتا ہوں۔ کل ہمارے بہت سے حکومتی دوستوں نے یہ اعتراض کیا کہ ہم نے آپ کو بجٹ کے اوپر مبارکباد نہیں دی، بالکل میں آپ کو بڑے کھلے دل کے ساتھ، کیونکہ میں سادات سے

ہوں، میرا دل کھلا ہے، میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں لیکن اس بجٹ پہ مبارک باد پیش کرتا ہوں جس کا آپ کو بھی پتہ نہیں کہ وہ پاس ہو گا یا نہیں ہو گا؟(تالیاں)اس کے بعد آپ نے 19-2021ء کا بجٹ دیا، گرانٹ انیس سو باسٹھ (1962) ہے، سرپلس ایک سو ستاون (157) ہے، مزمل صاحب ہمارے مہمان ہیں کیونکہ یہ کسی اور صوبے سے یہاں پہ آئے ہیں، اس پورے ہاؤس میں اس طرح کا کوئی قابل بندہ نہیں تھا جو فنانس کو سنبھال سکتا،(تالیاں)ان کے میں گوش گزار کرتا ہوں کہ ایک سو ستاون(157) کو آپ نے سرپلس Show کیا ہے لیکن یہ پہلی دفعہ ہو رہا ہے کہ جب اس صوبے میں یونیورسٹیوں کی لینڈ کو بیچا جا رہا ہے، جب آپ کا صوبہ سرپلس پہ تھا تو آپ کو تعلیمی اداروں کی زمین کو بیچنے کی کیا ضرورت پڑی؟ اس کے علاوہ کل انہوں نے اس سرپلس کے اوپر ایک بات کی تھی کہ ہم نے باہر کے Tours ایم پی ایز کے ختم کیے ہیں، سر، معذرت کے ساتھ یہ پارلیمنٹ میں جو نئے آتے ہیں، New comers، ان کو سکھانا پڑتا ہے، ان کو بتانا پڑتا ہے، باہر کے دوروں سے ایک Exposure حاصل ہوتا ہے، آپ نے یہ غلط کیا ہے، اگر آپ کرتے تو صوبے کو سرپلس پہ لے کر جانا تھا، آپ نے وزیروں کی مراعات بڑھائی ہیں، آپ ان کو کم کرتے تاکہ آپ کا جو ایک اسمبلی ممبر ہے، اس کو ہر چیز کا اندازہ ہونا چاہیئے تھا، باہر کے Exposure سے وہ سیکھتا ہے، وہ پڑھتا ہے، اس کے اندر ایک شوق پیدا ہوتا ہے، وہ چیز آپ نے بالکل کی نہیں، آپ سرپلس بتا رہے تھے لیکن جو وزیروں کی تنخواہیں وہ دن بدن مراعات بڑھتی جا رہی ہیں، وہاں پہ تو آپ نے کچھ کیا نہیں۔اس کے بعد ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ جس چھبیسویں آئینی ترمیم کو(شور)جو چھبیسویں آئینی ترمیم کو آپ آج تک مسترد کرتے آئے ہیں، آج بھی آپ اس چھبیسویں آئینی ترمیم کو نہیں مانتے، اسی چھبیسویں آئینی ترمیم کی وجہ سے ہی آج ایڈوائزر صاحب اس اسمبلی کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں اور جواب دے رہے ہیں۔(تالیاں)باقی یہ ریاست مدینہ ہے، ہم یہی سنتے چلے آ رہے ہیں، جو اپنے وعدوں کا پکا ہوتا ہے، ریاست مدینہ میں جو بات کی جاتی تھی اس کو من وعن پورا کیا جاتا تھا، ڈسٹرکٹ اے ڈی پی میں لوکل گورنمنٹ میں آپ نے ناظمین کو، کونسلروں کو Twenty percent share دینے کا وعدہ کیا تھا، وہ کدھر ہے سر، وہ وعدہ آپ کا کہاں گیا ریاست مدینہ کا؟کسی بھی ڈسٹرکٹ میں DDAC Committee ہوتی ہے، آپ کے جتنے فنڈز ہیں، یہ Rule میں ہے کہ وہ DDAC Committee سے پاس ہو کر پھر آگے اس کی Allocation کی جاتی ہے، ڈی آئی خان میں مجھے ایڈوائزر صاحب بتانا چاہتے ہیں کہ کوئی DDAC Committee کا آج تک اجلاس پورے سولہ مہینوں میں، یہ جتنے پیسے لگ رہے ہیں یہ Illegal لگ رہے ہیں، اس کے اوپر میں کوئی ان سے جواب طلب کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر۔

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: صبر کریں اس کے بعد میں آپ کی طرف آ رہا ہوں، پبلک ہیلتھ کی طرف آ رہا ہوں، آپ پبلک ہیلتھ میں دیکھیں، 2013ء سے Sanitation کا ایک پراجیکٹ ڈی آئی خان میں لانچ کیا گیا، آج تک 2025ء ہو گیا ہے، وزیر صاحب اس میں پیسے پھینک پھینک کر تھک گئے ہیں لیکن آج تک وہ پانی نکاسی کا کام صحیح نہیں ہو رہا، یہ جتنا بھی پیسہ جاتا ہے یہ ٹھیکیداروں کی جیب میں جاتا ہے،(تالیاں)یہ لوگوں

کی فلاح کے لئے خرچ نہیں ہو رہا۔ آپ Drinking water کی بات کرتے ہیں، کل طور و صاحب نے، شکر ہے کہ آپ کے اپنے ممبر نے جو مسائل بتائے، اس میں Drinking water کا ذکر بھی انہوں نے کیا، شکر ہے، ہمیں یہ خوشی ہوئی کہ آپ کی اپنی جماعت کے لوگ بھی یہ سمجھتے ہیں کہ آپ پینے کا پانی لوگوں کو مہیا نہیں کر پا رہے ہیں، میرا علاقہ ہے، گلوٹی، مین بنوں روڈ کے اوپر ہے، آج تک وہاں پہ پانی کا شدید مسئلہ ہے، سولہ مہینوں سے کئی دفعہ ان کے گوش گزار بھی کر چکا ہوں لیکن آج تک وہ یہاں سے وہاں بات نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ (مداخلت) صبر کریں، آپ کی طرف ابھی آتا ہوں، ایجوکیشن۔۔۔۔

جناب سپیکر: انہیں بات کرنے دیں، آپ پھر اپنے ٹائم پہ اس کا جواب دے دیجیئے گا ناں۔

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: اب ایجوکیشن کی طرف آتا ہوں، پندرہ سو باون (1552) ملین انہوں نے کالجز کی Repair کے لئے رکھے تھے، کالجز کی Repair میں کیا ہوا، میں بارہا اس اسمبلی میں بتا چکا ہوں کہ پہاڑپور میں گرلز ڈگری کالج کی بلڈنگ برباد ہے، وہ Rented building میں رہ رہے ہیں، آج تک وہاں پہ ایک روپیہ خرچ نہیں ہوا، حضور یہ پندرہ سو باون (1552) ملین کہاں گئے؟ اس کے علاوہ ہمیشہ میں، آپ کو پتہ ہے کہ چھ لاکھ آبادی والی تحصیل ہے، وہی پنیالہ اور پہاڑپور، اس میں ایک گرلز کالج ہے، کیا سی ایم صاحب کو یہ خیال نہیں آیا کہ ہر تحصیل میں ایک ایکسٹرا کالج دیا جائے تاکہ وہاں کی بچیاں، سب سے زیادہ لیٹریسی ریٹ تحصیل ڈی آئی خان کے بعد پہاڑپور میں ہے۔ اس کے علاوہ پہاڑپور گرلز کالج GTVC(Government Technical / Vocational College) کی بلڈنگ میں رینٹ پہ چل رہا ہے، آج تک سی ایم صاحب نے، یہاں سے یہ دوسرا بجٹ پیش ہو گیا ہے، ایم این ایز بنتے ہیں، آج بھی ان کا بھائی وہاں سے ایم این اے ہیں، آج تک کالج کی بلڈنگ کے لئے پیسے نہیں ڈالے۔ اس کے علاوہ جہاں آپ کہتے تھے کہ ایمانداری ہے، صاف شفاف ہے، ETEA کا ٹیسٹ ہمارے دوست کے گھر سے نکلا ہے سر، (تالیاں) یہ کون سا انصاف ہے، یہ کونسی ریاست مدینہ ہے؟ اب آ جائیں ہیلتھ کے اوپر، یہ وہ ایشوز ہیں، یہ ایڈوائزر صاحب کو میں مدعو کرنا چاہتا ہوں، میں گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ میری تقریروں کے اوپر، دو ڈیمانڈز میں نے کی تھیں، پہاڑپور ہاسپیٹل کی اپ گریڈیشن، اللہ تعالیٰ انہیں خوش رکھے، وہ انہوں نے کاغذوں میں کر دی ہے لیکن بدقسمتی کے ساتھ اس کو سی کیٹیگری میں تو ڈال دیا ہے، ٹوٹل اٹھارہ ملین روپے رکھے ہیں جس سے ایک کمرہ بھی نہیں بنتا حضور۔ اس کے علاوہ ایک ٹراما سنٹر کی میری ریکویسٹ تھی، میں پھر بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ٹراما سنٹر پہاڑپور تحصیل میں آپ نے منظور کیا ہے لیکن حضور! وہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر سے تقریباً پچیس کلومیٹر دور بنایا جا رہا ہے، ایک پیو پٹواری کو فائدہ دینے کے لئے، حضور! ان چیزوں سے نکلیں، عوام کے لئے کام کریں نہ کہ کسی پیو پٹواری کے لئے۔ اس کے بعد پولیس کی طرف آ جاتے ہیں، اب پولیس کا کیا ہے، پولیس کے اوپر میری ریزولیوشن آئی تھی، یہاں پہ جو Unanimously approve ہوئی تھی، ان کو مراعات پنجاب کے برابر ہونی چاہئیں کیونکہ سب سے زیادہ شہادتیں ہماری کے پی پولیس کی ہیں، شکر الحمد للہ بجٹ میں لکھا ہوا ہے لیکن آج تک کوئی نوٹیفکیشن ان کے لئے جاری نہیں ہوا، میں ایڈوائزر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جلد ان کی

تنخواہوں کانوٹیفکیشن کیا جائے،انہوں نے پچھلے سال پولیس کے محکمے میں حضور! بارہ سو بیس(1220) ملین نئی گاڑیوں کے لئے رکھے تھے،ڈی آئی خان سب سے Sensitive ضلع ہے،آج تک کسی تھانے کو نئی گاڑی نہیں ملی،ہمیں بتایا جائے کہ یہ بارہ سو بیس(1220) ملین کو کہاں پہ دیا گیا ہے،کس ضلع کو دیا گیا اور کہاں پہ یہ گاڑیاں گئی ہیں؟اس کے علاوہ War on terror پہ ہم اکثر سنتے ہیں،War on terror پہ آپ کو وفاق سے بھی پیسے آئے تھے لیکن وہ War on terror پہ نہیں لگے،حضور! وہ میلوں پہ لگے ہیں،اس کی بھی تحقیقات کرائی جائیں۔میری ایک اور Suggestion ہے کہ ہارڈ ایریاز میں One percent salary کو بڑھانا چاہیئے،جو ہارڈ ایریا ہے،وہاں کی پولیس جو ادھر ہمارے جوان ہیں،ان کو One percent hard area allowance دینا چاہیئے۔اس کے علاوہ آپ آجائیں،یوتھ کے حوالے سے یہ تھا کہ ہر ایریا میں،ہر تحصیل میں گراؤنڈز دیئے جائیں گے لیکن اس اے ڈی پی میں بھی پہاڑپور کو Neglect کیا گیا،جہاں سے سی ایم صاحب خود پچھلی دفعہ ایم این اے بنے تھے،آج ان کا بھائی ایم این اے ہے،آج تک ان بچوں کو پلے گراؤنڈ نہیں دیا گیا،میری یہ Submission ایڈوائزر صاحب سے ہے،یہ یہاں پہ موجود ہیں،چھبیسویں آئینی ترمیم کی رو سے،یہاں پہ موجود ہیں کہ یہ اس کو شامل کریں۔اس کے علاوہ ایگریکلچر کی طرف میں آجاتا ہوں،ڈی آئی خان میں پہاڑپور وہ واحد تحصیل ہے جو سب سے زیادہ آپ کو Revenue generate کر کے دیتی ہے،سب سے زیادہ ٹیکس وہاں سے آپ کو ملتا ہے،سب سے زیادہ شوگر سیس آپ کو وہاں سے ملتا ہے لیکن مجھے آج تک بتایا جائے کہ جہاں نئی زمینوں کو آباد کرنے کی بات کی جارہی ہے،وہاں Water logging کے ایریاز میں آپ نے کیا کچھ پیسے رکھے ہیں؟آپ کا Agriculture extension کی یہ حالت ہے کہ یہاں مشینریاں خراب کھڑی ہیں، جو لوگوں کو ملتی نہیں،جو مشینریاں چل رہی ہیں وہ بہتر(72)لوگوں کی زمینیں بنارہی ہیں،کیا غریب عوام کو اس پر کوئی حق نہیں ہے؟حضور! Soil conservation میں ڈی آئی خان میں سننے میں آیا تھا کہ بہت زیادہ چیک ڈیم بنے ہوئے ہیں،میں ایڈوائزر صاحب کو دعوت دوں گا کہ میں آپ کا Host ہوں گا، آپ آئیں اور Soil conservation کا وہاں پہ حال دیکھیں،ابھی بھی آپ نے ایک ہزار ملین اس کے لئے رکھے ہیں،حضور!یہ پیسے بالکل گراؤنڈ پہ نہیں لگ رہے ہیں،اس کو آپ ضرور چیک کیجئے گا۔ان باتوں کے ساتھ میں آپ سب کا،اس پورے ہاؤس کا،یہ کرتا ہوں۔دوسرا وائلڈ لائف پارک میں نے پچھلی دفعہ ایک سپیچ کی تھی،مجھے میرے بہت ہی قابل احترام میجر صاحب نے وائلڈ لائف پارک کا حوالہ دیا تھا،اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ڈی آئی خان میں چشمہ بیراج کا Spot،آپ کی فیملی بھی وہاں سے گھوم کر آئی ہے، آپ کو بتایا گیا ہے کہ سب سے خوبصورت Spot ڈی آئی خان میں چشمہ بیراج کے ایریا ہے،وہاں پر وائلڈ لائف پارک بننا چاہیئے تھا،جہاں پہ امن ہو،لوگ جائیں،وہاں پہ وہ اچھا ٹائم گزاریں،انہوں نے اس جگہ پہ وائلڈ لائف پارک بنائے جہاں پہ ٹوٹل طالبانائزیشن ہے،جہاں بندہ دن کی روشنی میں نہیں جاسکتا،وہاں پہ یہ وائلڈ لائف پارک بن رہا ہے،میں دعوے سے کہتا ہوں،جب اس پہ پیسے خرچ ہو جائیں گے،کوئی افسر بھی دیکھنے نہیں جائے گا کیونکہ اس کو بھی اغواء کا ڈر ہو گا،مہربانی کر کے اس وائلڈ لائف پارک کو وہاں سے ہٹا

کر چشمہ بیراج کی طرف کیا جائے۔ ان باتوں کے ساتھ میں آخر میں ایک ہی بات کروں گا کہ بد دیانتی، بد انصافی کا یہ حال ہے، اس حکومت کا کہ تحصیل پہاڑپور اور تحصیل پنیالہ جس کی ریزولیوشن بھی اس اسمبلی میں Unanimously پاس کی ہے، ضلع بنانے کے لئے، جس کی آبادی چھ لاکھ سے زیادہ ہے، جس کا Thirty million annual sugar cess ہے، جس کا پچیس ملین ایگریکلچر ہے، ایکسائز ٹیکس سب سے زیادہ ہے، 24-2023ء پر ایک سو نوے (190) ملین اس تحصیل نے دیئے ہیں، الائی کو انہوں نے ضلع بنایا ہے، دو لاکھ آبادی والے پہاڑپور کو ضلع نہیں بنایا، یہ انصاف ہے، خدا کے لئے جا کر اس صوبے کے لوگوں کے لئے کام کریں، اس صوبے کے لوگوں کو جہاں اصل ضرورت ہے، وہاں پہ وہ چیز کی جائے، اگر آپ نے خرچے کم کرنے تھے، دو لاکھ آبادی پر آپ کی ایڈمنسٹریشن کا کتنا خرچہ ہوگا، اس کے بعد۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ابھی سنیں۔

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: آپ کی کرپشن کی داستانیں یہ ہیں کہ آپ کے ضلع کا ایک بندہ جو سب سے زیادہ تقاریر کرتا ہے، میں اعظم سواتی کا نام لے کر کہہ رہا ہوں، پچیس (25) کروڑ کا گھر اسی (80) کروڑ میں کیسے بکا؟ جو لوگ کوہستان سکینڈل میں ملوث ہیں، ان کے اکاؤنٹ سے اسی (80) کروڑ کی Payment کیسے ہوئی ہے؟ کیا ریاست مدینہ میں بیٹھے ہوئے حکمرانوں نے یہ کہا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، اس طرح ہے، آج آنریبل حکومتی بینچز جو ہیں ناں، آج پیر صاحب، آپ تو بڑے نرم مزاج آدمی ہیں، آج تو آپ نے کسی حکومتی ڈیپارٹمنٹ کو نہیں چھوڑا ہے، کسی حکومتی وزیر کا نام لیتے ہوئے آپ نے تمام غصے کا اظہار کیا، بہر حال یہ ٹھیک ہے، سال میں ایک دفعہ تو اتنا حق بنتا ہے۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ آخر میں جواب دیں گے، اس طرح نہیں یہ Cross talks ہو جائیں گی۔ آخر میں Comprehensive جواب مشیر خزانہ صاحب دے دیں گے۔

جناب پختون یار خان (وزیر آبنوشی): یہ ساری تجاویز اس وقت دیا کریں ناں، راتوں کو ادھر آتے رہتے ہیں ناں ہمارے پاس تو بروقت تجاویز دیا کریں ناں (قہقہے اور تالیاں) یہ اس وقت ہم کو تجاویز کیوں نہیں دیتے، راتوں کو جب آجاتے ہیں تو ادھر تجویز نہیں دیتے، افسوس کی بات ہے ایم پی اے صاحب۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر آبنوشی: اچھی دوستی ہے، ٹھیک ہے سر، میں سلام پیش کرتا ہوں ان کی دوستی کو بھی، آپ کی دوستی کو میں سلام پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا، جن چیزوں کا، جناب وزیر خزانہ اور مشیر خزانہ صاحب اور ابھی نذیر احمد عباسی صاحب، یہ جو انہوں نے اپنے، (مداخلت) نہیں ادھر ہی Kindly بیٹھے رہیں، ادھر ہی میں آپ کے نوٹس میں لاتا ہوں کہ جو انہوں نے فگرز پیش کئے اپنی تحصیل کے حوالے سے، کہ ہمارا اتنا زیادہ ریونیو ہے اور اگر جو پیر صاحب نے فگرز بتائے ہیں، میرا خیال ہے وہ بڑے Impressive figures ہیں تو Kindly آپ

ان کو پھر اپنے End پہ اور وزیر اعلیٰ صاحب کے End پہ اور اپنے حکومتی End پہ دیکھ لیں۔ چغرمٹی صاحب! آنریبل چغرمٹی صاحب! آپ بات کرنا چاہیں گے، چغرمٹی صاحب کا مائک On کریں بھئی۔

<u>جناب کرامت اللہ خان</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ وړو مبنے خل دے نو۔

<u>جناب سپیکر</u>: شاجہاں یوسف صاحب، اس طرح ہے، چونکہ۔۔۔۔

<u>جناب کرامت اللہ خان</u>: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہمارے سینیئر بھی ہیں، ہمارے سپیکر بھی رہے ہیں، وہ خرابی صحت کے باوجود یہاں تشریف لائے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی Respect یہ تقاضا کرتی ہے کہ وہ۔

(تالیاں)

<u>جناب کرامت اللہ خان</u>: بہت بہت شکریہ جناب سپیکر، میرے معزز اور قابل احترام بھائیو، بہنو! آج پہلی مرتبہ میں آپ سے مخاطب ہوں۔ ادھر سپیکر صاحب کی مہربانی سے میں کافی دن انتظار کرتا رہا کہ میرے لیڈر آف دی ہاؤس ہوں گے تو پھر میں کچھ باتیں کروں گا لیکن بدقسمتی سے ایک دو دفعہ وہ آئے، اس دن میں نہیں تھا، اب پتہ نہیں کہ کب وہی موقع آئے گا، میرے لیڈر آف دی ہاؤس بھی ہوں گے۔ آپ جتنے بھی معزز اراکین اور سپیکر صاحب، اس صوبے نے پی ٹی آئی پر ایک انتہائی بڑا احسان کیا ہے کہ یہ نئی لیڈرشپ، یہ بچے، یہ ہماری جوان نسل جتنی ادھر آئی ہے، یہ آج ادھر بیٹھی ہے، کل یہی لڑکے، یہی جوان قومی اسمبلی میں جائیں گے، سینیٹ میں جائیں گے، صوبے کی پوری بھاگ دوڑ انہوں نے ہی سنبھالنی ہے، ان کا ہمارے اوپر فرض بنتا ہے کہ ہم ان کی اچھی Grooming کریں، ان کی اچھی تربیت کریں، سال ڈیڑھ میں جو ہماری ادھر روایت چلی تو Proceedings میں اس کا فائدہ نہ صوبے کو ہوا نہ ہماری اس نوجوان نسل کو ہوا، میں یہی ایک ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس ہاؤس کی یہ روایات چلی ہیں ساری عمر، پچھلی پندرہ دس اسمبلیوں کو میں دیکھ چکا ہوں، اس میں جتنا تدبر تھا، جتنی مٹھاس تھی، جتنے آپس میں بھائیوں کی طرح سب بیٹھتے تھے، وہ بدقسمتی سے ہم اس ایوان میں وہ نہیں دیکھ پارہے ہیں، میری آپ سے گزارش ہوگی کہ کچھ اصلاحات کریں، ان بھائیوں کو قریب لانے کے لئے کہ یہ سب اپوزیشن، یہ ایک ہی، ان سب کی عزت برابر ہوتی ہے، یہ بھی پبلک کے نمائندے ہیں، اس طرف والے بھی پبلک کے نمائندے ہیں، آپ کو اللہ نے موقع دیا، دو دفعہ نہیں تیسری دفعہ بھی موقع مل گیا، اس میں اور بہترین روایات قائم ہونی چاہئیں، نہ کہ ہم مزید تلخیاں بڑھائیں، دوریاں بہت زیادہ ہو جائیں، اتنا، جو میرے دل میں ہے، میں نے کچھ ریسرچرز کو بات کی تھی، یہ جو این ایف سی ایوارڈ ہوا تھا، یہ آپ کے سپیکر ہاؤس میں جہاں پہ آپ ہمیں چائے پلاتے ہیں، اس میں آپ کے ڈرائنگ روم میں آخری ناشتہ پر این ایف سی ایوارڈ کا فارمولا طے ہوا تھا، اس کے بعد اس میں، بات لمبی ہوتی جارہی ہے 19-2018ء کے بعد ٹرائبل، ایکس فاٹا کا مرجر ہوا، اس میں کچھ قباحتیں، کچھ غلطیاں ادھر سے شروع ہوئیں، خدا کرے یہ جو میں نے سنا ہے یہ غلط ہو لیکن بڑا Damage ہمیں ادھر سے شروع ہوا اس صوبے کو۔ جناب سپیکر، آج ایک بڑا افسوس ناک خبر ہے کہ مجھے ادھر انہوں نے جو فگر دیا، وہ بہت بڑا ہے، آپ سے میری گزارش ہے کہ آپ اس ہاؤس کی ایک

اچھی نمائندہ کمیٹی بنائیں جس میں ساری جماعتوں سے ایک ایک لیڈر صاحب ہوں، میں خود بھی Voluntarily وقت جتنا بھی ہو دوں گا، بلکہ ان بچوں، اپنی نوجوان نسل کو میں ساتھ لے کر جاؤں گا۔ فیڈرل کے جتنے ڈیپارٹمنٹس ادھر ہیں، چاہے وہ بجلی ہے اور بجلی کا آج جو ہم رونا رو رہے ہیں، ہر جگہ یہی حال ہے، ہماری پروڈکشن پورے پاکستان میں اس صوبے کی سب سے زیادہ ہے لیکن بدقسمتی سے ہمارے بچوں کو، ہماری نئی نسل کو نہ بجلی اور نہ گیس مہیا ہے حالانکہ گیس جو کوڑی ہے، جو نوشپہ ہے، اس وقت میں ادھر سپیکر تھا، میں نے ڈاکٹر عاصم کو ادھر بلایا تھا، شیر اعظم وزیر کا کوئی چچا فوت ہوا تھا، ادھر میری آنکھیں جل رہی تھی، میں نے پوچھا کہ کیا آپ لوگوں کو تو نہیں ہو رہا ہے، وہ کہتے کہ ہم عادی ہو گئے ہیں اور یہ جو شعلے دیکھ رہے ہیں، یہ سارا LPG جل رہا ہے اور کتنا قیمتی چیز جل رہی تھی تو اس وقت فوری طور پر اسلام آباد جا کر کوڑی کا ہم نے ہنگامی طور پر وہ Sanction کروائی اور اس کے بعد نوشپہ کا بھی وہی حال ہوا، فوری طور پر نوشپہ کا بھی معاملہ حل ہوا اور جو ایم ڈی ہے گیس کا وہ آپ کے آفس میں آپ کا جو چیمبر ہے اس میں ہر ہفتے آ کر گیس کے بارے میں بیٹھتا تھا اور وہ رونا روتا تھا، پہلے درانی صاحب کی حکومت تھی اور وہ الیکشن کا Year تھا، وعدہ کیا تھا لیکن پائپ لائن نہیں ڈالتا تھا، درہ آدم میں سات سو ملکان، جو دھماکے ہوئے اس میں بیچارے شہید ہوئے ہیں، اب ہمیں سیکیورٹی کوئی نہیں دے رہا ہے، میں نے کہا کہ مجھے بتاؤ کون بندہ ہے جو آپ کو سیکیورٹی دے سکتا ہے، اللہ تو ہم سب کو سیکیورٹی دے گا، اس وقت کور کمانڈر صاحب کی بات ہوئی، ایک جنرل طارق خان جو ٹانک سے اور آپ کے ضلع کا ہے، اسی وقت میں نے ان کو فون کیا، اس نے کہا میں آتا ہوں، میں نے کہا کہ آپ نہ آئیں، ہم آرہے ہیں، ہمیں ایک کپ چائے پلا دیں، جب ہم ادھر گئے تو اللہ اس کو عزت بخشے، بہت بڑی عزت دی اور ہمیں ہزار بندوں کا ایک بہت بڑا گارڈ آف آنر دیا، اتنے اتنے ایف سی کے جوان جو میرے قد سے اونچے اونچے تھے، سب کو انہوں نے اکٹھے کئے تھے، پھر جب ہم اندر گئے اور دو منٹوں میں اس کی سیکیورٹی کا Arrangement ہو گیا پھر ظفر اللہ خان کو اللہ زندگی دے، وہ Hilltop رہ گئے تھے، Hilltop کے لئے ہم نے پندرہ سو (1500) بندے اسلام آباد سے Close کئے، اس نے کہا کہ Interior Minister کا میں ذمہ دار ہوں گا، آپ انہیں چھوڑ دیں، ابھی آج مجھے وہ چاہیئے کیونکہ تیسرے دن ہم نے کام شروع کرنا تھا، منزلئی آئل فیلڈ سے ہم نے ہائی پریشر لائن کا ایک پائپ لائن شروع کیا اور یہ ساری کارروائی اس اسمبلی فلور سے، اس اسمبلی دفتر سے ہوئی، دوسرے مہینے میں گیلانی صاحب اس وقت جو وزیراعظم تھے، اس کا صبح صبح مجھے فون آیا کہ سپیکر صاحب مبارک ہو، کہ آپ کے صوبے کی گیس آپ کے صوبے میں پہنچ گئی لیکن پنجاب کو بھولنا نہیں اور نہ زیادتی کرنا ہے، میں نے کہا کبھی نہیں ہو گا، پنجاب بھی ہمارا بڑا بھائی ہے وہ لوگ تو ہمارے ساتھ کرتے ہیں زیادتی، لیکن ابھی ہم نے یہ گیس پورے صوبے میں پھیلا کر چھوڑنی ہے، ہمارے نارتھ میں اور اس طرف تو ہو گیا ہے چونکہ ٹرائبل کا علاقہ مجھ سے رہ گیا ہے، اس میں دو دو بلین ہر ایم این اے کو فاٹا کے ہر ایجنسی کو اس وقت کے پرائم منسٹر نے دیئے لیکن بدقسمتی سے ایسی لیڈرشپ تھی کہ انہوں نے دلچسپی نہ لی، چوتھے پانچویں مہینے میں ہماری رائلٹی کی رقم آ گئی، کتنی تھی؟ 24 بلین، چار مہینوں کی 24 بلین رائلٹی

اس صوبے کے Exchequer میں آ گئی، ادھر ہمارے حیدر ہوتی صاحب بیٹھے تھے، فنانس منسٹر بجٹ پیش کر رہا تھا، اس میں وہ بولنا چاہتے تھے، میں نے کہا کہ آپ کو رولز تو Allow نہیں کرتے، چونکہ آپ کا فنانس منسٹر بجٹ Explain کر رہا ہے لیکن آپ میرے لیڈر آف دی ہاؤس ہیں، آپ کو دو تین منٹ دیتا ہوں، بسم اللہ جی، اس نے ہماری اتنی تعریف کی کہ آپ کی وجہ سے اتنا بڑا خزانہ ہمارے ہاتھ آ گیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر، آپ ذرا ادھر تشریف رکھیں یا ادھر لابی میں چلے جائیں۔

جناب کرامت اللہ خان: پھر اس کے بعد پرویز خٹک صاحب مجھے اسلام آباد میں ملے، انہوں نے کہا کہ جی 60 بلین تک وہ رائلٹی پہنچ گئی، اب مجھے پتہ نہیں کہ اب کیا پوزیشن ہے کیونکہ اس بجٹ میں وہ 60 بلین کہیں دیکھ نہیں رہا ہوں، Any how آپ سے جو گزارش کی ہے کہ ایک اچھی کمیٹی بنائیں جس میں ہر پارٹی سے نمائندہ ہو، میں Voluntarily اس کے ساتھ ہوں گا، ان کو میں ہی لیڈ کروں گا، ان کو لے جاؤں گا، بجلی کے لئے بھی لڑیں گے، گیس کے لئے بھی لڑیں گے، ہمارے ساتھ جہاں جہاں زیادتی ہو رہی ہے، ادھر میرے دوست بھائی سب فریاد کر رہے ہیں، ہم ان شاء اللہ صوبے کے ساتھ، ہمارا اپنا صوبہ ہے، اس صوبے کے لئے تو ہماری جان سب کچھ قربان ہے، آپ کے لئے ہر وقت میں حاضر ہوں، میں حاضر رہوں گا ان شاء اللہ، ابھی میں دوستوں کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا، پھر زندگی رہی تو پھر کسی مناسب وقت پر دل کی باتیں کریں گے، اللہ آپ کو خوش رکھیں، آباد رکھیں، عزت کی زندگی پوری اسمبلی کے ہر ممبر کی، ہر میری بہن کی، سب کو اللہ عزت اور تکریم کی زندگی عطاء فرمائے، اللہ ان کو گرم ہوا سے بھی بچا کر رکھے، حالات کچھ خراب تھے لیکن ابھی کچھ بہتری آ گئی ہے، پاکستان کا بھی ایک جھنڈا بہت بڑا لہرا رہا ہے، ایسی ایسی جگہوں پر لہرا رہا ہے کہ آج میں نے ابھی آتے وقت کسی نے مجھے ویڈیو بھیجی، اسرائیل سے، پاکستان سے منتیں کر رہیں کہ ایران کو بند کر دیں، خدا کے لئے پاکستانی یہ قدم اٹھائیں، اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ سال بڑی خوشیوں کا سال ہے، خدا کرے کہ آپ کی دل کی خواہشیں بھی پوری ہوں، پاکستان کی جو عزت بڑھی ہے، وہ ہم سب ملک اور بچے بچے کی، ایک ایک بہن کی، سب کی دل کی آرزو تھی، اللہ نے بہت بڑا کرم کیا، ملک کو سب سے پہلے پاکستان اور Forever پاکستان زندہ باد (تالیاں) آئندہ ان شاء اللہ جب بھی آپ موقع دیں گے پھر ان شاء اللہ باقی باتیں کروں گا، اللہ آپ کو خوش رکھے، بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت بہت شکریہ۔ شاہجہان یوسف صاحب، آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔ جناب سردار شاہجہاں یوسف۔

سردار شاہجہاں یوسف: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر، ابھی ہم نے سپیچ سنی، ہمارے Senior politicion,seasoned politician جناب چغرمٹی صاحب جو ہم سے کافی سینیئر ہیں، ہمیں سکھاتے بھی ہیں، انہوں نے جو باتیں کیں، ہم ان کے مشکور ہیں کہ ان سے ہم کافی کچھ سیکھ بھی چکے اور سیکھ بھی رہے ہیں، انہوں نے جو آخر میں جو باتیں کیں کہ پاکستان کا نام جو اس وقت روشن ہوا، وہ جنگ بُنۡيَانٞ مَّرۡصُوصٞ جو افواج پاکستان نے لڑی، فیلڈ مارشل سید عاصم منیر صاحب کی سربراہی میں، جس سے پوری دنیا میں پاکستان کا نام روشن ہوا، پاکستان کا ڈیفنس مضبوط ہوا پاکستان دنیا میں

Recognized ہوا، آج جو حالات ایران کے ساتھ، فلسطین کے ساتھ یا دوسرے عرب ممالک کے ساتھ ہو رہے ہیں، جو ایک Terrorist country جس کو پاکستان کی عوام نے پاکستان کی حکومتوں نے کبھی بھی نہیں مانا، اس کو ایک دہشت گرد سمجھتے ہیں اور دہشت گرد ہے، آج اس نے جو ایران پہ بربریت کی، ہم اس کی، پورا ہاؤس و پورے کے پی کے کی عوام مذمت کرتی ہے، اور خصوصاً کے پی کے کے حوالے سے یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیئے کہ یہ وہ Front line صوبہ تھا، جس پہ 45 years تقریباً 4 decade سے ہماری دو تین نسلیں وہ اس War میں گزر چکی ہیں، ہمارے نوجوان اب وہ بڑے ہو رہے ہیں، وہ اس جنگ کے اندر بڑے ہو رہے ہیں، جنگ کے ماحول میں بڑے ہو رہے ہیں، پھر جس طرح کی جنگیں آج بھی ہمارے صوبے میں لگی ہوئی ہیں، ساؤتھ کو دیکھیں تو وہاں پر ہمارے ممبران پارلیمنٹ وہ بھی نہیں جا سکتے، اپنے حلقوں میں یہ ایک بات ضرور ہے کہ جس کو ہم نے مدنظر رکھنا ہے، پھر پاکستان کے Flag کو مضبوطی سے تھامنا ہے، پاکستان کے اندر اور پاکستان کے باہر سے جو Terrorism پاکستان میں ہوتا ہے، اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان کا ایک مضبوط Defense ہے، میں پاکستان کو مضبوط سمجھتا ہوں، مسلح افواج ہے، فضائیہ ہے، بحری فوج ہے، جنہوں نے اپنا کردار ہر وقت ادا کیا لیکن وہ مبارک باد کے مستحق ہیں، انہوں نے 10 مئی کو جس طرح اپنے دشمن کا مقابلہ کیا، دشمن کو جواب دیا، اس پہ ہم فخر محسوس کرتے ہیں، آج پاکستان کا جو Stand ہے، ایران کے ساتھ جو Stand ہے، اس پہ پاکستانی عوام فخر محسوس کرتی ہے۔ جناب سپیکر، بجٹ پہ یا بجٹ کے Figure کے حوالے سے کافی باتیں ہو چکی ہیں، مجھ سے پہلے معزز اراکین نے تفصیلاً اس پہ بات کی لیکن بجٹ اگر اتنا اچھا ہوتا، ہمارے حکومتی اراکان اٹھ اٹھ کر بار بار بات کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن وہاں پہ اتنا کوئی جوش و خروش مجھے نظر نہیں آیا، میرے لئے یہ چودہواں بجٹ ہے، جو مختلف Parliaments میں رہا، یہاں پہ کے پی کے میں بھی رہا، کل ایک بات ہوئی کہ سرپلس بجٹ ہم نے پیش کیا، محترم ایڈوائزر صاحب نے سرپلس کی تعریف کی، ہمارے معزز رکن پارلیمانی لیڈر جے یو آئی حضرت مولانا صاحب نے جب سرپلس کے حوالے سے بات کی تو یہ کوئی راکٹ سائنس میرے خیال میں نہیں ہے، سرپلس وہی چیز ہے، اگر آپ کے پاس 10 پاؤنڈز ہیں، 10 روپے ہیں، 9 استعمال کر سکتے ہیں، دسواں استعمال نہیں ہو سکتا تو وہ سرپلس ہے، اس میں دو چیزیں Differentiate ہونی چاہیئے، ایک تو یہ کہ سرپلس اسی وقت ہوتا ہے یا تو آپ کے پاس اتنی فراوانی ہے کہ آپ نے سب کام ختم کر دیا، اس کے بعد آپ کے پاس سرپلس رہ گیا یا آپ کے پاس Capacity نہیں ہے کہ جو آپ کر سکتے ہو، اگر آپ کے پاس Capacity نہیں ہے تو پھر بول دیں کہ ہمارے پاس Capacity نہیں تھی، چونکہ گزشتہ سال جو بجٹ پیش کیا، اس کے بعد ضمنی بجٹ ہم نے دیکھا، 190 billion کا، اسی طرح اس سال کا جو بجٹ پیش کیا، اس میں بھی سرپلس آیا، سرپلس کی بات میں کہتا ہوں کہ اگر سرپلس ہے تو ہمارے صوبے میں اس وقت ہمارے جو ہاسپیٹلز کی سیچویشن ہے، ہمارے جو سکولز کے حالات ہیں، آپ اگر دیکھ لیں تو اس وقت ہمارے صوبے میں 1000 کے قریب CDs ہیں، تقریباً ساڑھے نو سو کے قریب ہمارے BHU,S ہیں، Teaching hospital are only fifteen، پھر آپ اسی کے ساتھ ساتھ اگر

سکول کو دیکھ لیں تو ہمارے پرائمری سکول وہ پندرہ ہزار، ساڑھے پندرہ کے قریب ہیں، ہائی سکول سترہ سو ساڑھے سترہ سو کے قریب ہیں، ہائر سکنڈری سکول پانچ سو پچاس، مڈل وہ تقریباً دو ہزار کے قریب ہیں، اسی طرح مسجد سکولز If you have a surplus budget why don't you spend on schools, why don't you spend on a health system، دوسرا میں Health پہ ضرور بات کروں گا کہ آپ 248 billion rupees جو ہیں وہ Health کو دے رہے ہیں اور آپ Health card دے رہے ہیں، Health card میں کوئی تمیز نہیں ہے کہ آپ کا Public sector یا Private sector جہاں پہ بھی جو علاج کریں، آپ نے Private sector کو اوپر لا کر کھڑا کر دیا ہے، جو اپنے لوگ ہیں، میں اس پہ ضرور کہوں گا کہ جو اپنے لوگ ہیں، جو اپنی Choose کئے ہوئے لوگ ہیں، وہ انہوں نے Hospitals بنائے یا جس نے بھی بنائے، وہ اوپر جا رہے ہیں، آپ کے اپنے ادارے Public sector کے جو ادارے ہیں، وہ Cripple down ہو رہے ہیں، آج بھی میں اپنے حلقے کی اگر بات کروں، کیونکہ میرے لئے میرا حلقہ، میرا صوبہ ہے، صوبائی ادارے جتنے بھی ہیں، وہ میرے حلقے میں موجود ہیں، آج میرے حلقے میں ڈاکٹر نہیں مل رہا، اس صوبے میں ایک ڈاکٹر وہ چھ ہزار لوگوں کے لئے اوسطاً ہے لیکن یہاں پر میرے حلقے میں میں سمجھتا ہوں کہ کچھ Valleys ایسی ہیں، جہاں پر بیس (20) بیس (20) ہزار لوگوں پر بھی ایک ڈاکٹر نہیں ہے، یہی حالت ہر ایم پی اے، ہر ممبر کی ہوگی، ان کے حلقوں میں یہ حالات ہیں، میں Finance advisor کو تو زیادہ زور نہیں دیتا کیونکہ شاید ان کے حلقہ انتخاب تو ہے نہیں کہ الیکشن وہ انہوں نے لڑا ہو کیونکہ ہم جو الیکشن لڑ کر آتے ہیں تو ہمیں یہ سمجھ ہوتی ہے کہ کتنی مشکلات ہوتی ہیں، ان لوگوں کی، کتنی مشکلات ہیں، میرے ایک گاؤں سے ایک عورت اگر She had a problem، وہ اگر وہاں سے اس کو لایا جائے، Hospital میں زچگی کے حوالے سے تو راستے میں اس کا دم اگر ٹوٹ جائے، مر جائے تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ اس کی ذمہ دار حکومت ہوگی، ہم ہونگے، یہ پارلیمان ہوگا کیونکہ ہم نے وہ Facilities اس کو نہیں پہنچا سکے، یہ ہماری ذمہ داریاں ہیں، ان ذمہ داریوں سے ہم آگے ان کا مقابلہ کرنا پڑے گا، We have to facilitate، ہمیں دنیا میں میرے خیال میں معرز ممالک میں اور خاص کر جو Moderate state ہے، جس طرح آپ ایک Slogan لے کر آئے تھے، Health & Education کیونکہ میں زیادہ Health & Education پہ ہی بات کروں گا کہ one thousand زیادہ سے زیادہ Maximum one thousand of population پر ایک ڈاکٹر ہوتا ہے، ہم six thousand پر ہیں لیکن twenty thousand پر کوئی ڈاکٹر ہمیں نہیں مل رہا، جو مہیا بھی ہو رہے ہیں تو وہ یہ حالت ہے کہ آپ ہیلتھ کارڈ لیں گے، اس کے بعد آپ کا علاج ہوگا، آپ کا 248 ارب روپیہ جو پاکستان کے پی کے کی عوام کا پیسہ ہے، وہ آپ کے اداروں میں ویسے ہی جائے گا کیونکہ وہاں اداروں سے آپ کو وہ سہولت ہے، اس کے لئے Patient کے لئے وہ ملے گا نہیں، دوسری بات یہ ہے، میں جو بات کروں گا، اس میں تجاویز بھی ہیں، ہمارا جو سکولنگ سسٹم ہے، ہمارا Public sector and the private sector، ابھی Ratio ابھی آ چکا ہے، تقریباً 55 اور 45 کا ابھی

پرائیویٹ سیکٹر ہمارا اتنا بڑھ رہا ہے کہ تقریباً 45 کے قریب چلا گیا ہے، وہ اس لئے چلا گیا ہے کہ پبلک سیکٹر ہمارا کمزور ہوتا جا رہا ہے، ہمارا وہاں پر Result ٹھیک نہیں ہے، آپ کے جتنے بھی پارلیمنٹیریز ہیں، آپ مجھے بتادیں کہ کتنے بچے پبلک سیکٹر میں پڑھ رہے ہیں؟ ہر کوئی گرائمر سکول میں جاتا ہے، پرائیویٹ سکول میں جاتا ہے، بات اور مقصد میرا یہ ہے کہ ٹوٹل Population کا جتنا بھی Flow ہے، اس کو ہم نے Change کرنے کے لئے میری گزارشات ہوں گی، میری یہ بات ہے کہ ایک نیا سسٹم Introduce کرانا چاہیئے، ایک Moderate system introduce کرانا چاہیئے، آپ نرسری سسٹم Introduce کرائیں، آپ پھر سیکنڈری سے، پرائمری سسٹم اینڈ سیکنڈری سسٹم دو سسٹم تھے، تیسرا سسٹم ابھی دنیا میں نہیں رہا، ہمارا پرائمری سکول علیٰحدہ ہے، مڈل علیٰحدہ ہے، ہائی علیٰحدہ ہے، ہائر سیکنڈری علیٰحدہ ہے، 6th sense جو ہے وہ ہائر سیکنڈری جو چلتا ہے، آپ یہ دو چیزیں ان کو کم کریں، دوسری بات یہ ہے کہ میں آپ کا زیادہ وقت بھی نہیں لوں گا لیکن کچھ باتیں کرنا انتہائی ضروری ہیں، اب بات یہ ہے کہ یہاں پہ ہاؤس میں بڑی اچھی تجاویز بھی رکھی گئی، باتیں بھی ہوئیں، فیڈرل سے ہمارے گلے بھی ہوئے، اس وقت ہم نے جو بجٹ پیش کیا، آپ نے جو بجٹ پیش کیا، وہ 2100 بلین، 119 بلین اس میں آپ نے فیڈرل کا جو شیئر ہے، Federal receipt وہ تقریباً 90percent سے زیادہ ہیں، یہ تو آپ مان جائیں کہ ہم آج تک 70 سال تک اپنے آپ کو Independent نہیں بنا سکے، ہم اپنے پاؤں پہ کھڑے ہونے کی جو بات کر رہے تھے، وہ اپنے آپ کو ہم اپنے پاؤں پہ کھڑا نہیں کر سکے، یہ سیچویشن ایسی ہے کہ ہم پیسوں کی بات ضرور کرتے ہیں، کل ہمارے ایک بڑے Seasoned politician بجٹ کو Defend کر رہا تھا لیکن مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ ان سے بھی بجٹ Defend نہیں ہو سکا، 2002ء میں جس وقت میں نیشنل اسمبلی میں گیا ہوں، وہ Provincial Assembly میں آئے، یہاں پہ انہوں نے جو کل بات کی، He can't defend، اپنا بجٹ جو ہے، جہاں تک یہ بات ہے کہ اگر آپ کے ممبران ہی آپ کے بجٹ کو Defend نہیں کر سکتے، اس میں بات یہ ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہیں، اس وقت صوبے کے جو حالات ہیں، اگر آپ اس صوبے کو دیکھیں تو ہمارا صوبہ پورے پاکستان میں Hot spot for the corruptions، یہ بڑے غور کی بات ہے کہ ایک ڈسٹرکٹ جس کی Population دو لاکھ سے کم ہو گی، وہاں سے 40 ارب کی کرپشن کا سکینڈل اگر نکلتا ہے تو جناب سپیکر صاحب کے بقول کہ پورے صوبے میں پانچ سو ارب سے زیادہ کی کرپشن ہو سکتی تھی، اگر پانچ سو ارب سے زیادہ کی کرپشن اس صوبے میں ہے تو اس میں ذمہ دار کون ہے؟ ہم تو ذمہ دار نہیں، پاکستان مسلم لیگ (ن) 1998 کے بعد کبھی بھی اس صوبے میں حکومت میں نہیں رہی، نہ اس کے پاس Administration رہی، اس کے بعد جو حکومتیں آئیں، بارہ سال تک Wholly solely اگر کوئی حکومت تھی تو وہ پی ٹی آئی کی حکومت تھی، اپوزیشن لیڈر صاحب نے اس دن بات کی، بڑی دلیل سے بات کی، تجاویز بھی پیش کیں، اس میں ایک بات یہ کی کہ شاید یہ آپ کا آخری بجٹ ہو، حالات کچھ ایسے بن رہے ہیں، ہم نہیں کہہ رہے، آپ کے اپنے ممبران بھی کہہ رہے ہیں، لیکن ایک ایسا بجٹ دے جائیں، جس سے میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبے میں ہم آپ کا نام بھی

لیں، پھر جو آپ بہتری لے کر آئیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم جب کرپشن کی بات کرتے ہیں، آپ کے کسی بھی ادارے کے حوالے سے اگر بات ہو تو ہر ادارہ اس میں شامل ہے، آپ روڈز کو دیکھ لیں، آپ پی آر ٹی کو دیکھ لیں، آپ بلین سونامی کو دیکھ لیں، آپ مالم جبہ کو دیکھ لیں، آپ سوشل ویلفیئر پروگرامکو دیکھ لیں، سوشل ویلفیئر پروگرام کے حوالے سے میں یہ بات کروں گا کہ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام، فیڈرل گورنمنٹ کا Flagship program، ہم فیڈرل گورنمنٹ کے نمائندے ایم این ایز، ایم پی ایز اور جتنے بھی لوگ تھے، گزشتہ رمضان میں فیڈرل گورنمنٹ نے یہ پروگرام جب Inaugurate کیا، 5000 rupees ہر گھرانے کو دیئے، جو اس کے مستحق تھے، اس میں کسی ایم این ایز کا کوئی Nepotism نہیں تھا لیکن میرے ڈسٹرکٹ میں تقریباً 90 ہزار سے زیادہ لوگ Beneficiaries اس میں آئے، آپ کی طرف سے Provincial Government کی طرف سے 10 ہزار روپے جو دیا گیا، میرے حلقے میں کسی کو نہیں دیا گیا، مجھے نہیں پتہ کہ یہ کس کو دیا؟ شاید آپ کے ممبران کو پتہ ہو، شاید ہمارے اپوزیشن کے جتنے بھی ممبران ہیں، وہ ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ ان کے حلقے میں یہ نہیں ملے، کیا یہ وہ کے پی کے کے لوگ نہیں تھے، ان کا تعلق کے پی کے سے نہیں تھا، کیا یہ کسی کے، آپ کے لیڈر کے بقول یہ کسی کے باپ کا پیسہ تھا یا کے پی کے کا پیسہ تھا، اگر یہ کے پی کے کا پیسہ تھا تو کے پی کے کا ہر باشندہ اس سے مستفید ہوتا، اس کو ملتا، اس کو دینا چاہیئے تھا لیکن یہ نہیں ملا، اس لئے جناب والا، ہمیں ان چیزوں پر غور کرنا پڑے گا۔ دوسرا CSR (Corporate Social Responsibility) جناب والا، جتنے بھی پراجیکٹ چلتے ہیں، ان کی CSR ہوتی ہیں، خصوصاً کے پی کے میں ہمیں CSRs کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ جانچ بھی ہے، سمجھ بھی ہے لیکن جو بھی پراجیکٹس اس وقت چل رہے ہیں، چاہے وہ معدنیات میں ہوں، چاہے وہ ہائیڈل ہو، چاہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کے ہیں یا Provincial government کے ہیں، اس علاقے کی مقامی آبادی کو متاثر کر دیا جاتا ہے، وہاں کی مقامی آبادی پہ وہ خرچ نہیں ہوتے، پہلی دفعہ جو Proposals minerals کی اس وقت ہماری اور آپ کی سربراہی میں وہ ایک کمیٹی بنی، جس میں ڈسکشن ہوئی، اس میں تجاویز آئیں کہ تحصیل تک اس کو بڑھایا جائے، یہ خوش آئین بات ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہر ممبر اس کی تصدیق کرے گا کہ جو CSR ہے، They should go to their own respective areas، میں زیادہ وقت نہیں لوں گا، ابھی کیونکہ آپ نے۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر اپنے چیمبر تشریف لے گئے)

(جناب تاج محمد مسند نشین مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب مسند نشین:</u> بیس منٹ ہوئے ہیں، بیس منٹ سے زیادہ آپ کے ہوئے گئے ناں۔

<u>سردار شاہجہان یوسف:</u> آپ نے گھنٹی بجادی لیکن میں کچھ چیزوں پر کچھ باتیں وہ کروں گا، اس کے بعد بھی وہ کچھ باتیں کریں گے، کیونکہ اس طرف سے کسی نے تقریر کرنی نہیں ہے، ہم ہی نے تقریر کرنی ہے، ہم ہی تقریر کرے تو اچھی بات نہیں ہے۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> سب نے کرنی ہے۔

__سردار شاہجہان یوسف__: جناب والا، ٹورازم ایک ایسا Subject ہے، بہت سے ممالک وہ ٹورازم پہ چل رہے ہیں، میرے ڈسٹرکٹ مانسہرہ میں پچھلے Weekend پر، اس عید میں کاغان، ناران میں تقریباً دو لاکھ سے زیادہ ٹورسٹ نے Travel کیا، اسی طرح سرن ویلی ایک ایریا ہے، وہاں پہ تقریباً لوگ اتنے زیادہ ہو گئے کہ روڈز بند ہو گئے، Choke ہو گئے، اب کاغان، ناران میں تو فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے روڈز بنے ہوئے ہیں، انفراسٹرکچر بنا ہوا ہے، وہاں پہ جو Bridge تھے، مہانڈری Bridge وہ دوبارہ بن گیا لیکن جو سرن ویلی ہے، یہ ایک ایسی ویلی ہے، جس سے آگے، پھر ہمارے جو ممبران یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ میرے ساتھ Second کریں گے، گورنمنٹ کی طرف سے بھی اور پھر جا کر یہ کوہستان تک مل سکتا ہے، اس پورے ایریا کو ٹورازم کے لئے Develop کیا جا سکتا ہے، یہ اگر Develop ہو گا تو تب میں سمجھتا ہوں کہ صوبے کی Economy بھی بہتر ہو گی، اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو روزگار بھی ملے گا، اس کے ساتھ ایک اور (KDA (Kaghan Development Authority ایک اچھا اقدام تھا کہ Kaghan Development Authority بنے لیکن Kaghan Development Authority نے ایسا کیا کہ دریا کے دو کناروں میں تقریباً ڈیڑھ سو فٹ کی جو Premises جو ہوٹلز بنے ہوئے تھے، جہاں پہ جو امیر تھا، جس نے دو دو سو کمروں کے ہوٹلز بنا لئے، ان کو تو نہیں چھیڑا گیا لیکن جس نے چھوٹی چھوٹی اپنے روزگار کے لئے کوئی چیز بنائی ہوئی تھی، ان کو چھیڑا گیا، ان کو توڑا گیا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، یہ زیادتی ہو رہی ہے، جس میں یہ چیز۔۔۔۔

__جناب مسند نشین__: شاہجہان صاحب، آپ نے ٹائم بہت زیادہ لیا۔

__سردار شاہجہان یوسف__: These point should be noted، میں سمجھتا ہوں کہ اس کا Response ہونا چاہیئے، جناب سپیکر، میں آپ کے صبر کا زیادہ امتحان بھی نہیں لیتا۔۔۔۔

__جناب مسند نشین__: آپ کے 24 منٹ ہوئے ناں، آپ کے 10 منٹس بنتے تھے، 24 منٹس ہوئے آپ کے۔

__سردار شاہجہاں یوسف__: بہت مہربانی، شکریہ، تھینک یو۔

(تالیاں)

__Mr. Chairman:__ Mr. Ajmal Khan Sahib.

__جناب اجمل خان__: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین، آپ نے ٹائم دیا، میں ایک قبائلی ممبر کی حیثیت سے آج بجٹ 26-2025ء پر بات کروں گا، ہم سمجھتے ہیں، ہم own کرتے ہیں اس بجٹ کو، اس پر کافی محنت ہوئی ہے، یہ عام اور روایتی طریقے سے نہیں بنایا ہے، بلکہ بڑے میکنزم اور غور و فکر سے بنایا گیا ہے، سی ایم صاحب پورا پورا دن رات بیٹھتا تھا، ہر ریجن کا، ہر ڈسٹرکٹ کا، ہر حلقے کی میٹنگ کرائی، ہر ممبر کی رائے لی، کافی دلیل سے اس پہ بحث ہوتی تھی، جو چیز اس میٹنگ میں Decide ہوئی، وہی اس بجٹ میں شامل ہے، اس لئے یہ تاریخی بجٹ ہے کہ اس میں ہر ممبر کی رائے شامل ہے، یہ ٹیکس فری بجٹ ہے، عوام دوست بجٹ ہے، جناب چیئرمین، یہ بہترین بجٹ ہے، اس صوبے کے لئے، قبائل کے لئے اور ایک عام آدمی کے لئے۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب اجمل خان: جناب چیئر مین، یہ اس لئے عوامی بجٹ ہے، آپ ہیلتھ میں دیکھ لیں، صحت کارڈ اس میں لیور ٹرانسپلانٹ، کڈنی ٹرانسپلانٹ، Heart diseasesاور دیگر چیزیں، یہ مہنگا طریقہ علاج ہے، یہ مہنگا علاج ایک عام آدمی کو، ایک غریب کو فری میں ملے گا، اس لئے اس کو ہم عوامی بجٹ کہتے ہیں، جناب چیئر مین، میں اپنے حلقے کی بات کروں گا، میرے حلقے میں، میرے حلقے کی عوام، قوم کا ایک دیرینہ مطالبہ تھا کہ ہسپتال کا آر ایچ سی بارنگ کو کیٹیگری ڈی میں اپ گریڈیشن کے لئے اس بجٹ میں منظور کیا گیا، میں سی ایم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میرے ضلع کے لئے 40 کلو میٹر روڈ اس بجٹ میں شامل ہے، اس طرح دیگر چیزیں ایجوکیشن میں نیو سکول کی اپ گریڈیشن، پانی، ایگریکلچر اور ایریگیشن میں کافی سکیمیں اس بجٹ میں میرے حلقے کے لئے شامل ہیں، میں سی ایم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب چیئر مین، اب میں سی ایم صاحب سے اور اس اسمبلی سے ایک اپیل کرتا ہوں کہ جو 92ارب روپے اے آئی پی کے مد میں قبائلی اضلاع کے لئے اس بجٹ میں رکھے ہیں وہ ہمیں پورا پورا ملنا چاہیئے، ہم قبائل غربت میں ہیں، وہاں پہ بے روزگاری ہے، ہم قبائل باجوڑ سے لے کر وزیرستان تک بنیادی ضروریات اور سہولیات سے محروم ہیں، اوپر سے Law and orderکا مسئلہ ہے، صورتحال وہاں پر گھمبیر ہے، ہم حالت جنگ میں ہیں، مرج کے وقت ہمارے ساتھ جو وعدے کئے گئے ہیں، این ایف سی تین فیصد کے حساب سے جو ہمارا حق ہے، وہ ہمیں ملنا چاہیئے، وفاق اور دوسرے صوبے پنجاب، سندھ اور بلوچستان اب ہمارا حق دیں، آپ اس میں کردار ادا کریں، میں نے یہاں پر قرارداد لائی ہے، این ایف سی تین فیصد ہمیں قبائل کو ملنا چاہیئے، اس اسمبلی نے Unanimouslyاس کو پاس کیا ہے، اس کے بعد ہمیں یہ حق ملنا چاہیئے، یہ صوبہ، یہ اسمبلی ہمارا ساتھ دیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ جناب چیئر مین، ایک ضروری بات جو کہ ایک بدمست ہاتھی، سامراجی قوتوں اور سامراجی ملکوں کا چہیتا اسرائیل جو مسلمانوں کے ساتھ کر رہا ہے، جو عالمی اسلام کے ساتھ کر رہا ہے، جو فلسطین میں ہو رہا ہے، جو غزہ میں ہو رہا ہے، ابھی ہمارے برادر ملک ایران پر جو اٹیک ہو رہے ہیں، نیتن یاہو جو جنگی جرائم کر رہا ہے، ہمیں اس کو لگام لگانا ہوگا، ہم عالمی اسلام کے ساتھ ہیں، ہم اپنے برادر ملک ایران کے ساتھ ہیں، ہم فلسطین کے ساتھ ہیں، ہر فورم پہ سپورٹ کریں گے، اس کو (تالیاں) جناب سپیکر، آخر میں میں قبائل کی طرف سے، ایک قبائلی نمائندہ کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ بات کروں گا کہ جب 2018ء میں ہم اس اسمبلی میں آئے تو ہم نے بولا کہ ہم اب اس صوبے کا حصہ ہیں، ہم آپ کے ساتھ خوش ہیں لیکن ہمارے ساتھ جو وعدے کئے گئے، وہ این ایف سی تین پرسنٹ کے حوالے سے ہیں یا Reforms implementationکے حوالے سے ہیں، وہ ابھی تک پورے نہیں ہو رہے، ہماری درخواست ہے، گزارش ہے کہ وہاں پر عام صورتحال نہیں ہے قبائل میں، ہم بارڈر پر ہیں، ہماری ترقی آپ کے لئے ضروری ہے، اس صوبے کے لئے ضروری ہے، اس ملک کے لئے ضروری ہے، آپ اپنا کردار ادا کریں، ہمارے ساتھ جو وعدے کئے گئے ہیں، وہ پورے ہونے چاہئیں، تھینک یو۔ جناب چیئر مین عمران خان زندہ باد، پاکستان پائندہ باد، تھینک یو۔

(تالیاں)

جناب مسند نشین: مسٹر احسان اللہ خان صاحب۔

جناب احسان اللہ خان: آغاز کروں؟

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن

دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

جناب سپیکر، اس دن ہمارے بڑے پیارے Colleague آفتاب بھائی نے جب یہاں پہ بجٹ پیش کیا، ہم نے کے پی کے کو نیا کے پی کے بنتے ہوئے ایک ایسی عمارت دیکھی، جو بڑی خوبصورت، اس کو بڑا خوبصورت رنگ دیا ہوا ہے، بڑی Modernize قسم کی عمارت لگ رہی تھی لیکن جب ہم اسمبلی سے باہر نکلے تو ہمیں پتہ چلا کہ یہ موہنجو دڑو کے کھنڈرات انہوں نے وائٹ واش کر کے ہمیں پیش کیا ہے۔ جناب سپیکر، مجھے ایک چیز کا، آج ہمارے ایڈوائزر صاحب بھی یہاں پہ موجود ہیں، Finance کے یہاں پہ تقریباً 2119 ارب روپے کا بجٹ پیش کیا گیا، جس میں سے 157 ارب کا سرپلس شو کیا گیا، میں اپنے Colleague سے درخواست اور ایک کو نسچن کروں گا، کیا یہ بجٹ خرچ ہو جائے گا؟ اللہ کرے، یہ ایسا ہی خرچ ہو، جیسا لکھا ہوا ہے، کیا آپ لوگوں کے حلقوں کے مسائل ختم ہو جائیں گے؟ کیا آپ لوگوں کے حلقے کی عوام کے کوئی اور مسائل نہیں ہوں گے؟ جب اور مسائل بقایا ہیں، جب تعلیم، صحت، پانی کے شعبے میں بہت سارا کام ہونا باقی ہے، میرا ذہن یہ تسلیم نہیں کر رہا کہ یہ سرپلس بجٹ کس بات کا ہے؟ جناب سپیکر، سرپلس بجٹ تب ہوتا کہ ہم بڑے خوشحال ہوتے، یہ Under develop countries میں، Under develop صوبوں میں یا آپ سرپلس بجٹ دکھا کر کس کو خوش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ جناب سپیکر، یہ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے، ایڈوائزر صاحب بھی بیٹھے ہیں، یہ باتیں تو بڑی اچھی لگتی ہیں کہ ہم سرپلس بجٹ میں آ گئے ہیں، ہم وفاق کو بھی قرضہ دے سکتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہ پینے کا پانی ہے، نہ ہسپتال فنکشنل ہے، نہ سکولوں میں ٹیچرز ہیں، جناب سپیکر، یہ میرا ذہن تسلیم نہیں کرتا، میں ضرور اپنے پیارے بھائی جو ہیں، میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آپ Logically کم از کم مجھے یہ وہ کریں کہ یہ سرپلس کیوں؟ یا تو ہماری ساری کی ساری تکالیف، مشکلات ضروریات پوری ہو جاتیں تو ٹھیک ہے، دوسرا جناب سپیکر، پی ٹی آئی وہ جماعت ہے، جس نے اور بڑا اچھا ان کا منشور تھا، Local governments کے حوالے سے ہم اختیارات کو نچلی سطح تک منتقل کرنے کے ہم خواہاں ہیں، ہم کریں گے، عمران خان صاحب اس چیز کو بڑا Propagate بھی کرتے تھے، اس چیز پر بڑا زور بھی دیتے تھے لیکن بد قسمتی سے آج چار سال ابھی ہونے کو ہیں، یہاں پر بلدیات کے الیکشن ہوئے، اس کا ایک ایکٹ بنا، پی ٹی آئی کی حکومت میں ایکٹ بنا تھا، ابھی بھی پی ٹی آئی کی حکومت ہے لیکن بد قسمتی سے چار سالوں سے وہ نہ صرف اختیارات سے محروم ہیں، بلکہ وسائل سے بھی تمام کے تمام بلدیاتی نمائندے محروم ہیں، وہ جب اپنا حق مانگنے یہاں پر اسمبلی کے باہر، تو ان کا آنسو گیس کے شیلز کے ساتھ یہاں پر استقبال کیا گیا، میں یہاں پہ کچھ Figures quote کرنا چاہوں گا، ایڈوائزر صاحب بھی یہاں پہ موجود

ہیں، میں ان سے جواب بھی لینا چاہوں گا کہ Citizen budget میں آپ نے Developmental expenditure میں، آپ کی توجہ چاہوں گا ایڈوائزر صاحب، میں آپ کی توجہ چاہوں گا، آپ نے Developmental expenditure citizen budget میں آپ نے لکھا کہ It is spent at provincial and district level 25 percent of funds are earmarked for local bodies as district ADP in accordance with the local government Act۔ جناب سپیکر، یہاں پہ انہوں نے Claim کیا کہ ہم نے 20 percent ADP وہ لوکل گورنمنٹس کے لئے رکھی لیکن جب ہم اس کو، اس ADP کو دیکھتے ہیں تو Total ADP تقریباً بنتی ہے، اس کا جو Local governments کے وہ 45.6 ارب روپے جو کہ 12.45 percentof the total ADP بنتا ہے، یہ 20 percent نہیں ہے، یہ سٹیزن بجٹ میں غلط بیانی کی گئی ہے، اس کو درست کیا جائے یا تو اس کو بھی 12.45 percent لکھا جائے، لوگوں کو بے وقوف نہ بنایا جائے کہ ہم آپ کو 20 percent دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ آپ Good governance کی بات کرتے ہیں، یہاں پہ جتنے بھی نمائندہ گان ہیں، ان کو لوگوں نے اس لئے یہاں پہ بھیجا ہوا ہے، ان کو اختیارات دیئے ہیں کہ ہم ان کی نمائندگی کریں، ایک ایکٹ ہے، ڈیڈک ایکٹ 1989 کا، یہاں پہ اس میں ترامیم بھی کی گئی، کسی ایک خاص شخص کو نوازنے کے لئے، اس کو ڈیڈک چیئرمین بنانے کے لئے، چیئرمین صاحب، میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو Devolved ADP کو جس کا آپ نے نام دیا یا ڈسٹرکٹ اے ڈی پی ہے، جب یہ ڈسٹرکٹ میں جاکر خرچ ہوتی ہے تو بغیر ڈیڈیکا جلاس کے 16 مہینوں سے یہ کیسے خرچ ہو رہی ہے؟ آج آپ ہی مجھے سمجھا دیں، ڈیڈ کا یکٹ 1989 اس کا (6) Section یہ کہتا ہے کہ ہر دو ماہ بعد ایک میٹنگ ہونی چاہیئے، وہ لازمی ہے، ہمارے چیئرمین ڈی آئی خان ڈیڈک کے فیصل امین خان ان کو میں نے لیٹر بھی لکھا کہ پچھلے 16 ماہ میں کوئی ڈیڈک کی میٹنگ نہیں ہوئی، یہ تمام تر جو Devolved ADP ہے، وہ ایسے ہی خرچ کی جارہی ہے۔ جناب سپیکر، ہم یہ کہنے میں بجا ہوں گے کہ یہ جتنے بھی وہاں پہ کام ہو رہے ہیں، ڈیڈک کے حوالے سے وہ سارے Illegal ہو رہے ہیں کیونکہ اس میں کسی کی رائے شامل نہیں ہے، مولانا صاحب بھی یہیں پر ہیں، احمد خان یہیں پر ہیں، مخدوم صاحب یہیں پر ہیں، ہم چار لوگ اپوزیشن سے ہیں، ایک ہماری جو حکومتی بنچز سے ہے، کسی کی اس میں رائے شامل نہیں ہے، بلکہ وہاں پر ڈیرہ جات کے نام پہ میلے لگوا کر 55 کروڑ کے بلز نکلوائے جاتے ہیں، جس پر ہمیں تحفظات ہیں لیکن نہ میٹنگ ہے، نہ اس میں ہماری Approval ہے، وہ نہ اپنا، جس کی لاٹھی اس کی بھینس، ان کو جیسے صحیح لگتا ہے، وہ کئے جارہے ہیں۔ جناب سپیکر، میں پبلک ہیلتھ پر آؤں گا، میں ایڈوائزر صاحب سے بھی پوچھوں گا کہ یہ ماشاءاللہ بڑا ان کا تجربہ ہے، یہ Need base کیا ہوتی ہے؟ میں پوچھنا چاہوں گا کہ یہ Need base کیا ہوتی ہے؟ کیونکہ جب آپ پوری اے ڈی پی کو Reflect کرتے ہیں کہ ہم نے اتنے ارب کئے ہیں، فلانی چیز پر خرچ کریں گے، On need basis تو آپ کی حکومت کے جتنے بھی ڈسٹرکٹ ادارے ہیں، چاہے وہ ہیلتھ ہے، ایجوکیشن ہے، پبلک ہیلتھ، ایریگیشن ہے، آپ ان کے منہ پر طمانچہ مار رہے ہیں، آپ ان کی In efficiency کا منہ بولتا ثبوت ہے، آپ کا یہ بجٹ، اگر آپ کے یہ ڈسٹرکٹ کے ادارے اتنے

Efficient ہوتے تو وہ یقیناً آپ کو ڈسٹرکٹ اے ڈی پی بنا کر دیتے، وہ اے ڈی پی بک میں Reflect ہوتے لیکن جناب چیئرمین صاحب، کوئی اے ڈی پی Reflect نہیں ہو رہی، میں آپ کے سامنے پبلک ہیلتھ کے حوالے سے ایک ڈیٹا رکھتا ہوں، اس میں اس کا ٹوٹل جو بجٹ ہے، وہ 10.86 ارب روپے ہے، جس میں سے جو New schemes ہیں، اس کے لئے 3.85 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر، میں نے اس کی صحیح Calculation کی ہے، Sorry، جو نیو ہے، اس کے لئے 44.43 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں، New schemes کے لئے اور اس کا 87 percent وہ Need basis کے اوپر ہے، اس اے ڈی پی بک میں کوئی مِنشن نہیں ہے کہ ہم کس ضلع میں، کس جگہ پہ خرچ کرنے جا رہے ہیں۔ جناب سپیکر، پچھلے سال بھی یہی مسئلہ تھا، اے ڈی پی بک میں On need basis in D I Khan, on need basis in KPK تو میں آپ کو بتاتا چلوں کہ اگر ہم پچھلے سال کی بات کریں، اگر اس حکومت نے On need basis پر خرچ کئے ہیں تو میں یہ کیسے مانوں کہ آپ نے پینے کے پانی کے حوالے سے Needed جگہوں پہ یہ بورنگ لگائے ہیں، جبکہ میرے حلقے میں اب بھی یقین مانیں عورتیں، بچے، جانور، بوڑھے یہ سارے ایک ہی تالاب سے پانی پیتے ہیں، وہ بھی میلوں دور جا کر، تو میں کیسے مانوں کہ آپ یہ بجٹ Free and fair طریقے سے خرچ کر رہے ہیں، آپ اس کو Politicize نہیں کر رہے ہیں، جب آپ Need base کہتے ہیں تو آپ یقیناً اپنی ذاتی Politics کو، اپنے ذاتی مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے کرتے ہیں تاکہ یہ کوئی بھی Allocation آپ کی قلم کے نیچے ہو، آپ کہیں پر بھی اس کو لگانا چاہیں تو آپ لگا سکیں، کیونکہ اگر یہ Need basis پر ہوتا ہے تو میں نہیں سمجھتا، ڈی آئی خان میں میرے حلقے سے زیادہ کہیں پانی کا مسئلہ ہے تو سی ایم صاحب نے اپنے ہی حلقے میں جہاں پر پینے کے پانی کا اتنا زیادہ مسئلہ نہیں ہے، یہ سارے کے سارے بور ادھر ہی کیوں لگائیں؟ میرے حلقے میں کیوں نہیں لگائے؟ جناب سپیکر، میں ایجوکیشن پہ آنا چاہوں گا، اس پہ بھی یہی مسئلہ ہے، آپ نے تقریباً 363 ارب روپے کا بجٹ مختص کیا، پچھلی دفعہ بھی اس طرح بجٹ مختص کیا گیا، اس میں بھی لکھا گیا کہ ہم Need basis پر سکول بنائیں گے، ہم Need basis کے اوپر ان کو ان کی Up gradation کریں گے، میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کروں، تقریباً 45 سکول ڈی آئی خان میں Upgrade ہوئے ہیں یا کچھ نئے بنے ہیں، اس میں سے ایک بھی سکول ایسا نہیں ہے جو سی ایم صاحب کے حلقے سے باہر ہو، کیونکہ ڈسٹرکٹ ڈی آئی خان بہت بڑا ہے، جو سی ایم صاحب کے حلقے سے باہر کیوں کوئی نیا سکول بنا ہو یا کوئی Upgrade ہوا ہو؟ کیونکہ ان کے وہاں پہ نمائندگان نہیں ہے، میں ایڈوائزر صاحب نے ضرور پوچھنا چاہوں گا، کیونکہ آپ Technical آدمی ہیں، میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ آپ اس بجٹ بک کو Change کریں، یہ Need base ختم کر کے اس میں سے یہ لفظ جو ہے، اس کو آپ Properly identify کریں، جو بھی آپ کو ڈسٹرکٹ اداروں نے آپ کو اے ڈی پی بھیجی ہے، آپ اس کو Identify کریں (تالیاں) کہ ہم نے فلاں فلاں جگہ پر For example، میں آپ کو مثال دیتا ہوں، میرے حلقے کے کئی گاؤں ایسے ہیں، جہاں میلوں دور تک کوئی آج تک فیمیل سکول نہیں ہے، اگر Need basis ہی کرنا تھا تو سب سے پہلی

Priorityتو ان کی ہونی چاہیئے تھی لیکن ایسی جگھوں پر بنایا گیا ہے، جہاں پہ انہوں نے اپنی ذاتی مفادات کے لئے استعمال کیا۔جناب سپیکر، اب میں ہیلتھ کے اوپر آؤں گا، جس کے اوپر پی ٹی آئی بہت زیادہ جو اچھی چیزیں ہیں، ہمیں اس کو Appreciate کرنا چاہیئے، صحت کارڈ پی ٹی آئی کا بہت ہی اچھا Project ہے، اس سے واقعی لوگوں کو فائدہ ہو رہا ہے لیکن یہ جو Distribution of resources ہیں، کوئی بھی باشعور آدمی یہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ جو Non progressive ہے، پی ٹی آئی اپنے آپ کو Progressive جماعت کہتی ہے، یہ جو Distribution of resources ہیں، پچھلے سال 36 ارب تھا، اس سال آپ نے 41 ارب روپے مختص کئے ہیں، یہ Non progressive ہے، اب آپ پوچھیں کیوں؟ اس لئے کہ آپ نے بغیر دیکھے کہ کون Afford کر سکتا ہے اور کون نہیں کر سکتا، آپ نے ساروں کے لئے ایک جیسی صحت کارڈ میں Facilities رکھی ہیں، جس کا نقصان یہ ہو رہا ہے کہ اس کی Per head رقم کم مختص ہو رہی ہے، اس چیز کا میں عینی شاید ہوں، ہمارے ڈی آئی خان میں کینسر Patient تھے، اب تک صحت کارڈ پر ان کو chemotherapy لگتی رہی، اب چونکہ Chemo کا ٹائم تھا جو کہ Delay بھی نہیں ہو سکتا تھا، ان کو ہاسپیٹل کی طرف سے بتایا گیا کہ آپ یکم جولائی کا انتظار کریں تاکہ آپ کا صحت کارڈ Renew ہو، تب ہم آپ کو کیمو لگائیں گے، حالانکہ ان کا ٹائم تھا، جب آپ اس قسم کے Resource distribution کریں گے کہ امیروں اور غریبوں کے لئے ایک جیسی کریں گے، اس میں یہ مسائل آئیں گے۔جناب سپیکر، پچھلے سال بھی ہیلتھ کے شعبے میں اربوں روپے خرچ ہوئے، چونکہ میں اپنے حلقے کا نمائندہ ہوں، مجھے لوگوں نے یہاں پہ بھیجا، صوبے کی بھی بات کریں گے لیکن ہمارے لئے Priority ہمارا حلقہ بھی ہوگا، میرے حلقے کا کوئی BHU، کوئی ہسپتال Upgrade نہیں ہوا، میں بار ہا یہاں پر، ایک میرا اسمبلی کا کوسچن تھا، تحصیل درابن جو اس کا ہیڈ کوارٹر ہاسپیٹل ہے، وہاں پر دو بچے فوت ہوئے، اس لئے کہ وہاں پہ سانپ کاٹنے کی ویکسینز نہیں تھی تو اس پر بڑا شور شرابہ ہوا، اس وقت مجھے میجر سجاد صاحب نے جواب دیا کہ وہاں پر موجود ہے، تب یہ کھڑے ہوئے، مجھے جواب دیا، جب ہم نے وہاں سے پتہ کرایا، انہوں نے کہا کہ ہاں ویکسین تو ہے، ہمارے پاس ڈاکٹر نہیں ہے، جو اس کا پہلے ٹیسٹ کرے کہ لگانی چاہیئے یا نہیں لگانی چاہیئے، چلیں میں نے کہا، شاید ٹھیک ہو جائے گا، پھر یہ دو مہینے پہلے پھر سے ایک نوجوان لڑکے کو سانپ نے کاٹا، جب وہ وہاں گیا، پھر سے اس کو یہ کہا کہ ویکسین ہے لیکن ہمارے پاس ٹیسٹ نہیں ہے۔ جناب سپیکر، ایک وہ حکومت جو اتنے بڑے بلند و بانگ دعوے کرتی ہے کہ ہم نے ہیلتھ میں اتنی ریفارمز کیں ہیں، یہ میں آپ کو ان علاقوں کا بتا رہا ہوں، اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ آپ نے ہمیں ایک بڑی خوبصورت بلڈنگ پیش کی لیکن جب ہم اسمبلی سے باہر نکلے تو ہمیں موہنجوداڑو کے جو کھنڈرات ہیں، ان کو White wash کر کے دکھایا گیا، اصل میں وہ کھنڈرات ہیں، یہ جتنے بھی دعوے کئے جا رہے ہیں، ہم نے اتنے پچھلے سال خرچ کئے، احمد خان نے بات کی، ہمیں کوئی Actual figures نہیں دیئے گئے کہ ہم نے کس شعبے میں کتنا خرچ کیا ہے، کتنا نہ کر سکے تاکہ ہم ان کا محاسبہ کر سکتے، ان سے کوسچن کر سکیں۔ بس آخری بات میں Irrigation پر آؤں گا، گومل زام کے حوالے سے میں بات کرنا چاہوں گا، جو

ہمارے علاقے میں لوگوں کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے، بس صرف دو منٹ مجھے چاہیئے، پچھلے سال بھی میں چیختا رہا اور میرے بے تحاشہ کو سکیمز ہیں کہ بھئی آپ کا Fund release ہو جاتا ہے، ایڈوائزر صاحب، میں آپ کی توجہ چاہوں گا، یہ بہت ضروری بات ہے، بجٹ پیش کرنا یا اس میں کیا اچھا ہے، کیا برا ہے، یہ بعد کی بحث ہے لیکن جو مسئلہ ہے، وہ یہ ہے کہ آیا جو خرچ ہوئے، کیا وہ لوگوں پہ خرچ ہوا ہے؟ کیا ان اداروں میں خرچ ہوئے، جن کے اندر یہ Allocate ہوا ہے؟ میں آپ کو مثال دوں کہ یہ گومل زام کی مد میں پچھلے سال تقریباً 19 کروڑ روپے Release ہوئے ہیں، ان کو خرچ کیا گیا ہے، بعد میں جب مجھے جواب آیا، میں نے ان سے پوچھا کہ کہاں خرچ ہوئے؟ کیونکہ وہ خرچ نہیں ہوئے تھے، مجھے بتایا گیا، یہ ہم Closure کے دوران اس کو خرچ کریں گے تو Closure گزر چکا ہے، جب نہر بندی ہوتی ہے تو وہ خرچ نہیں ہوئے، میرے بارہا پوچھنے کے باوجود ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہے، آپ بجٹ میں نئی سکیم ضرور رکھیں، آپ Allocations بھی کرتے ہیں، یہ ضرور کریں لیکن آپ کوئی ایسا Mechanism بنائیں کہ یہ جو آپ Allocate کر رہے ہیں، کیا وہ ادھر خرچ ہو بھی رہا ہے یا نہیں؟ کیونکہ دور دراز علاقوں میں جو Monitoring ہے، وہ بہت زیادہ مشکل ہے، وہاں پہ نہیں ہو سکتی، خصوصاً ان علاقوں میں جہاں پہ حالات ٹھیک نہ ہو، ایسے علاقوں میں Ghost project رکھ کر خصوصاً ضم جڈ ڈسٹرکٹ میں Ghost project میں، میں دعوے سے کہہ رہا ہوں، پچھلے بجٹ میں انہوں نے جتنے بھی پروجیکٹس رکھے ہیں، خصوصاً پبلک ہیلتھ کے حوالے سے، ایریگیشن کے حوالے سے، درہ زندہ میں کروڑوں روپے کے انہوں نے پراجیکٹس رکھے، ٹینڈر ہو گئے، کام ہو گئے، میں دعوے سے کہتا ہوں، اگر وہاں پر ایک پتھر بھی لگا ہے تو میں آپ سے آکر معافی مانگوں گا۔ جناب سپیکر، اسی طرح سے میں حکومت کو Appreciate کرنا چاہوں گا (تالیاں) کہ انہوں نے لفٹ کینال کے حوالے سے ایک بہت خطیر رقم مختص کی ہے، یہ اس چیز میں جو ہم ان کو Appreciate کرتے ہیں، ہم وفاق کو بھی کہتے ہیں کہ آپ اپنی Allocation بڑھائیں کیونکہ لفٹ کینال ہمارے پورے صوبے کے لئے، ہماری زراعت کے لئے، ہماری معیشت کے لئے، ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے، اس کے لئے آپ Allocation بڑھائیں، میں صوبائی حکومت سے کہوں گا کہ یہ آپ کا زیادہ فرض بنتا ہے کہ آپ اس کے اوپر آواز اٹھائیں، اس کی نگرانی کریں، کوشش کریں گے کہ جلد از جلد اس پہ کام شروع ہو۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> احسان اللہ صاحب، ٹائم، آپ نے اٹھارہ منٹ لئے ہیں۔

<u>جناب احسان اللہ خان:</u> جناب سپیکر، میں اپنی بات کا اختتام کروں گا، میں اپنی بات کا اختتام کروں گا، ایک بات پر کہ جناب ایڈوائزر صاحب، آپ نے جتنی بھی Allocations کئے ہیں، Kindly اس کو Assure کریں کہ یہ لوگوں پر ہی خرچ ہوں، ہمارے Colleagues اکثر ہمیں یہ گلہ کرتے ہیں کہ آپ کیوں گلہ کر رہے ہیں، یہ Resources تو ڈی آئی خان جا رہے ہیں، میں ان سب کو بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ڈی آئی خان ضرور جا رہے ہیں لیکن ڈی آئی خان نہیں جا رہے، براستہ ڈی آئی خان جا رہے ہیں، اس دن بھی ہم نے یہاں پہ نعرہ لگایا کہ صاف چلی شفاف چلی، ایک نعرہ تھا، پی ٹی آئی کا سلوگن تھا لیکن جو ہم اس میں عمل

دیکھ رہے ہیں، وہ یہ ہے کہ کرپشن سرعام چلی، ہم نے اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا، ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے نوجوان بھی یہ سوچیں کہ ہم جس جماعت کو ووٹ دے رہے ہیں، اس بنیاد پہ کہ یہ کرپشن کے خلاف ہے، ہم ان کا عمل دیکھیں، ان کے نعرے دیکھیں، میں حکومت سے بھی دست بستہ ریکویسٹ کروں گا کہ آپ کا سب سے بڑا مسئلہ کرپشن ہے، اس کو خدارا ختم کریں، شکریہ۔

(تالیاں)

جناب مسند نشین: احسان اللہ صاحب، آپ کا ٹائم پورا ہو گیا، مسٹر شیر علی آفریدی صاحب۔

جناب شیر علی آفریدی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو۔ جناب چیئرمین، چې کله هم Financial year راځی او بجټ راځی نو هغې له د ټولو نه زیات دا زمونږ غریب طبقه چې کومه ده، د مډل کلاس کومه طبقه چې ده، زمونږ سرکاری ملازمین شو، زمونږ Industrialist شو، زمونږ چې کوم ایګریکلچر سره تعلق ساتی، د ټولو نه زیاتې سترګې، د ټولو نه زیات نظر په بجټ باندې د دوئ وی، که مونږ Priorities اوګورو، د فیډرل بجټ، زمونږ خپل پراونشل بجټ یا د پنجاب بجټ سره Comparison اوکړو نو زمونږ بجټ چې کوم دے، زه خپل ګورنمنټ ته وزیراعلیٰ صاحب ته او د هغه کیبنټ ته خراج تحسین پیش کوم چې یو بنګولې بجټ ئے پیش کړو، 2006ء نه 2025ء پورې که مونږ د GDP growth rate اوګورو نو واحد په 22-2021ء کښې زمونږ GDP growth rate 6.20 ته، د خان صاحب په حکومت کښې تلے وو، هغه د Covid نه پس پاکستان په خپلو خپو اودریدو، دا یو غټ Challenge وو، بدقسمتئ نه د دې ملک سره چې کوم زیاتې اوشو، په 2022ء کښې چې کوم Regime change اوشو، هغه ورځ نه د دې ملک تباهی Start شوه، زمونږ GDP growth rate downfall شروع شو، موجوده کرنټ په دې ګورنمنټ کښې که مونږ اوګورو چې کوم ډیپارټمنټ سره زمونږ GDP growth rate peak ته رسیدے شی، هغه ډیپارټمنټ باندې، په بجټ باندې مونږ په فیډرل ګورنمنټ کښې کټ اولګولو، مونږ Priorities که اوګورو، د فیډرل ګورنمنټ د ټولو نه زیات بجټ روډ سیکټرز له ایخودے دے، Two departments, three, service delivery, industries and agriculture، د ایګریکلچر بجټ مونږ کم کړو فیډرل کښې، انډسټریز بجټ مونږ کم کړو Service delivery کښې، هیڅ Out put نشته نو د دې نه دا ثابته کیږی، د Federal government priorities چې د هغوی سره دی، د پبلک غم نشته، هغوی GDP growth rate 2.60 باندې چې کوم کرنټ ولاړ دے نو هغوی په دغه ځائې باندې ولاړ دی، یونیم کال د حکومت ئے اوشو، زمونږ Stock exchange که مونږ اوګورو په نیوز کښې، مونږ Daily ګورو چې زمونږ Stock exchange دومره کراس شو، دومره Index cross شو خو زمونږ GDP چې کوم ده، هغه Downfall روان دے نو ډیره د بدقسمتئ خبره ده، د دې Regime change صرف نقصان ملک سره اوشو، د دې عوامو سره اوشو نو که دا دغسې زمونږ

بجټ پیش کیږی، د IMF چې کوم تیار شوے بجټ دے، دلته کښې ما یو خبره اوکړه چې Industries چې کوم زمونږ بجټ دے، په هغې مونږ کټ اولګولو، د IMF تیار شوے بجټ د وجې، زمونږ په KP کښې 300 plus industries بند شو، دا ډیره Alarming situation دے او دا ډیره د افسوس خبره ده چې زمونږ Industries day by day بندیږی، زمونږ د بجلۍ ریټ دغسې Expensive level باندې روان وی نو آخر به زمونږ Industries کښینی، زمونږ Agriculture زمونږ زمیندارو سره چې کوم فیډرل ګورنمنټ زیاتې اوکړو، کوم پنجاب ګورنمنټ زمونږ دلته کښې Agriculture چې څومره زبردست Output ورکړو، هغه د هغوی په Comparison که مونږ اوګورو نو زمونږ Agriculture department دلته کښې ډیره بهتری ورکړه، زه دلته کښې د وزیر اعلیٰ صاحب دغه یو څیز Appreciate کوم چې هغه زمونږه دا 36 districts چې څومره دی، د دے چې څومره پسماندګی ده، هر یو District development infrastructure ئے ټول اوکتلو، هغې نه بعد هغه بجټ تیار کړو، د هغه ټیم تیار کړو، فنانس والا د هر ډسټرکټ د پسماندګئ مطابق هغه ډسټرکټ له بجټ ورکړے دے، زه Represent کوم پیښور، پیښور زمونږ د ټولو پیښور دے، Capital city ده، هر یو قوم پکښې آباد دے، هر District خلق دلته کښې موجود دی، که پیښور کښې Development کیږی، دا زمونږ د ټولو Development دے، په دې باندې پیښور ښکلې لګی، په دې باندې مونږ ټول ښکلی لګو، څکه چې اسلام آباد ښکلې دے نو ټول پاکستان پرې ښکلې لګی، که پیښور کښې میګا پراجیکټس کیږی، که پیښور کښې Mega developments کیږی نو دا زمونږ د ټولو Developments دی، چې پیښور کښې کوم سکیم کوم پراجیکټ کیږی، د هغې فائده ټولې صوبې ته رسی نو دلته کښې زه د وزیراعلیٰ صاحب دا ډیره شکریه ادا کوم چې زمونږ پیښور کوم Ongoing projects روان وو، زمونږ چې کوم Developments نور کیږی، د پیښور چې کوم د Traffic مسائل وی، کوم د Drainage مسئلې وی، زمونږ کوم Beautification کښې کوم زمونږ Interlinked roads وو، د هغې زه لږ تفصیل دلته کښې پیش کوم۔ صوبائی بجٹ میں پشاور کے لئے آٹھ نئے ترقیاتی منصوبے شامل کئے گئے، جبکہ پہلے سے جاری منصوبوں کے لئے بھی فنڈز جاری کئے گئے، بے ہنگم ٹریفک والے مقامات پر Under passes اور نئے Link سڑکوں کے لئے بھاری فنڈز رکھے گئے، Ring road under passes پر آٹھ ہزار ملین کا تخمینہ لگایا گیا، ابتدائی طور پر تین سو ملین جاری کئے گئے، Northern by pass تک Link road اور Water supply up gradation کے لئے 100، ایک ہزار ملین مختص کیا گیا، تا ہم اس سال کے لئے 100 ملین جاری کئے جائیں گے، Up lift program کے لئے 300 ملین، حیات آباد ڈی فور سیکٹر مکمل کرنے کے لئے 400 ملین رکھے

گئے ، پشاور Beautification Phase-II پر 150 ملین شہر کی بڑی نہروں پر 300 ملین خرچ ہوں گے ، پشاور سے ملحقہ علاقے حسن خیل میں ڈیم کی Feasibility of design کے لئے 50 ملین مختص کئے گئے ، یونیورسٹی روڈ ، رامداس چونگی ، لاہور چوک Under passes کے لئے 50 ملینر کھے گئے ہیں ، ہزار خوانی سے بیرون سرکی Link road feasibility کے لئے 100 ملین رکھے گئے ، Hayatabad Industrial Estate سے Northern by pass link road کے feasibility کے لئے 30 ملین مختص ، Water network street light اور Green space کے لئے 100 ملین ٹوکن منی رکھے گئے ہیں ، کنال روڈ بحالی اور ہزار خوانی برانچ کنال کو رنگ روڈ سے ملانے کے لئے 100 ملین رکھے گئے ، شاہی کٹھہ ڈرین بحالی کے لئے 24 ملین فقیر آباد پل کے لئے 46 ملین جاری کئے جائیں گے ، رنگ روڈ جنوبی Section improvement کے لئے 250 ملین ، WSSP توسیع کے لئے 200 ملین دیئے جائیں گے ، بازاروں کی خوبصورتی کے لئے 43 ملین Warsak road اور Nasir Bagh Section کے لئے 2500 ملین رکھے گئے ہیں ، ٹیوب ویل بحالی Lift Irrigation Scheme اور Solarization کے لئے 201 ملین رکھے گئے ہیں ، دا زمونږ د پیښور Ongoing projects دی ، زمونږ چې Future developments د هغې د پاره دغه بجټ مختص شوے دے ، وزیراعلیٰ صاحب د دې حوالې سره چې پیښور له خصوصی توجه ورکړه ، ډیره شکریه ئې ادا کوم او د هغې نه پس زه د خپل حلقې چې زما حلقه پیښور د ټولو نه پسمانده حلقه ده او د ټولو نه لینډ سره ټولو نه غټه حلقه ده د رقبې په لحاظ سره ، هغې کښې په هیلتھ سیکټر کښې ، ایجوکیشن سیکټر کښې ، کالجز ، سکول اپ گریډیشنز ، واټر سپلائی سکیمز چې هغې کښې وزیراعلیٰ صاحب زمونږ د حلقې پسمانده ګئ ته اوکتل ، هغې کښې ئې سکیمز ورکړل ، په دې بجټ کښې نو زه د هغه هم ډیره شکریه ادا کوم ، آخر کښې به زه یو خبره اوکړم چې مونږه دې اسمبلئ ته د خلقو په ووټ راغلې یو ، د خلقو زمونږ نه ډیر توقعات دی او دې اسمبلئ نه که مونږ بنه قانون سازی اوکړو ، ښه اقدامات اوچت کړو نو د هغې به صوبې ته هم فائده وی او د هغې به عوامو ته هم فائده وی ، دلته کښې چې مونږه څومره پارلیمنټیرین ناست یو که هر یو پارلیمنټیرین د خپل سیټ سره انصاف اوکړو نو ان شاءاللّٰه دا صوبه به هم ښه کیږی ، دا ملک به هم ښه کیږی او ان شاءاللّٰه دا سسټم به هم ټهیک کیږی ، Thank you so much۔

(تالیاں)

<u>جناب مسند نشین</u>: مسٹر افتخار اللہ جان صاحب ، لیٹ ہے ناں ، پھر آپ سارے لوگ چلے جاتے ہیں ، ہاؤس ویسے ہی رہ جاتا ہے ، تھوڑا صبر کریں ، دیتا ہوں۔

جناب افتخاراللہ جان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر، په بجټ باندې بحث روان دے، د ټولو نه مخکښې به زه په دې معزز ایوان کښې عوام دوست او ټیکس فری بجټ پیش کولو باندې د خپل وزیراعلیٰ جناب علی امین گنډا پور صاحب او د هغوی د ټیم شکریه ادا کوم او مبارکباد ورته پیش کوم(تالیاں)د هغې نه پس چې کوم ماته لګی، دوه درې ډیپارټمنټس باندې به زه خپل تاثرات شیئر کړم چې د کوم ډائریکټ ریلیف عوامو ته رسی، د صحت او دا ایجوکیشن په باره کښې چې کوم انقلابی Increase اوشو چې دا تیر شوی کال تقریباً 30 پرسنټ په هغې کښې په دواړو ډیپارټمنټو کښې په بجټ کښېاضافه شوے ده او یو چې کوم د عالم اسلام لیډر جناب عمران احمد خان نیازی د خیبر پختونخوا عوامو ته د صحت کارډ په شکل یو تحفه ورکړے وه، هغه د هغې د پاره په دې بجټ کښې پیسې ایخودل او دا برقرار ساتل، زه د دې ګورنمنټ د خیبر پختونخوا شکریه ادا کومه(تالیاں)د هغې نه پس چې کوم ایجوکیشن ایمرجنسی اولګیده، زه په هغې کښې خپل یو ورکوټې شان Suggestion چې کوم پیش کوم۔ جناب سپیکر، زه وایم چې څنګه خان صاحب د خیبر پختونخوا عوامو ته د صحت کارډ په شکل کښې یو تحفه ورکړے وه، زه دا وایم چې د ایجوکیشن په شکل کښې، د تعلیم په شکل کښې هم یو تعلیمی کارډ چې کوم دے، عوامو ته تحفه کړے شی چې هغه زمونږه ګلالی بچی چې کوم د Financial crisis په وجه باندې خپل تعلیم مخکښې د Financial crisis د وجه پاتې کیږی، د هغې د پاره اقدامات اوکړے شی، زه چې کوم په دې بجټ کښې د امن و امان د پاره کوم Increase شوی دی، تقریباً 27 percent چې دا د دې صوبې په History کښې زما په خیال په First time دومره غټ Increase شوے دے، زه ئے Appreciate کوم، ځکه چې دا صوبه د تیر شوی ډیرو کلونو نه د دهشت ګردئ شکار ده او مختلف زمونږه چې کم د پولیس ډیپارټمنټ ورونړه دی، هغه د دې دهشت ګردئ مخ نیوې کوی، زه د هغې چې کوم Salaries په دې بجټ کښې Increase شوی دی، هغې باندې خپل ګورنمنټ ته خراج تحسین پیش کوم(تالیاں)په آخر کښې زمونږه یو د بلوچستان یو عسکری سینیټر دے چې هغه بار بار دا خبره کوی چې یاره د دې ګند صفائی اوکړے شی، مختلف ټویټونه هغه کوی، زه هغه له د دې معزز ایوان نه د خپل ضلع چارسدے د عوام ډیر زیات مشکور یم چې په 2018ء کښې ئے هم د دې ګند صفائی کړے وه او بیا د PDM په شکل کښې په 2022ء که 13 پارټئ چې کوم دی، رایو ځائې شوی او بیا د چارسدے عوامو زه مشکور یم چې د هغه ټولو پارټو د PDM په شکل کښې بیا د دې ګند صفائی اوکړه او په 2024ء په الیکشن کښې بیا یو ځل د چارسدے ډیر غیرت مند او غیور عوام راپاسیدل او بیا ئے د دې ګند صفائی اوکړه، زه چې کوم دے، د خپلې ضلعے د عوامو په دې باندې خراج تحسین هم ورته پیش کوم او شکریه ئے هم ادا کوم او

دا امید لرم او دا زه دے عسکری سینیټر ته وایم، جناب سپیکر، ان شاءالله و تعالیٰ هغه وخت لرے نه دے چې بیا به د دې عالم اسلام لیډر او مرد مجاهد چې کله هم د جیل نه راا وتو، په ناحق قید کښې بند دے، ان شاءالله تا ته به بیا د دې بلوچستان نه هم سینیټری نه میلاویږی، بلکه دا ګند به مونږ ان شاءالله د پاکستان د زمکې نه هم ختموؤ، ډیر عزت مند شئی او ډیر قدر مند شئی، شکریه۔

<u>جناب مسند نشین</u>: مسٹر محمد ریاض صاحب۔

<u>جناب محمد ریاض</u>: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔رَبِّ اشۡرَحۡ لِي صَدۡرِیوَیَسِّرۡ لِي أَمۡرِي وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّن لِّسَانِي یَفۡقَهُوا قَوۡلِي۔ قَالُوا سُبۡحَانَكَ لَا عِلۡمَ لَنَا إِلَّامَا عَلَّمۡتَنَا إِنَّكَ أَنۡتَ الۡعَلِیمُ الۡحَکِیمُ۔ شکریہ۔ جناب چیئر مین صاحب، وقت دینے کا، سب سے پہلے میں قائد جمعیت کے فرزند مولانا اسعد صاحب کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا، اس کی میں بھرپور مذمت کرتا ہوں اپنے کارکنان کی طرف سے، اگر قائد نے کوئی اشارہ دیا تو ان شاء اللہ پھر حالات کچھ اور ہوں گے۔ جناب چیئرمین صاحب، بجٹ پر آتا ہوں، پہلے دن ہمارے اپوزیشن لیڈر نے، اس کے بعد پارلیمانی لیڈر مولانا لطف الرحمان صاحب نے، عدنان صاحب نے، اسی طرح کنڈی صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ گفت و شنید کی، مولانا صاحب نے اس بجٹ میں ایک چیز جو نکالی ہے، 547 ارب کا جو بجٹ پیش کیا تھا، اس میں مزمل صاحب جو 547 ارب اور بعد میں 500.788 یہ فگرز جو ہیں، اس کی تھوڑی سی وضاحت کی جائے کیونکہ یہ بہت زیادہ ضروری ہے، اس وقت اس کی وضاحت نہیں ہوئی تھی، آپ تقریر کر رہے تھے۔ دوسری بات مرجڈ اضلاع پہ آؤں گا، مرجڈ اضلاع میں جو یہاں پر ٹیبل میں 292.340 ملین اس کا جو دیا گیا ہے، دوسری سائیڈ پہ یہ 17 نمبر پیج پر بجٹ بک میں، پھر یہ دوسری سائیڈ پر 299.6 ارب کا جو ضم اضلاع کے لئے مختص کی گئی، آپ نے بتایا کہ، لیکن صرف 145 ارب روپے وفاق سے ہمیں مل چکے ہیں لیکن یہ ہمیں قابل قبول نہیں ہے، ایک تو یہاں پر 299.6 یہ فگر لکھا ہے، ٹیبل میں 292.340 اس میں تقریباً کوئی سات ارب روپے کا فرق، اس کی وضاحت ہونی چاہیئے کہ اس میں یہ کیوں اس طرح ہے؟ یہ جب آپ کو 145 ارب روپے جو وفاق سے ملیں گے، آپ کو قابل قبول نہیں ہیں، ہمارے ضم شدہ اضلاع کے لئے 299 کی ضرورت ہے، پھر بعد میں دوبارہ یہی بات ہو گی کہ ہمیں کچھ نہیں ملا، ہمیں وفاق سے یہ بجٹ نہیں ملا، یہ میری ریکویسٹ ہے کہ ہمارا یہ کیوں اعتراض ہے؟ اگر یہ 145 میں بنالیا جائے تو ہماری لئے ٹھیک ہے، کیونکہ بعد میں یہ بات نہیں آئے گی، درمیان میں ہم یہ بجٹ، مطلب اتنا ہونا چاہیئے، ہمیں اتنا نہیں ملا ہے، پچھلے تین روز میں مزمل صاحب سے اس کی وضاحت کرانا چاہتا ہوں کہ چار اور آٹھ ارب روپے جو ہے، 39 ارب روپے جو Development بجٹ میں تھے، مرجڈ اضلاع میں، اس میں چار ارب روپے آپ کو نہیں ملے، تقریباً 3.1 ارب یا چار ارب کے قریب جو لیپس ہوئے یا Surrender ہو چکے ہیں، سرپلس بجٹ جو پیش کر رہے ہیں، اس میں میں بذات خود اعتراض نہیں اٹھاؤں گا، ہمارے بڑوں نے اٹھایا ہے، جب یہ آپ Surrender کرتے ہیں، میں اپنے حلقے کرم کے حوالے سے آپ کو بتا دوں، پچھلے Tenure میں تقریباً 100 کلومیٹر کے قریب روڈ ہمارے حلقے کو ملا تھا، 22-2021ء میں اور

2020ء میں، ابھی تک جناب چیئر مین صاحب، وہاں پر پچھلے Tenure میں ایک روپیہ C&W کی مد میں نہیں ملا ہے، اگر یہ چار ارب روپے جو Surrender ہو چکے ہیں، اگر اس میں سے 30 یا 40 کروڑ روپے میرے حلقے کو مل جاتے، کم از کم یہ جو ٹھیکیدار ہے، دورانیہ تین سال کا ہوتا ہے، پھر یہ چھ سال، سات سال کے اوپر جاتا ہے، کیا اس ٹھیکیدار کو Escalation نہیں دو گے؟ کیا یہ ہمارے صوبے کا نقصان نہیں ہے؟ یہ بھی ضروری ہے کہ آنے والے اس بجٹ میں میری ریکویسٹ ہو گی، ہمارے حلقے کی عوام کی یہی سوچ ہے کہ جتنا بھی مطلب کام ہوا ہے، یہ پیسے کوئی کھا چکے ہیں، میرے بارے میں بھی کہتے ہیں، آپ لوگوں کے بارے میں بھی کہتے ہیں، خدارا یہ اس طرح کر لیں کہ جو پراجیکٹس Ongoing scheme ہے، اس کے لئے پوری جو Allocation ہے، وہ دے دی جائے تاکہ بروقت وہ سارا کچھ مکمل ہو سکے، تعلیمی نظام میں Zero percent، صحت کے اس میں شعبے میں Zero percent، میرے کرم میں خاص کر فاٹا میں جو کہتے ہیں کہ 40 ارب روپے خرچ ہو چکے ہیں یا Sorry، 30 ارب روپے مجھے تو پتہ ہی نہیں لگتا کہ کدھر خرچ ہو چکے ہیں؟ جب میرے حلقے میں نہیں ہے، میرے ضلعے میں نہیں ہے، دوسرے اضلاع کے بارے میں جب میں کسی سے پوچھتا ہوں تو کسی کو 10 کروڑ روپے، کسی کو 15 کروڑ روپے ریلیز ملے ہیں، مطلب یہ کدھر گئے ہیں؟ اس کے علاوہ یہ تجویز دینا چاہتا ہوں، مزمل صاحب یہ جو کہتے ہیں کہ یہ Surrender ہو چکے ہیں، یہ لیپس ہو چکے ہیں، میرے خیال میں پیڈو میں اس طرح کا کوئی ایک اکاؤنٹ ہے، صوبائی حکومت اسمبلی ایکٹ کے ذریعے ایک Fund create کرے تاکہ ریلیز کا، ریلیز رقم اس فنڈ کے ذریعے خرچ ہو جو لیپس یا Surrender ہونے سے بچ جائے، مزمل صاحب، یہ بہت زیادہ ضروری ہے کہ ہمارے مرجڈ اضلاع کے ساتھ یہ انصاف ہو جائے، یہ فنڈ جو کہ اس کے لئے وہ کر دیا جائے تاکہ ہمارا فنڈ وہ اگر وفاق سے ہو، اگر اس صوبے سے ہو تو وہ لیپس نہ ہو جائے، وہ Lapsable نہ ہو تاکہ بعد میں بھی اس کو ہم خرچ کر سکیں، ابھی جو چار ارب روپے ہمارے مرجڈ اضلاع سے گئے ہیں، یہ دوبارہ اگر اس طرح ہو جائے تو پھر Surrender نہیں ہوں گے، یہ میری ریکویسٹ ہے، یہ نئی سکیم جو ہے، اس طرح نہیں کہ صرف وہ بات کروں گا جو ہمارے خاص کر کے DHQ Sadda جو اس کو ٹائپ سی سے ٹائپ بی پر لے کر گئے، اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں، جس نے بھی کی ہو، چیف سیکرٹری نے کی ہو، وہ وہاں پر آیا تھا، اس نے وعدہ کیا یا سی ایم صاحب نے کی ہو، میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اس کے علاوہ جتنے بھی BHUs ہیں، CHUs ہیں، وہ وہاں پر Non، ابھی تک وہ Functional نہیں ہیں، اس کے لئے بھی کچھ کرنا چاہیئے، کچھ تھوڑا بہت کام اس میں باقی ہو گا، اس کے علاوہ ریکویسٹ ایک اور بھی ہے، پچھلے Tenure میں مجھے تقریباً دو نئے سکول دیئے گئے تھے، اس کے علاوہ پرائمری سے مڈل تین Up gradation کے لئے، مڈل سے ہائی اور ہائی سے ہائر سیکنڈری، دو دو، تین تین دیئے گئے تھے، 2021ء میں وہ مجھے دیئے گئے تھے، ابھی تک ان کا کوئی اتہ پتہ نہیں ہے، میں پرانی سکیم مانگتا ہوں، نئی سکیم نہیں، وہ بھی اس میں Add کیا جائے تاکہ وہ جو پرانی سکیم ہے، اس کو ابھی تک خاموش رکھا گیا ہے، یہ آپ سے ریکویسٹ ہے کہ اس کا کچھ کر دیا جائے، اس کے علاوہ ہمارا اسنٹرل کرم بہت بڑا پسماندہ ہے، وہاں تین Sub division ہے، اپر کرم،

لوئر کرم، سنٹرل کرم، سنٹرل کرم دہشت گردی کی لپیٹ میں بھی ہے، ویسے تو سارا کرم دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے، شیعہ سنی کے فسادات بھی ہیں لیکن وہ لوگ جو اپر کرم اور لوئر کرم سے بھی بہت نیچے ہیں، میرا یہ آپ سے مطالبہ ہے، میرے کولیگ کی طرح جو کرم سے اس کا تعلق ہے، اب (ن) لیگ میں شامل ہے، اس طرح میں بھی کہتا ہوں، میرے حلقے میں جس کے Through آپ کام کرنا چاہتے ہیں، خاص کر سنٹرل کرم میں، اس کو کم از کم ہمارے کرم کی دو تحصیلوں کے، دو Sub division کے برابر ہونا چاہیئے، اس کے پیچھے جو وہ نئی سکیمیں جو اس کو خاص کر کے اس میں Add کیا جائے، اس کے ساتھ ساتھ تقریباً کے پی ریسٹ ہاؤس سے 20 کلومیٹر کا روڈ سداڈو گر ورلڈ بینک کی وہ اس میں نہیں ہے۔ جناب چیئرمین صاحب، آپ سے اور مزمل صاحب، جو ادھر بیٹھا ہے، اس کو اس ADP میں شامل کیا جائے، کیونکہ وہ ویسے تقریباً 2022ء میں یہ Approved ہو چکا ہے، صرف آپ کو شامل کرنا پڑے گا، جب آپ شامل کرو گے تو اس کی اوپر کام آجائے گا، مطلب شروع ہو جائے گا، ٹینڈر ہو جائے گا، ویسے تو کوئی اس کو نکال ہی نہیں سکتا، کیونکہ وہ ورلڈ بینک سے ہے، اس کے ساتھ ساتھ پبلک ہیلتھ کی ایک سکیم ہے سدہ، یہ Area water supplies کا سکیم وہ تقریباً کے پی ریسٹ ہاؤس سے ہے، اس کو بھی اس میں ایڈ کیا جائے تاکہ ہم اس سے کچھ ہمارے لوگوں کا وہ تھوڑا بہت ہو جائے، اس کے علاوہ وہاں پر جب چیف سیکرٹری ادھر آیا تھا، وہاں پر آروازہ ٹوکوٹ میران ایک روڈ ہے، تقریباً 15 کلومیٹر کا، اس نے وعدہ کیا تھا کہ میں اس کو ڈلوادوں گا، یہاں پر منزل واحد ایک ذریعہ ہے، ہمارے اس خیبر پختونخوا کا بلکہ اس سارے پاکستان کا جو قرضوں سے یہ نجات دلا سکے، ہمارے درمیان یہ روڈ، درمیان والا جو حصہ ہے، صرف یہ باقی ہے آگے اور پیچھے والا جو روڈ وہ پکا ہے، بہترین ہے، یہ 15 کلومیٹر جو رہ جاتا ہے، کیونکہ یہ منزل کا جو وہ پھر آسانی سے وہاں سے نکلے گا، یہ آپ سے ریکویسٹ ہیں، یہ پرانی سکیموں کا جو اس کی Allocation ہے، وہ بہت زیادہ ضروری ہے کیونکہ لوگ بہت شکوے اور گلے کرتے ہیں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جناب والا۔

جناب محمد ریاض: چلو وائنڈاپ کرتا ہوں اور بھی زیادہ باتیں ہیں (تالیاں) لیکن چلو بس میری طبیعت بھی ٹھیک نہیں، آپ کی وہ بات مان لیتا ہوں، شکریہ۔

جناب مسند نشین: اچھا، مس شہلا بانو صاحبہ۔

جناب خالد خان: چیئرمین صاحب میرا۔۔۔۔

جناب مسند نشین: خالد خان صاحب، اس کے بعد آپ لیں گے ان شاء اللہ۔

محترمہ شہلا بانو: مائیک On کریں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: مائیک On کریں، اپنی پوزیشن پر چلی جائیں، میرے خیال میں آپ غلط کھڑی ہیں۔

محترمہ شہلا بانو: شکریہ چیئرمین صاحب۔ یہ پی ٹی آئی کا بارہواں بجٹ ہے، یہ پختونخوا کا مطلب پی ٹی آئی کا یہ جو دور چل رہا ہے، ہمیشہ کی طرح یہ بجٹ ایک کاغذی ثابت ہوتا ہے، کاغذوں پر یہ نظر آتا ہے، زمین پر یہ کبھی نظر نہیں آیا، یہ بجٹ جاتا کہاں ہے، یہ بھی ایک معمہ ہے جو ہماری سمجھ سے بالاتر ہے، یہ بجٹ کہاں

جاتا ہے؟ ہر نظام، ہر ڈیپارٹمنٹ بگڑا ہوا ہے، یہ بجٹ کدھر لگ رہا ہے، کہاں جارہا ہے؟ بے روزگاری میں پختونخوا پہلے نمبر پر ہے، سر فہرست ہے، ہر صوبے کے مقابلے میں پہلے نمبر پر ہے، عوامی مسائل سے توجہ ہٹا کر ہمیشہ ڈرامہ بازی کی گئی، عمران خان کی رہائی سے میں جو سمجھتی ہوں، اس صوبے کو زیادہ ضرورت صوبے سے کرپشن ختم کرنے کی ہے، صوبے کی جو تعلیمی نظام ہے، صحت کا نظام، اس کو بہتر کرنے کی، اگر عمران خان کو آپ رہا بھی کرالیتے ہیں تو کیا آپ کرپشن ختم کرلیں گے؟ تعلیم اور صحت کی جو بربادی ہے، اس کو ٹھیک کرلیں گے؟ کرپشن ختم ہو جائے گی؟ چالیس ارب کی کرپشن کوہستان سے آپ کی نکلی ہے، وہاں پہ پکڑی گئی ہے، اس سے زیادہ کیا صوبے کی بدقسمتی ہوگی، کرپشن میں ڈوبا ہوا ہے، بال بال اس صوبے کا ڈوبا ہوا ہے، 12 سالوں میں صوبے کو 15 سو ارب کا قرضدار بنا دیا گیا ہے، عوام کی زندگیاں بد سے بدتر ہوتی جارہی ہیں، اس کی جو مالی بحران ہے، اس کو ٹھیک کرنے کے لئے انہوں نے جو جامعات کی زمینیں ہیں، ہماری تعلیمی اداروں کی زمینوں کو بیچا گیا ہے، یہ بیچنے کا یہ بھی ایک پلان ہے کہ بیچا جائے، آپ اپنے مالی بحران کو Cover کرسکیں، مسائل سے دوچار صوبے کے جو وسائل ہیں، ان کو بڑے بے دردی سے جلسوں جلوسوں پر لٹا دیا گیا، اگر بجٹ کو دیکھوں تو اس سال 2.76 ارب، 19 فیصد بجٹ صحت کا زیادہ رکھا گیا ہے۔ جناب چیئرمین، صحت کارڈ پلس کا بجٹ 33 سے بڑھا کر 33 ارب کر دیا گیا ہے لیکن اس کارڈ میں بہت بے ضابطگیاں ہیں، بہت زیادہ اس میں کرپشن ہے، اس میں من پسند لوگوں کو نوازا جاتا ہے، ہسپتال سے سب سفارشی لوگوں کو اس کارڈ سے سہولتیں ملتی ہیں، باقی لوگوں کا تو برا حال ہے، ان کو اس کی Access ہی نہیں ہے، معمولی علاج پر لوگوں کے لاکھوں روپے کارڈ سے چلے جاتے ہیں، اس پہ کوئی Check and balance نہیں ہے، بنیادی صحت کے جو مراکز ہیں، مفت ادویات، طبی سہولیات کی فراہمی کے لئے، ان کے لئے 12 سو ملین روپے مختص کئے گئے ہیں لیکن کسی بھی RHC اور BHU میں مفت ادویات نہیں ملتیں، حالانکہ ایک چھوٹی سے Tablet بھی فری میں نہیں ملتی ہے، اس پہ بھی کوئی Check and balance نہیں ہے، ان کے یہ جو چھوٹے سہولیات ہیں، BHU اور RHC ان میں نہ ڈاکٹرز ہیں، نہ یہ Infrastructure پوری طرح ٹھیک ہے، اس میں بھی کچھ نہیں ہے، اس کے علاوہ تمام ذیلی ہسپتالوں کے لئے جو کروڑوں کے فنڈز دیئے جاتے ہیں، مریضوں کی سہولت کے لئے، وہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ کہاں جاتے ہیں، کیونکہ ہزارہ کے سارے اضلاع سے صرف ایوب میڈیکل کمپلیکس پہ بوجھ پڑا ہوا ہے، سارے لوگ وہاں پہ Referral rate بہت زیادہ ہے، وہاں پہ بھیجے جاتے ہیں، کیونکہ یہ ڈسٹرکٹ ہاسپیٹلز ہیں، یہ یونٹس ہیں، BHU یا RHC ان میں کوئی Facility نہیں ہے، لوگوں کو ایبٹ آباد بھیجا جاتا ہے، اس طرح پشاور میں، جتنے بھی اضلاع ہیں، پشاور میں لوگوں کو بھیجا جاتا ہے جو کہ بہت زیادہ Burden hospital میں، ابھی پچھلے دنوں ایوب میڈکل کمپلیکس کا میں نے وزٹ کیا تو یہ دیکھ کر بہت حیرانی ہوئی کہ ہزارہ کے سب سے بڑا جو صحت کا ادارہ ہے، اس کا برن یونٹ ہی غیر فعال ہے، وہاں پہ 16 بیڈز پڑے تھے، ان کو 50 بیڈز چاہیئے، جو برن کے مریض ہوتے ہیں، وہ جو پلاسٹک سرجری ان کے لئے بیڈز ہی نہیں ہیں، سہولیات ہی نہیں ہیں، اس کے علاوہ Vaccines نہیں ہیں، Available

hospitals میں، ایوب میڈیکل کمپلیکس سمیت یہ تو Vaccines وہاں پہ Available نہیں ہیں، یہ جو سب تباہی جو ہیلتھ کے نظام میں لائی گئی ہے، کیونکہ عمران خان صاحب ہمیشہ موروثی خاندانی سیاست کو بہت ہی برا بھلا کہتے تھے لیکن اپنے کزن نوشیروان برکی کے حوالے سے کے پی کا سارا ہیلتھ سسٹم برباد کر دیا، انہوں نے نوشیروان برکی نے یہاں پہ MTI Act لگا کر یہاں پہ کرپشن کا بازار گرم کر دیا، نہ کوئی Accountability ہو سکتی ہے، نہ کوئی کسی سے کچھ پوچھ کر سکتا ہے، اس کو یہ بھی کہہ دیا گیا ہے کہ نوشیروان برکی جو کہیں، ان کو کوئی روکے ٹوکے نہیں، جیسے وہ چاہیئے مرضی مداخلت کریں، جس طرح وہ چاہیں، اس کو چلائیں، اس کے علاوہ بھی یہ جو بجٹ دیا گیا ہے، C&W کے لئے 70 فیصد زیادہ کر دیا گیا، روڈوں کے حالات دیکھیں، کیا ہو رہا ہے، کرپشن جس محکمے میں ہو رہی ہے، اس کو بھی دیکھیں، اس پر بھی کوئی Check and balance نہیں ہے، Environment کے لئے نو کروڑ رکھے گئے ہیں، Climate change جو آج کا سب سے بڑا ایشو ہے، خیبر پختونخوا بھی اس سے Affect ہو رہا ہے، اس میں گلیات سے درخت کاٹے جا رہے ہیں لیکن اس کا بھی کوئی Action نہیں ہے، کوئی Awareness campaign نہیں ہو رہی کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ Climate change ہے کیا؟ اس کا بجٹ بھی نو کروڑ رکھا ہے جو کہ کم ہے، اس کو اتنا رکھنا چاہیئے تھا، کم از کم کہ آپ Counter کر سکتے، پھر ٹورازم کی بات کریں تو جب فیڈرل میں عمران خان کی حکومت تھی تو وہ ہی کہتے تھے کہ ٹورازم ایک Revenue generation کا ایک منصوبہ ہے لیکن انہوں نے چار سال فیڈرل گورنمنٹ میں گزارے، کوئی اس میں نہ تو کوئی کام ہوا ہے، روڈز پر کام نہیں ہوا، وہاں پہ جو ہوٹلز کا سیوریج سسٹم ہے، وہ جھیلوں اور دریاؤں میں پھینکا جا رہا ہے، وہ پانی جس سے آبی حیات ختم ہو رہی ہے، کوئی سیاحوں کے لئے سہولت وہاں پر پیدا نہیں کی گئی، اگر کسی کی طبیعت خراب ہوتی ہے تو مانسہرہ یا ایبٹ آباد ایوب میڈیکل کمپلیکس لایا جاتا ہے، وہاں پر کوئی سہولت نہیں ہے اور جو ہوٹل کے مالکان ہیں، ان کو کھلا چھوڑ دیا گیا ہے (تالیاں) ان کو کھلا چھوڑ دیا، جیسے ہی وہ Exploit کریں، سیاحوں کو چاہے وہ پچاس ہزار ایک رات کا لیں، ایک لاکھ رات کا لیں تو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، کوئی Accountability نہیں ہے، یہ بھی بہت ہی لمحہ فکریہ ہے، میں آپ کی آخر میں یہ بات Appreciate بھی کروں گی کہ آپ نے جو پولیس کے لئے اس بجٹ میں تھوڑا سا پنجاب کو Follow کیا ہے، آپ نے یہ چیزیں کیں ہیں تو میں آپ سے یہ بھی چاہوں گی کہ خدارا کے پی کو ترقی کے منصوبے دیں، کرپشن کے منصوبے نہ دیں، اس میں اگر آپ نے پولیس کی تنخواہ میں پنجاب کو Follow کیا ہے تو کم از کم باقی ترقی کے منصوبوں میں بھی پنجاب کو Follow کریں، اپنے 13 سال دیکھیں اور ڈیڑھ سال پنجاب کا دیکھیں، پنجاب کدھر سے کدھر اور آپ کدھر کھڑے ہیں، ابھی تک آپ کدھر ہیں، یہ ہمیشہ عمران خان کہتے تھے کہ قومیں موٹرویز سے نہیں بنتی، یہ وہی موٹرویز ہیں جو ہمارے جنگی حالات میں، ایمرجنسی میں ہمارے Runways بھی بن جاتے ہیں، ہماری ائیر فورس کے لئے اور یہی موٹرویز ہیں، جن سے آپ آرام سکون سے کرینیں لے کر جاتے ہیں، ٹریکٹرز لے کر جاتے ہیں، حملے کرتے ہیں، کبھی اسلام آباد پر، کبھی لاہور پر، آرام و سکون سے موٹرویز سے جاتے ہیں، آپ جی ٹی روڈ سے

جاتے تو آپ کو پتہ چل جاتا، یہ میں آخر میں بات کرنا چاہوں گی کہ میں اپنی افواج پاکستان کو، ائیر فورس کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہوں، جس نے انڈیا کو عبرت ناک شکست دی، اپنے قائد نواز شریف کو بھی خراج تحسین پیش کرتی ہوں، ایٹمی پروگرام دینے کے لئے اور جے ایف 17 تھنڈر طیارے دینے کے لئے کہ جنہوں نے بھارت کے طیاروں کو نیست و نابود کیا، میں اپنے قائد کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں، خدارا صوبے کے لئے کام کریں، تعلیم دیں، صحت دیں، پانی دیں، یہ فضول کے ڈراموں میں نہ پڑیں، عوام کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہے، آپ حملے کریں، چڑھائی کریں، عوام کو ریلیف چاہیئے، بہت شکریہ۔

(تالیاں)

جناب مسند نشین: اچھا یہ جو، اب چونکہ کافی سارے سوالات اور تجاویز سامنے آئی ہیں، ایڈوائزر صاحب بات کریں گے، اس کے بعد آپ، علی شاہ صاحب اور رنگیز صاحب کو بھی موقع دیا جائے گا (شور) تینوں کو موقع دیا جائے گا ناں، آپ کے نام لکھے ہوئے ہیں۔

جناب مزمل اسلم (مشیر خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ السّلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُه۔ سر، میں آپ کی بات، میں نے اتنی ساری یہ کتابیں دیکھیں ہیں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ان کے اوپر کافی سارا لوڈ پڑا ہے۔

ایک رکن: جناب سپیکر،۔۔۔۔

مشیر خزانہ: یہ جوابات دینا بڑے ضروری ہیں، آپ بیٹھیں، اس کے بعد دیں گے ناں، آپ کو بھی جواب دے دوں گا، دے دوں گا جواب، آپ ذرا دیکھیں، سکون سے سنیں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: سر، آپ رہنے دیں، بس ٹھیک ہے، اس کو موقع دے دیتے ہیں، پھر آپ کر لیں سر، چلو آ جائیں، انور زیب صاحب، جی خالد خان صاحب۔

(تالیاں)

جناب خالد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، 26-2025ء کا ہم بجٹ پیش کر رہے ہیں، میرے خیال میں یہ صوبے کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ ایک عوامی، فلاحی اور ٹیکس فری بجٹ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اگر ہم دیکھ لیں تو اس بجٹ میں ہر ضلعے کو مد نظر رکھ کر Multi-sectorial میں Accelerated development plan رکھا گیا ہے جو ان ضلعوں کی محرومیوں کو ختم کرے گا، اگر ہم دیکھ لیں تو سب سے زیادہ بجٹ وہ Education department کے لئے رکھا گیا ہے، Elementary & Secondary Education کے لئے جو 363 billion ہے، اس بجٹ میں Missing facilities کو کم کرنے کے لئے میں نے Infrastructure کو بہتر بنانے کے لئے PTC کے ذریعے ٹیچرز کو، جس جگہ ٹیچرز کم ہوں، ان کو ہائر کرنے کے لئے پیسے مختص کئے گئے ہیں، اس بجٹ میں 150 سکولز جن کو Rented building میں یہ شروع کرنا چاہتے ہیں لیکن اس میں میری ایک Submission ہو گی کہ Rented building میں سکول شروع کرنے سے اس میں Conditional ہونا چاہیئے، رورلز اور اربن۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: سر، آپ لوگوں نے کو تسچن کیا ہے، اگر آپ سن لیں، واپس آپ کو ایڈوائزر صاحب جواب دیں گے، بیٹھ جائیں۔

جناب خالد خان: اس میں اربن اور، جناب سپیکر صاحب، بجٹ میں 150 سکولز کو Update کرنے کے لئے انہوں نے ADP میں ڈالا ہے، میری اس میں ایک Submission ہو گی کہ اس کو Conditionalise کرا دیں، اربن میں جو آپ کو Rented building پر جگہ مل سکتی ہے لیکن ادھر آپ کو Free of cost Land نہیں مل سکتی ہے، ادھر Rural میں آپ کو Rented building میں جگہ نہیں مل سکتی تو ادھر Free of cost آپ کو Land مل سکتی ہے، اس طرح اگر ہم ڈگری کالجز کی بات کریں، اس میں جو Higher education ہے، اس کو بھی اس ADP میں 30 ongoing جو Rented building میں شروع کروانا چاہتے ہیں، 10 کو انہوں نے اور بھی ADP میں Restricted کرایا جو اس کو Rented building میں یہ شروع کرنا چاہتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اگر ہم ADP کی Book اٹھا کر دیکھیں تو تقریباً آپ کو 10 سال میں ایسے ڈگری کالج بہت کم ملیں گے جو اس Tenure میں کمپلیٹ ہو چکے ہیں، میری ان سے یہ ریکویسٹ بھی ہو گی کہ جو PC-I revised پر آرہے ہیں، P&D department میں بھی آرہے ہیں، اور ڈیپارٹمنٹ میں بھی آرہے ہیں، ان کی Revision کے لئے یا وہ Approved کروا دیں، Escalation کے لئے بھی وہ Approved کروانا چاہتے ہیں، یہ سارا جو نقصان ہے، جب اس کی Estimated cost بڑھ گئی تو اس کے ریٹ ڈبل ہوں گے، نقصان صوبے کو اٹھانا پڑے گا، اس میں میری یہ ریکویسٹ بھی ہے کہ Already ہم سرپلس پر جا رہے ہیں، 157 billion ہمارا سرپلس بجٹ ہے، Five billion ہم نے سکول سے جو باہر بچے ہیں، جن کو ہم نے Five billion مختص کئے ہیں، اس طرح اگر ہم جو Rented building میں کالج بنوانا چاہتے ہیں یا سکول بنوانا چاہتے ہیں، جب ان کو ہم اکٹھا کریں، میرے خیال میں اس سے ہمارے سکول بھی بن سکتے ہیں، اس میں ہمارے Rented college کے بجائے Construction college بھی بن سکتے ہیں، Already ADP میں پانچ کالجز کی Construction تو وہ Reflect ہوئی، جب ہم اس کی Estimated cost دیکھیں تو 3.5 billion ان کے لئے رکھے گئے ہیں، اگر اس کو ہم نے Seriously نہیں لیا، اگر ہم پچھلے Tenure کی بات کریں، جب 2018ء میں محمود خان کی گورنمنٹ بنی تو اس دن بھی انہوں نے Rented school بنوانے کے لئے ADP میں ایک سکیم Reflect کیا، دو سال تک وہ سکیم چلی لیکن پھر اس کے بعد انہوں نے ADP سے ڈارپ کر دیا، پھر انہوں نے اور سکیمیں ڈالیں، ابھی جو سکیمیں ڈالی گئی ہیں، جو Ongoing سکیمیں ہیں، جو Establishment کی سکیمیں ہیں، جو Up gradation کی سکیمیں ہیں، میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ وہ اس CRS (Central record system) میں انہیں ڈالیں، Reduce scope میں انہوں نے ابھی تک وہ سکیمیں ڈالی ہیں، اگر ان کو بھی ہم Continuous کر لیں، میرے خیال سے جو دن

یہ دن ہماری جو آبادی بڑھ رہی ہے، اگر ان کو ہم دیکھ لیں تو ہمارے لئے Best option ہوگا جو Construction of school & colleges ہوں گے، اگر ان پیسوں کو ہم ملا کر جو سرپلس ADP ہے یا جو ہمارے Rented پر جو پیسے چلتے ہیں، اگر ان کو ہم ملائیں، میرے خیال سے ان سے سکول اور کالجز بنیں گے، میری ایڈوائزر صاحب سے یہ بھی ایک ریکویسٹ تھی کہ جب پچھلے Tenure میں ہماری ADPs کی ابھی جو Already ADPs میں Reflect ہوئی، اگر ہم Public health کو دیکھ لیں، اگر ہم C&W کو دیکھ لیں، اگر ہم Irrigation ADPs کو دیکھ لیں تو Region wise ان کی ایک Umbrella scheme ہر سیکٹر میں ڈالی گئی ہے، جب ہم پچھلے Tenure کو دیکھ لیں تو ایسی سکیمیں پچھلے Tenure میں بھی تھیں، جن کی آج بھی Through forward liabilities بہت زیادہ ہیں، ابھی بھی وہ Due for completion وہ سکیمیں کمپلیٹ نہیں ہو رہی ہیں، اس کے علاوہ جتنی بھی سکیمیں تھیں، انہوں نے RDI(Research development initiative) میں ڈالی، ابھی جو سکیمیں RDI میں شروع ہو چکی ہیں، اس ٹائم 2017ء کی سکیمیں اور آج کے ریٹ میں زمین اور آسمان کا فرق ہے، Contractor ان سکیموں کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں، کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس کی Revision ہونی چاہیئے، ہم آج کل جو KPRA کے لئے Rates ہیں، ان پر ہماری سکیمیں ہونی چاہیئے، میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ جو پرانی سکیمیں ہیں، جو ADPs میں Reflect ہوئی ہیں، جتنی بھی سکیمیں ہیں، ان کے لئے Allocation زیادہ ہونی چاہیئے، وہ سکیمیں کمپلیٹ ہوں، لوگوں کو تکلیف نہ ہو، لوگوں کے جو مسائل ہیں، وہ ختم ہوں، اس کے ساتھ اس بجٹ میں پولیس کے لئے جو ان کا جو بجٹ Increase کیا گیا، ان کی جو Salary ہے، جو پنجاب پولیس کے برابر، سی ایم صاحب نے اعلان کیا ہے، یہ خوش آئند بات ہے، کیونکہ ہماری پولیس Front line state پر لڑتی بھی ہے، انہوں نے شہادتیں بھی اٹھائی ہیں، انہوں نے صوبے کے لئے قربانی بھی دی ہیں، ہم ان شاء اللہ امید کرتے ہیں کہ جیسے سی ایم صاحب نے اعلان کیا تو اسی اعلان کے مطابق ان شاء اللہ ان کو Salary بھی ملے گی، ان کو جو، جن کے لئے Increase ہو چکی ہے کہ بھئی ان کو جو Facilities دینی ہیں، Bullet proof jackets کی صورت میں یا Bullet proof گاڑیوں کی صورت میں یا جدید اسلحہ کی صورت میں ان کو لیس کرنا، ان شاء اللہ ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ ان سے وہ مستفید بھی ہوں گے، اس صوبے کو فائدہ بھی ہوگا۔ سر، اس کے ساتھ میں ہیلتھ کی بات کر لوں گا، ہیلتھ میں اس دفعہ ایک سکیم جو Reflect ہوئی ہے، دو سو BHUs تھے تو BHUs کو ہم نے Strengthen بنانا ہے، میں اس کو Appreciate اس لئے کرتا ہوں کہ Basic ہم جب جاتے ہیں، ہم پہلے جب، کیونکہ ہر علاقے میں DHQ ان سے دور ہوتے ہیں تو پہلے ہماری ہر یونین کونسل میں BHUs موجود ہیں، پہلے سے ہوتے ہیں، ان کو 24/7 ان میں سروس دینا، ان کی Renovation کرانا، ان ڈاکٹروں کی کمی کو کم کروانا، ان میں وہ سہولیات دینا جو Need basis پر ہوتی ہے، ہم اس کو Appreciate بھی کرتے ہیں، ان شاء اللہ یقین کرتے ہیں کہ یہ بجٹ پاس ہونے کے بعد اس پر عمل دخل شروع ہوگا، میں آخر میں یہ بجلی کی بات کر لوں گا، کیونکہ ہمارا جو صوبہ ہے،

تقریباً یہ 70ہزار، Sorry Seven thousand mega watt بجلی یہ پیدا کرتا ہے، ہمارے صوبے کی جو Consumption ہے، 2600 mega wattہے، اگر ہم دیکھ لیں تو ہمارے آج کل دیہات کے جو فیڈر ہیں، تقریباً اس پر، ہر فیڈر پر بیس(20) بیس(20) گھنٹے لوڈشیڈنگ کروا رہے ہیں، جب سب ڈویژن سے یا ڈویژن سے کوئی ایس ڈی او، کوئی ایکسیئن Relief کے لئے کوئی لیٹر بھیجتا ہے کہ بھئی آپ جائیں، اس کو اس لوڈشیڈنگ میں Relief دیں، جب واپڈا ہاؤس آتے ہیں تو پہلے AC انکار کرتا ہے، پھر Chief Executive جو فرعون بنا ہوا بیٹھا ہے، وہ تو بالکل ایک، یہ نہیں کہتا کہ بھئی، وہ کہتا ہے کہ ہم نے ایک فارمولا بنایا ہے، ہم Losses and recovery پر انہوں نے کچھ فارمولا بنایا ہے کہ ہم اس پر، اس کو دیکھ کر پھر لوڈشیڈنگ میں کمی بھی کریں گے، لوڈشیڈنگ کو اس کے مطابق ہم کرتے ہیں، پہلے جو فارمولا جس پر یہ لوڈشیڈنگ کم کرنا اور زیادہ کرنا، انہوں نے یہ بنایا تھا، یہ ہر مہینے اس کو Revise کرتے تھے، اب یہ چھ چھ مہینے بعد اس کو Revise کروا رہے ہیں، میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ اس بجٹ سیشن کے دوران Chief Executive کو صبح کے ٹائم پر بلا کر ان سے یہ بات کروالیں، کیونکہ یہ ہر ایم پی اے کا مسئلہ ہے، کیونکہ آج کل جتنے بھی احتجاج ہوتے ہیں، لوڈشیڈنگ کے خلاف ہوتے ہیں، وہ Direct نہ گرڈ جاتے ہیں، نہ واپڈا ہاؤس جاتے ہیں لیکن ایم پی اے کے حجرے کے باہر بیٹھتے ہیں، اس کے خلاف احتجاج کرتے ہیں، میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ ان کو بلا کر اس بجٹ سیشن سے پہلے صبح کے ٹائم پر ان سے یہ بات کرلیں کہ ہر فیڈر پر کم از کم دو دو گھنٹے Relief ہونا چاہیئے، کیونکہ یہ لوڈشیڈنگ کا اور گرمی کا جو موسم ہے، لوگوں کی مشکلات میں آسانی ہو، تھینک یو۔

<u>جناب رنگیز احمد (معاون خصوصی ٹرانسپورٹ)</u>: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: یہ مزمل صاحب کرلیں، پھر آپ کرلیں ناں، اس کے بعد آپ کو۔

<u>مشیر خزانہ</u>: سر، دو دو منٹ کرنے دیں، میں پھر کل کرلوں گا، میں آج نہیں کرسکتا۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: کرلیں ناں، پھر منسٹر صاحب، آپ کرلیں، آپ تو خود منسٹر ہیں ناں، اس کو موقع دیں، پھر آپ بات کرلیں، مزمل صاحب کو۔

<u>معاون خصوصی ٹرانسپورٹ</u>: اجازت ہے، تھینک یو۔۔بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین صاحب، سب سے پہلے میں ایڈوائزر فنانس مزمل صاحب کو اس بجٹ سیشن میں پہلی بار آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں، معذرت کرتا ہوں کہ آپ کا نمبر دو دفعہ ہم نے لے لیا، ہم معذرت خواہیں، میں مختصر سی بات کروں گا، زیادہ ٹائم نہیں لوں گا ان شاء اللہ۔ جناب چیئرمین صاحب، صوبے کی تاریخ کا یہ پہلا بجٹ ہے جو دو ہزار ارب روپے سے زیادہ بجٹ ہے، 157 ارب روپے سرپلس بجٹ ہے، جب حکومت آئی، گورنمنٹ کے پاس ایک مہینے کی تنخواہ کے پیسے بھی نہیں تھے، بہترین مالی نظم وضبط کے نتیجے میں ایک سال کے قلیل عرصے میں صوبے کو مالیاتی طور پر اپنے پاؤں پر کھڑا کیا، سرپلس بجٹ دے دیا، میں اپنے وزیر اعلیٰ علی امین خان گنڈاپور کو، منسٹر فنانس اور تمام صوبائی ٹیم کو مبارکباد دیتا ہوں، جتنے بھی ایجوکیشن کے بجٹ میں، پولیس کے بجٹ میں، ہیلتھ کے بجٹ میں جو اضافہ ہوا ہے، خصوصاً جو عمران خان کے

ویژن کے مطابق جو ہمیشہ کہتے تھے کہ غریب آدمی پر خرچ کرو، جو اضافہ سوشل سیکٹر میں ہوا ہے، وہ تاریخی ہے، 135 percent کا اضافہ سوشل ویلفیئر کے بجٹ میں ہوا ہے، جس سے حقیقی معنوں میں غریب آدمی کو Relief ملے گا، یتیموں کو، بیواؤں کو، سپیشل پرسن کو اور زکواۃ کی مد میں بھی ان شاء اللہ غریبوں کو زیادہ Relief ملے گا، جو دوسرے غریب لوگ ہیں، جہیز کے فنڈ میں بھی ان شاء اللہ زیادہ Relief ملے گا، یہ ایک تاریخی بجٹ ہے کہ سوشل سیکٹر میں 135 فیصد کا تاریخی اضافہ ہوا ہے، یہ صحیح معنوں میں عمران خان کا ویژن تھا۔ جناب چیئرمین صاحب، ہمارے دوستوں نے کچھ باتیں کیں، میرے پاس چونکہ ٹرانسپورٹ کا Portfolio ہے، ہمارے جو اس کا کیا نام ہے؟ عباد صاحب جو سیٹ چھوڑ کر چلے گئے، پہلے دن کی تقریر میں اس نے بی آر ٹی کی کرپشن کی بات کی تھی، میں حیران ہوں کہ جب سے بی آر ٹی بننے لگی، اس وقت سے لے کر اب تک یہ بی آر ٹی میں کرپشن کی بار بار بات کرتے ہیں، اس کا بجٹ جو دو تین دفعہ بڑھا ہے، وہ تو Extension کی وجہ سے بڑھا ہے لیکن پچھلی جو PDM کی حکومت تھی، انہوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، کوئی کرپشن ثابت نہیں ہوئی، ہمارے اوپر پرچے کئے، صرف اتنے کہ آپ نے ایک کلاس فور غلط بھرتی کیا ہے، اینٹی کرپشن میں ہم پہ پرچے کئے، لیکن دوسری طرف کوئی کرپشن ثابت نہیں ہوئی، ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے، کوئی Facts & figure نہیں ہے لیکن خالی یہ کہہ دیتے ہیں کہ بھئی کرپشن ہوئی ہے، اگر کرپشن ہوئی ہے تو آپ لے کر آئیں کہ فلاں آدمی نے اتنی کرپشن کی ہے، یہ اس کا ثبوت ہے، بغیر ثبوت کے خوامخواہ یہ کرپشن کے الزامات لگاتے ہیں، جب سے بی آر ٹی شروع ہوئی ہے، آج تک لگاتے ہیں، یہ ان کی حکومت نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، نیب نے، کوئی کرپشن ثابت نہیں ہوئی۔ دوسری طرف یہ جو لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ ہے، اس صوبے میں بدترین لوڈ شیڈنگ ہے، یہ وفاق کی ذمہ داری ہے کہ اس کو کنٹرول کرے، نہ صرف یہ کہ 12 گھنٹے سے لے کر 18 اور 20 گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے، جب بجلی آتی ہے تو وولٹیج 150 سے بھی کم ہوتی ہے، جس سے گھروں کی کوئی مشینری نہیں چلتی، نہ فریج چلتی ہے، نہ فریزر چلتا ہے، نہ صحیح طریقے سے پنکھے چلتے ہیں، صرف بلب لوگوں کے جلتے ہیں، باقی کوئی مشینری نہیں چلتی، یہ جو ظالمانہ لوڈ شیڈنگ ہے، اس کا بھی خاتمہ کیا جائے، جو وولٹیج کی کمی ہے، ان کو پورا کیا جائے، ہمارے صوابی میں عجیب سا ماحول بنا ہے، لوگ اکٹھے ہوتے ہیں، جو ہمارے مخالفین ہیں، وہ کہتے ہیں، اسد قیصر کے گھر کے سامنے ہم احتجاج کریں گے، شہرام خان کے گھر کے سامنے احتجاج کریں گے، رنگیز خان کے گھر کے سامنے احتجاج کریں گے، پچھلے دنوں شہرام خان کے ڈیرے کے سامنے لوگوں نے احتجاج کیا، میں یہاں سے ان کو پیغام دیتا ہوں کہ احتجاج کی اصل جو جگہ ہے، لوڈ شیڈنگ کے خلاف وہ قومی اسمبلی کی بلڈنگ کے سامنے جا کر وہاں پر احتجاج کر لیں یا کسی وفاقی وزیر کے گھر کے سامنے احتجاج کر لیں، وہ ذمہ دار ہیں، لوڈ شیڈنگ کے وہ ذمہ دار ہیں، کم وولٹیج صوبائی حکومت ذمہ دار نہیں ہے، یہ وفاق کا مسئلہ ہے، ہمارے گھروں کے سامنے اگر احتجاج کر بھی لیں، ہم بھی آپ کے ساتھ احتجاج میں شامل ہیں، ہم بھی آواز اٹھائیں گے لیکن ذمہ داری وفاقی حکومت کی ہے، جو لوگ گورنمنٹ کے ہیں، ان کے نمائندے صوابی میں بھی ہیں، پشاور میں بھی ہیں، ہر جگہ پر ہیں، ان کے گھر کے سامنے ادھر جا کر آپ لوگ احتجاج کریں لیکن

کسی میں یہ جرات نہیں کہ وہاں جو لوگ اقتدار میں ہیں، ان سے کہیں، ان کے گھر کے سامنے یا کسی وفاقی وزیر کے گھر کے سامنے احتجاج کریں، یہ جرات ان میں نہیں ہے، آکر صوبائی لوگوں کے گھر کے سامنے، ہمارے گھروں کے سامنے احتجاج کرنے کی بات کرتے ہیں، جس کو ہم مسترد کرتے ہیں، ہم بھی ان کے ساتھ ہیں، آئیں کہ وفاقی حکومت کے خلاف احتجاج کریں۔ دوسری بات میں کہوں گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کروں گا، اپنے ضلعے کے حوالے سے، ہمارے ضلعے کا جو روڈ تھا، ٹوپی صوابی روڈ 19 کلومیٹر، وہ انہوں نے بجٹ میں Reflect کیا ہے، وہ ڈالا ہے، میں ان کا شکر گزار ہوں، میر اجوا تلہ ڈیم کا، Small dam drinking water dam تھا، جو کہ Caretaker government نے کینسل کیا تھا، وہ دوبارہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس بجٹ میں شامل کیا، اس کا PC-II بھی بن گیا ہے، اس کے لئے 100 million کی Allocation بھی ہوئی ہے، اس کے لئے میں شکریہ ادا کرتا ہوں، پوری صوبائی حکومت اور وزیر اعلیٰ صاحب کا، ایک ہاسپیٹل کا میں نے ان کو کہا تھا، گو کہ وہ ADP میں Reflect نہیں ہوا ہے، لیکن اس دن میرے ساتھ علی امین صاحب نے وعدہ کیا ہے، ان شاء اللہ وہ اس سال یہ ہاسپیٹل بھی دیں گے، باقی جو فنڈز کا انہوں نے وعدہ کیا، ان شاء اللہ وہ بھی ملیں گے، میں ایک بار پھر پورے ایوان کو، علی امین گنڈاپور صاحب، اس کی پوری ٹیم کو، خصوصاً منسٹر فنانس کو میں مبارک باد دیتا ہوں کہ بہترین بجٹ انہوں نے پیش کیا ہے، ان شاء اللہ صحیح معنوں میں اس صوبے کی عوام کو Relief ملے گا، بہت بہت شکریہ۔ ایک بار پھر منسٹر صاحب سے معذرت کہ آپ کا ٹائم لیا، تھینک یو، شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جی مزمل اسلم صاحب۔

<u>جناب مزمل اسلم (مشیر خزانہ):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تمام ایوان کے ممبران، اپوزیشن اور سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، باقاعدہ میں نے Enjoy کیا، ایسا آج محسوس ہوا کہ بہت Constructive باتیں ہوئی ہیں، کہیں پر کچھ Constructive باتیں ہونے کے علاوہ کچھ جو سامنے سے اپوزیشن نے باتیں کیں ہیں، اس میں کچھ Clarities مقصود ہیں، میں نے کوشش کی کہ کافی پوائنٹس ہر چیز کو نوٹ کروں، اگر کوئی Miss ہو گئی ہو تو وہ میں نے جان بوجھ کر نہیں کی ہو گی، کیونکہ تین، ساڑھے تین گھنٹے سے Concentrate کر رہا تھا، یہاں سے اٹھا بھی نہیں، نماز بھی اب ان شاء اللہ قضاء ہی پڑھیں گے، سب سے پہلے میں شروع کرنا چاہتا ہوں، اس بات سے کہ پاکستان کو یہ کہہ لیں کہ 78 سال ہو گئے کہ بنے ہوئے ہیں یا پاکستان نے 78 سال پہلے جنم لیا تھا، اس کو آپ دو حصوں میں تقسیم کر لیں، 75 سال اور ساڑھے تین سال، 75 سال سمیٹ کر جو ہے، یہ سامنے، یہ دو اس کے اندر ہیں، جو ساڑھے تین سال ہیں، یہ پورا ایوان ہے، وہ الگ بات ہے کہ کچھ لوگ چائے پینے باہر گئے ہوئے ہیں (تالیاں) ٹھیک ہے، ان 75 سالوں میں جو اس صوبے کے ساتھ جنہوں نے، مطلب سب سے پہلے ذمہ داری ان کی آتی ہے کہ جو 75 سال پاکستان اور خیبر پختونخوا کے معاملات کو دیکھتے رہے، آج یہاں پر سوال کیا گیا کہ کہیں پانی نہیں ہے، کہیں سکولز نہیں ہیں، کہیں پر ہسپتالز نہیں ہیں، غربت کی بات کی گئی، بہت ساری باتیں کیں گئیں لیکن یہ 75 سال جنہوں نے حکمرانی کی ہے، یہ سوال ان کے لئے بنتا ہے، ساڑھے تین سال والے جو 75

سال میں نہیں کر سکے، اس لئے جو تین دفعہ، جو 75 سالوں میں آپ نے خود تاریخ اپنی بار بار بتاتے ہیں کہ خیبر پختونخوا میں ایک وقت ایک حکومت آتی ہے، پھر دوسری دفعہ اس کو چانس نہیں ملتا لیکن پی ٹی آئی کی حکومت کو تین دفعہ مسلسل چانس اسی لئے ملا، کیونکہ وہ 75 سالوں میں کام نہیں ہو سکا تھا۔ میں شروع کروں گا کنڈی صاحب سے، انہوں نے بہت ہی اچھی اور Structured قسم کی تقریر کی، انہوں نے ایجنڈے سے بات شروع کی، اس میں پہلا ایجنڈا Obviously بجٹ تھا، اب وہ بجٹ میں سمجھ رہا تھا کہ شاید سب سے ٹائم لیں گے، زیادہ ٹائم لیں گے، وہ بہت کافی مختصر کر کے نکل گئے، جو گارنٹی کرتی ہے کہ ہمارے بجٹ میں، کیونکہ میں اس چیز کی Acknowledgment اس لئے دوں گا کہ میں آئی پی سی کا بھی چارج میرے پاس ہے، کنڈی صاحب کے باقاعدہ ہر ہفتے سوالات آتے ہیں، وہ الگ بات ہے، انہوں نے 12 سوالات بنائے ہوئے ہیں، وہ ہر مہینے وہ سوالات کو Repeat کر دیتے ہیں لیکن ہم بھی جواب دینے میں تھکتے نہیں، ہم بار بار ان کے جواب دیتے ہیں، بجٹ پر نظر رکھتے ہیں، میں کافی منتظر تھا کہ ان کی جو اچھی چیزیں وہ Point out کریں، اس کو ہم Correct کریں گے، اگر نہیں کریں گے تو اس کا جواب بنتا ہے، پھر اس کے بعد سب سے پہلے میں ان کے جو پانچ پوائنٹ تھے، وہ انہوں نے کہا، Budget document, Federal document, Security, Federal. Sorry, poverty and کچھ Recommendation، کنڈی صاحب نے پہلی بات کی، مجھے نہیں پتہ، Honestly speaking کہ کنڈی صاحب اس سے پہلے ایم پی اے تھے کہ نہیں تھے، مجھے نہیں پتہ، انہوں نے کہا کہ ہر دفعہ Actual جو اگلے سال کا بجٹ ہوتا ہے، اس کے Actual figure دیئے جاتے ہیں، میں 22 سالوں سے وفاقی بجٹ Cover کرتا آ رہا ہوں، 22 سالوں سے 2004-5ء سے اب تک مسلسل کوئی بجٹ میں نے Miss نہیں کیا، پاکستان کی سب سے بڑی Transmissions میں 2004-5ء سے بیٹھ رہا ہوں، اب آپ پوچھیں گے کہ عمر کتنی ہے؟ اتنی زیادہ عمر نہیں ہے لیکن جب بہت چھوٹا تھا، اس وقت سے بیٹھ رہا ہوں، کسی دنیا کا بجٹ جو ہے، اگلا بجٹ Actual نہیں دیا جاتا، وہ Proposed budget ہوتا ہے، وہ Budget estimates ہوتے ہیں، مجھے نہیں پتہ، انہوں نے کہا کہ میرے سابق جو تھے، وہ Actual budget دیتے تھے، یہ میرے لئے ایک حیرت ہے لیکن پھر بھی کوئی بات نہیں ہو سکتا ہے غلطی ہو گئی ہو، Mistake ہو گئی ہو، اس کی Clarity بہت ضروری تھی، پھر انہوں نے کہا کہ Development budget کو Dollars میں Convert کرتے ہیں، اب کچھ نہیں ملا، انہوں نے اس کو Dollar میں Convert کرنے کی بات کر دی، کوئی بات نہیں، اچھی بات ہے، بہت اچھی بات ہے کہ اب ہم اس کو Dollar میں Convert کر دیتے ہیں لیکن مجھے ایک بات بتائیں؟ آج آپ کی وفاق میں حکومت ہے، کوئی تھوڑی سی توان کے بارے میں بات کرتے، ایک ہزار ارب روپے جو انہوں نے Development کا دیا، اس میں بھی 120 ارب روپے وہ ایک خونی سڑک وزیراعظم نے ہمارے پٹرول کے پیسوں سے آٹھ روپے رکھ کر ان کے لئے پٹرول سستا نہیں کیا، آٹھ روپے رکھ کر خونی سڑک انہوں نے بنانی تھی، 120 ارب وہ مائنس کر دو تو 880 ارب، اس میں خیبر پختونخوا کے لئے کیا رکھا؟ خیبر پختونخوا کے لئے پہلے 55 کروڑ رکھے تھے، کوئی ایک آواز ہی اٹھا لیتے، کوئی بول دیتے کہ بھئی کوئی شرم کرو، کوئی حیاء کرو، خیبر

پختونخوا پاکستان کی آبادی کا 17 پرسنٹ بنتا ہے، مرجڈ ایریا کے بعد، آپ نے دیا کیا ہمیں؟ اس پر کوئی بات نہیں کررہے، ہمارے ان کو جو ہے، 120 ارب سے ہم نے 195 ارب کردی، بجائے اس پر کہ داد دیتے کہ آپ نے اتنی بڑی ADP دے دی، اس پر کوئی بات ہی نہیں کی، اس پر انہوں نے اس کو Dollar سے Multiply تو وہ 880 ارب کو بھی تھوڑا سا Multiply کریں، اس کو Divide کریں اور بتائیں کہ کتنی ان کی، خود وفاق والے کہتے ہیں کہ ہماری ADP تو صوبوں سے بھی کم ہوگئی ہے، اب مزے کی بات یہ ہے کہ آپ لوگوں میں سے کسی کا وہاں پر صدر ہیں، کوئی وزیر اعظم ہیں تو ہر چیز جو ہے ناں وہ اوپر سے آتی ہے نیچے، تو اس میں تھوڑی سی یہ بات، پھر انہوں نے ایک بڑی اچھی بات کی کہ لون کی لسٹ دیکھیں، ہماری Debt bulletin یہ بھی پی ٹی آئی کی حکومت کو Credit جاتا ہے، Debt bulletin باقاعدگی سے صرف خیبر پختونخوا میں پی ٹی آئی کی حکومت چھاپتی ہے، دکھادیں پنجاب کا، دکھادیں سندھ کا، تو میں مان جاؤں گا، ٹھیک ہے جی، اب اس میں یہ کہتے ہیں کہ جی تفصیلات، ہمارا دفتر کھلا ہے، کنڈی صاحب بہت سوالات بھیجتے ہیں، ہر وقت بھیجتے ہیں، انہوں نے Debt پر بھی ایک ہزار دفعہ سوال بھیجے ہوں گے اور ہر دفعہ ہم نے ان کو جواب دیا، مطمئن کرنے کی کوشش کی ہے، وہ ایک الگ بات ہے، ہونا نہ چاہیئے وہ تو ایک الگ ہے، پھر انہوں نے کہا کہ Oil & Gas کو آپ نے Omit کردیا، White papers سے، اس کو دیکھ لیتے ہیں، ہمیں اس میں کیا چھپانے کی ضرورت ہے، کوئی اس میں ہماری کوئی ناقص کارکردگی تو ہے نہیں یا صوبائی حکومت کا کوئی اس سے بالواسطہ یا وہ واسطہ ہے نہیں، وہ جو پوچھا ہے، وہ ان کو ہم دے دیں گے، پھر یہ انہوں نے ٹوٹل یہ چار باتیں، تین باتیں کیں، اس کے علاوہ بجٹ سے کچھ نہیں نکال سکے، بجٹ کچھ تھا ہی نہیں، تجاویز ہی تھیں، یہ ٹوٹل تھا تو اس پر آپ ساروں کو مطمئن ہو جانا چاہیئے کہ ہمارا بجٹ اتنا بڑا Master stroke ہے کہ اس میں سے کنڈی صاحب کچھ نہیں نکال سکے، ٹھیک ہے ناں، ان کو پتہ ہے (تالیاں) پھر وہ ایجنڈا نمبر دو پر آگئے، فیڈرل پر آگئے، بڑی تمہید باندھی کہ ہم نے NFC کرادیا، ہم نے 18th Amendment کرادی، ہم نے یہ کرادیا، وہ کرادیا، 7th NFC کے بعد آپ نے ایک فیصلہ کروایا تھا کہ Eight ہونی ہے، Nine ہونی ہے، آپ نے شور کیوں نہیں اٹھایا، خاموش کیوں بیٹھے رہے؟ کیونکہ ان کی پارٹی کی جڑیں یہاں پر نہیں ہیں، ان کی پارٹی کی جڑیں ہیں سندھ میں۔ اگر آٹھواں این ایف سی ہو جاتا، نواں این ایف سی ہو جاتا تو شاید ہمارا شیئر بڑھ جاتا، مرجر کے بعد ہمارا شیئر بڑھ جاتا، ادھر ان کا کم ہو جاتا، اس لئے یہ خاموش ہیں، اب مجھے لگتا ہے کہ ان کو اعتراض ہو رہا ہے کہ NFC 11th پی ٹی آئی کی حکومت کرانے میں کیسے کامیاب ہوگی، اس کو کیوں Ensure کیا، یہ میرے خیال سے ابھی خیبر پختونخوا کے لئے بات نہیں کر رہے تھے، یہ شاید سندھ والوں کے لئے یا کسی اور کے لئے بات کر رہے ہوں، ہو سکتا ہے کہ پنجاب کے لئے بھی، کیونکہ ان کو بھی جب یہ NFC 11th ہوتا ہے، Financial merger ہو جاتا ہے، مرجڈ ایریا کا تو ان شاءاللہ ہمارا شیئر تو بڑھ رہا ہے، کسی نہ کسی کا کٹ رہا ہے، جس کا کٹ رہا ہے، شاید اس کی نمائندگی آج ہوئی ہے، پھر انہوں نے کہا کہ ہم نے ساڑھے ستاون فیصد Divisible pool میں لائے، ہم نے صوبے کو بادشاہ بنادیا، ہم نے صوبے کو یہ کردیا وہ کردیا، بھئی آپ

کو پتہ ہے، ماضی میں جائیں، ایک ٹائم پر 75 فیصد صوبوں کو ملتا تھا، یہ 75 سے ساڑھے ستاون پر لے آئے، اس کا کون حساب دے گا؟ یہ کرنا چاہیئے تھا، آپ نے کہا کہ ہم نے Protect کر دیا، یہ ہو گیا، اگر وہ نہیں ہوتے تو بیرسٹر سیف پتہ نہیں، اور کتنے بیرسٹر سیف، ہوتے بیرسٹر سیف پی ٹی آئی کے Hardcore اور خان کے بااعتماد ساتھی ہیں، آپ کی پارٹیوں میں بہت سارے بیرسٹر سیف بیٹھے ہوئے ہیں، اس لئے آپ کے فارم سینتالیس ہیں، پھر یہ جو Credit 7th NFC کا لے رہے ہیں، اس کے اندر انہوں نے کیا رکھا ہے، میں نے تو آپ کے سامنے بات کر دی کہ 75 فیصد، دیکھیں مجھے تو ابھی یہ حیرت ہو رہی ہے کہ وہ ادھر دیکھ رہے ہیں، مجھے دیکھ بھی نہیں پا رہے ہیں، ٹھیک ہے ناں، میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، اتنی ہمت ہی نہیں ہے کہ آنکھ سے آنکھ ملانے کی، نہیں میرے سامنے، نظریں تو کمزور نہیں ہوں گی شاید، اتنے تو قریب ہی بیٹھے ہیں، پھر انہوں نے کہا کہ War & Terror میں ہم نے ایک فیصد، آپ احسان کر رہے ہیں؟ اس کو آپ نے احسان جتانے کی کوشش کی ہے، آپ کے صوبے نے اتنی بڑی قربانی دی ہے، اس کو آپ پیسوں سے تول رہے ہیں کہ ہم نے ایک فیصد دلا دیا، بھئی ذرا سی Institutional memory use کرائیں، اس وقت جب یہ 7th NFC ہو رہا تھا تو شوکت ترین صاحب جو ہمارے وزیر خزانہ رہے ہیں، مجھے ایک ایک چیز کا پتہ ہے، جب یہ ایک فیصد دیا گیا، War on Terror کا تو وہاں پر دوسرے صوبوں کو Five percent revenue کا بول دیا گیا کہ اس کو اس کی Compensation ملے گی، یہ War on terror کا ہم پر صرف ٹیگ لگایا ہوا ہے، ہمیں کوئی فالتو نہیں مل رہے ہیں، یہ پیسے دوسرے صوبوں نے دوسرا فارمولہ دلوا کر اس کا فائدہ اٹھالیا، خدارا کم از کم چلیں ٹھیک ہے، ہم آپ کو اچھے نہیں لگتے، آپ سے سیاسی اختلاف ہے لیکن صوبے کے ساتھ تو ایسا نہ کریں، زیادتی نہ کریں، آپ نے پتہ نہیں، احسانات تو گنا دیئے، مجھے آج سن کر حیرت ہوئی لیکن خیر سب کا اپنا اپنا ظرف ہوتا ہے، پھر آپ نے یہ کہا، NFC, NHP, Oil & Gas ٹوبیکو پر آج سے پہلے کسی نے آواز ہی نہیں اٹھائی، اس حکومت نے ٹوبیکو پر باقاعدہ مقدمہ لڑا، NHP پر بات کی گئی کہ NHP کے پیسے پچھلے ادوار میں آئے، ہم نے دلوا دیئے، اس سال باقاعدگی سے ہم نے تین ارب روپے مہینے کے حساب سے لئے ہیں، 36 ارب روپے ہمارا Claim تو اے جی این قاضی والا دو ہزار ارب کچھ بولتا، 22 سو ارب روپے کچھ بولتا ہے لیکن میرا ایک سوال ہے کہ ہم تو نکمے تھے ناں، ہمیں تو مطلب کام ہی نہیں کرنا آتا، آپ ہی 75 سالوں سے، کیونکہ آپ ہی پاکستان کے تھے، اب اس میں آپ فوجی ادوار بھی ملا لیں، باقی ملا لیں، اب آج کل ایک ہی ہیں سارے اگر ہم برے تھے تو آپ نے بیچ میں سوا سال ایک کیئر ٹیکر (حکومت) بنائی تھی، جس میں آپ کے نمائندے تھے، اس میں NHP سے کتنے پیسے لے کر آئے؟ پچھلے سال یعنی 2023-24ء سے لے کر آتے ناں، کارکردگی دکھانی تھی ناں، اس میں آپ پانچ ارب لے کر آئے، کتنے پانچ ارب؟ ہماری حکومت نہیں تھی، اس کے باوجود ہم 36 ارب روپے لیکر آ چکے ہیں، چلیں آپ کو Credit لینا ہے تو لے لیجئے گا، شاید کوئی کہہ دے کہ میں نے بولا تھا، ٹھیک ہے ناں، یہ آپ لوگوں کی اطلاع کے لئے صرف عرض کر رہا ہوں، اس NHP کے لئے آخری جو CCI، یہیں سے سوال اٹھایا گیا کہ وہ CCI میں سندھ والوں کے اور کنال والوں کا کریڈٹ لینے کے لئے

گئے تھے، بھائی جان اس کے منٹس اٹھالیں، ہمارے نمائندے دو ہی تھے، چیف منسٹر صاحب اور میں، باقی سارے آپ ہی کے تھے 75 سال والے، بیٹھے ہوئے تھے تو 18 اور 20 لوگ اور بھی تھے، ادھر ہم نے کہا تھا کہ اس ایشو کو سائیڈ پر رکھیں اور ہماری بات کریں، CCI کی بات کریں، ہماری لفٹ کنال کی بات کریں، ہماری لفٹ کنال کی بات کریں، ہماری ٹوبیکو کی بات کریں، ہمارے این ایف سی کی بات کریں، وہاں پر باقاعدہ ہم نے اس CCI کے One pointagenda کو چار پوائنٹ میں Convert کیا، یہ بھی میں آپ کو بتادوں، بہت اچھی Suggestion تھی، ہمیں Appreciate کرنا چاہیئے کہ 11th NFC میں جرگہ ہونا چاہیئے، ہم نے کوشش کی تھی، آج سے تین چار مہینے پہلے اسلام آباد میں ایک NFC کانفرنس کرائی گئی، جس میں تمام صوبوں کے ممبروں کو بلایا گیا، ہر ایک کو بلایا تھا، وہاں پر ہم نے ڈسکشن کرائی، وہ فیڈرل کی ذمہ داری وہ خیبر پختونخوا نے پوری کی تھی، اس میں ہر ایک کو ہم نے دعوت دی تھی، وہ ہم نے ایک کوشش کی تھی، And we are open، اس کے بعد باقی ہم ساروں کو مل بیٹھ کر اس مقدمے کو سیاسی اختلاف چھوڑ کر اس پر عمل کرنا چاہیئے، پھر وہ NHP میں Article 161 کا وہ دیا، میں نے آپ کے سامنے تھوڑا بہت NHP کے بارے میں بتا دیا، یہ بھی بتا دیا کہ کتنے NHP کے پیسے PDM-1 میں کیپٹر ٹیکر لے کر آئی، وہ آپ لوگوں کے سامنے ہے، پھر یہ کہا گیا کہ 314 ارب روپے NHP میں آج تک آئے ہیں، جس میں پی ایم ایل (نون) نے سب سے زیادہ پیسے دیئے، پھر پی پی نے دیئے، پھر پی ٹی آئی تو 75 سال آپ کے پاس زیادہ سال آپ کے پاس ہیں یا ہمارے پاس ہیں، یہ بات کچھ سمجھ نہیں آتی، پیڈو کے بارے میں کہا گیا کہ ہم نے چھ پراجیکٹ کی ایسی کوئی بات کی گئی، ایڈوائزر صاحب پیڈو کے ہمارے آ چکے ہیں، پیڈو کے بارے میں ان کو ریکویسٹ بھی کروں گا کہ اس کی Clearly بھیج دیں، ایک موٹی سی جنرلی بات کرتا ہوں، چھ ہمارے، ایک پی ٹی آئی کا تھا، اس وقت پیڈو کے Ongoing projects ہیں، وہ تقریباً 161 میگاواٹ کی بات کی گئی تھی، اس وقت یہ سب Ongoing projects ہیں، وہ تقریباً ہزار میگا واٹ کے قریب ہیں، وہ 75 سال میں آپ سوچ لیں کہ 161 تک آپ پہنچے تھے، باقی جو آٹھ یا دس سالوں میں ہم ہزار میگاواٹ تک پہنچ گئے ہیں (تالیاں) یہ تو آپ کو Appreciate کرنا چاہیئے کہ کس نے کیا کام کیا؟ پھر الیکٹرک سٹی کے Relief کی بات پر آتے ہیں، الیکٹرسٹی کا Relief اس وقت ہوتا جب آپ اپنی بجلی بناتے اور آپ کہتے کہ ہم نے اپنے ہی صوبے کو دینی ہے، آپ نے نہ ٹرانسمیشن لائن لگائی، نہ Distribution company کھولی، نہ کوئی کام کیا، یہ باتوں میں، کاغذی بات اچھی نہیں لگتی، پی ٹی آئی کی حکومت نے اب اپنی ٹرانسمیشن لائن کی کمپنی اور باقاعدہ ٹرانسمیشن لائن بنانے کا کام شروع کر دیا، اس کے ساتھ ساتھ ہمارا ارادہ یہ ہے، نیپرا کی Base پر ہم صوبائی نیپرا بنائیں گے، ہم اپنا ٹیرف بھی خود Decide کریں گے، جس سے وفاق کو بہت زیادہ Problem ہو رہا ہے، خاص طور پر جو مہنگی بجلی بنا رہے ہیں، وہ نہیں چاہتے، میں چاہوں گا، آپ سارے بھائی اس میں ہمارے ساتھ تعاون کریں، صوبے کے لئے بہت بڑی خدمت ہو گی، ابھی جب میں کھڑا ہو رہا تھا، اس سے چند سیکنڈ پہلے ایک خبر آئی ہے، جو آپ لوگوں سے شیئر بھی کر لوں کیونکہ بجلی تو بہت مہنگی ہے، ہمارے مرج ایریا کے بیچارے سب سے زیادہ اس

وقت پاکستان میں پسماندہ اور غریب لوگ ہیں، 75 فیصد آبادی، کہتے ہیں کہ وہاں غربت ہے، غربت کا سوال بھی کنڈی صاحب نے کیا تھا، 75 فیصد لوگوں کے لئے پی ٹی آئی کی حکومت کامیاب ہو گئی ہے، 13.3 ارب روپے AIP کی مد میں مرج ایریا میں سولر پروگرام لے کر آنے کے لئے (تالیاں) اور وہاں پہ اب انتظار نہیں کرنا پڑے گا کہ کتنی لوڈ شیڈنگ ہے، یہ ابھی تھوڑی دیر پہلے پلاننگ کمیشن سے، کل رات کو نکل گیا تھا، اب فنانس ڈویژن نے اس کو In principle کو Agree کر دیا ہے، اس کو وزیر اعلیٰ صاحب چیئر کریں گے، ایک فیڈرل منسٹر بھی ہوگا، اس طریقے سے ایک کمیٹی بن رہی ہے، آپ سب لوگوں کے لئے ایک Good news ہے، میرے خیال میں آپ سب کو خوش ہونا چاہیئے تھا، ڈیسک سامنے سے بھی بجنا چاہیئے تھا، پتہ نہیں کیوں نہیں بج رہا، حیرت تو ہے، ٹھیک ہے، اس بات پر۔ اچھا پھر اس کے بعد رائیلٹیز کی بات بالکل صحیح بات ہے، جو بات صحیح ہو گی، اس کو Agree کرنا چاہیئے، Oil & Gas کی رائیلٹی جو ہے، Water کی، آپ کے ڈیم سے NHP اس مد میں آتی ہے اور جو Tobacco cess میں آتی ہے، اگر اس کے علاوہ کوئی ہے، میں بھول رہا ہوں تو معذرت، سب سے پہلا 10 percent وہ اس کے Respective area کو جانی چاہیئے، ایک تو یہ Delimitation آپ لوگ الیکشن کے چکر میں آگے پیچھے کرا دیتے ہیں، کام ہمارا بڑھا دیتے ہیں، وہ کہتا ہے کہ ہمارا حلقہ ادھر سے نکل گیا تو یہ میرے ایریا میں آتے ہیں، وہ ایک الگ مصیبت ہے، چلیں وہ ٹیکنیکل ہے لیکن علی امین گنڈاپور صاحب، میجر سجاد اور جو Oil & Gas کے لئے آفتاب عالم صاحب، انہوں نے مقدمہ لڑا، 10 پرسنٹ سے پرسنٹ 15 کریں تو پہلی دفعہ یہ بھی I don't know، اس ایوان میں اس پر ڈسکشن ہوئی ہے کہ نہیں، پہلی دفعہ دس فیصد سے اب جو رائیلٹیز اس کی allocation اب پندرہ فیصد ہو گئی ہے، سوال نمبر ایک اب آپ یہی کہیں گے کہ جب Allocation ہو جاتی ہے، پیسے تو ملتے نہیں ہیں، صوبہ فنانشل Crunch میں تھا، ماضی میں اس میں کچھ کمی کوتاہی ہوئی، اس دفعہ ہم نے باقاعدہ بجٹ میں اس کو Incorporate کر دیا کیونکہ یہ سکیم Againstdevelopment جاتی ہے، اس دفعہ ہم نے اس کو باقاعدہ الگ کر دیا ہے، ہم Zero liability اس کو Current year سے شروع کر دیں گے، ایک یہ بھی میں چاہتا تھا کہ یہ چیز آپ لوگوں کو پتہ ہو، ماضی میں اس کا جو Backlog ہے، وہ بھی ہم نے کمٹمنٹ دی ہے کہ ہم اس کو بھی، ابھی ہماری پوزیشن جو سارے لوگ بار بار سرپلس بجٹ کے اوپر اعتراضات کر رہے ہیں، یہ سرپلس اس طرح کی Liabilities, Payables اور اس طرح کی چیزوں میں استعمال ہوگا، تھوڑا سا سرپلس بجٹ کو سمجھنے کی کوشش کریں، یہ سرپلس بجٹ سب سے پہلے Provincial property ہے، یہ اگر آپ اپنی آمدنی سے کچھ پیسے بچا لیتے ہیں تو وہ آپ کے مستقبل کے لئے کام آتے ہیں، جس سے ہمیں ایک عام آدمی کہتے ہیں، یہ ہمارے بچوں کے کام آئے گا، یہ پیسے جو بچے ہیں، شاید ہو سکتا ہے، آپ کے ہاتھوں کو کبھی مستقبل میں حکومت ملی تو آپ لوگوں کے لئے بھی کام آ جائیں، تھوڑا سا اس چیز کو سمجھنے کی کوشش کریں، ہماری اس وقت جو Approach ہے، یہ پیسے ہیں، بس اس کو اڑا دیا جائے تو یہ سرپلس بجٹ ہم نے کسی بھی کٹوتی کر کے نہیں کیا، کوئی کام روک کے نہیں کیا، ہم نے دوسرے اخراجات سے وہاں پر ہم نے Safety

nestلگا لگا کر اس کو بچایا، پیسوں کو تو کن چیز میں Use ہو سکتا، یہ میری پارٹی میں کسی نے سوال پوچھا، ایک سر پلس ہم استعمال کر سکتے ہیں کہ ہمارے قرضہ جات ہیں، اس کی مد میں Payment کر سکتے ہیں، ایک یہ Buffer ہے، For the bad time ابھی جب انڈیا کی زیادہ پرانی بات نہیں ہے، مئی کی بات ہے، سات مئی، چھ مئی کو ایسی باتیں ہو رہی تھی کہ اگر انڈیا سے Conflict بڑھ گیا تو ملک میں ایک معاشی ایمرجنسی بھی لگ سکتی تھی، COVID کی طرح ہو سکتا ہے کہ محصولات صوبے اور وفاق کے بھی کیونکہ اخراجات دوسری طرف جانے تھے، اس وقت میں نے اپنی کابینہ کو کہا تھا کہ This is for these emergency times، آپ کو بھی پتہ ہے، Emergency time نکلا نہیں ہے، انڈیا ابھی بیٹھا ہوا ہے، اس کے اوپر آپ کے پڑوس میں ایران میں جو کچھ ہو رہا ہے، ہمیں Aggressive We need to create our own buffers تاکہ ہمیں ایشوز نہ ہو لیکن یہ ہماری Property ہے، ہم جس وقت چاہیں گے، ہم اس کو خرچ کر سکتے ہیں، یہ ہماری Discretion میں ہے، ہمیں انتظار نہیں کرنا پڑے گا کہ پیسے آئیں گے تو ہم خرچ کریں گے، وہ جو Need basis پر بھی کوئی بات ہو رہی تھی، اس کا یہ جواب بنتا ہے، پھر Tobacco کی بات میں نے آپ کو کر دی، ہم نے پہلی دفعہ اٹھایا، پھر ایجنڈا نمبر 3Peace & Security کی بات کی، بالکل اچھی بات ہے، بالکل صحیح بات ہے، It is a known fact کہ خیبر پختونخوا میں Law & order in peace in security کا ایک ایشو اٹھا ہے لیکن الحمدللہ آپ دیکھیں کہ کافی حد تک ہم نے اپنی سیچویشن کو کنٹرول بھی کیا ہے، اس کے لئے ہم نے ایک Massive قسم کی بجٹ Allocation بھی رکھی ہے، وہ آپ کے سامنے ہے، ایجنڈا نمبر 4 پر کنڈی صاحب نے World bank کا ذکر کیا، انہوں نے چارج شیٹ کس کو کر دیا، پتہ نہیں، ان کو بولتے ہوئے شاید اس وقت ذہن میں نہ ہو، انہوں نے چارج شیٹ کر دیا، جو 2022ء کی وفاقی حکومت چل رہی ہے، Regime change کے بعد پاکستان میں غربت کی Statistic change ہوئی ہے، جب عمران خان صاحب کی حکومت تھی تو وہ آئے تھے، 40 فیصد سے اوپر غربت تھی، جس دن وہ گئے، ساڑھے 35 فیصد پر لے آئے تھے، ماشاءاللہ تین سالوں میں آپ نے ساڑھے 35 فیصد سے اس کو 45 فیصد کر دیا، یہ چارج شیٹ کس کو کیا؟ خیبر پختونخوا حکومت کا اس میں کوئی لینا دینا نہیں تھا، صرف میں ایک تصحیح کرنا چاہ رہا ہوں کہ Definition بھی انہوں Change کی ہے، پہلے 3.6 ڈالر کے نیچے کوئی اگر Daily کماتا تھا تو وہ اس کو غریب تصور کیا جاتا تھا، اب انہوں نے کہا کہ مہنگائی PDM کے دور میں 70 فیصد پہلے سال، جس دن آئے تو 23 فیصد مہنگائی ہوئی، اگلے سال 29 فیصد ہوئی، 60 فیصد 70 فیصد جو مہنگائی ہوئی، اس کے بعد انہوں نے کہا کہ اب پاکستان میں جو پہلے 3.6 ڈالر میں سے اوپر کماتا تھا، وہ غریب نہیں تھا، انہوں نے کہا نہ، مہنگائی اتنی ہو گئی ہے 4.2 ڈالر، چونکہ ڈالر آج انہوں نے ترقیاتی اخراجات میں Use کئے، میں نے کہا، اس کی اور بھی تھوڑی سی وضاحت کر دیں کہ 4.2 ڈالر بھی اب ناکافی ہے، انہوں Definition اوپر کر دی، جس کی وجہ سے اب 45 فیصد آبادی جو ہے وہ غربت کی لکیر کے نیچے آ گئی ہے، یہ تین سال میں، لوگ پتہ ہے، کتنے بنتے ہیں، تین کروڑ لوگ غربت کی لکیر سے نیچے آ گئے ہیں، مولانا صاحب صحیح ٹائم پر، آپ

لوگ بھی حکومت سے نکل گئے تو کوئی مولانا صاحب سے یہ شکایت نہیں کرے گا، یہ تین کروڑ لوگ، بعض ممالک تو مطلب کئی سات، آٹھ، دس ممالک کے برابر آبادی ہیں، European country وہ بھی اس کم آبادی والے بہت سارے تو تین کروڑ Imagine، آپ نے تین کروڑ لوگوں کو غربت کی لکیر کے پیچھے دھکیل دیا، پھر یہ باتیں کر رہے تھے، انہوں نے کہا کہ ایک کروڑ جاب کے نعرے لگا دیئے تھے، ریکارڈ 2022ء سے، اکنامک سروے اٹھائیں، PTI کی حکومت نے تین سالوں میں 68 لاکھ لوگوں کو ملک میں Employment generate کیں، دوسرے نمبر پر PPP آئی ہے، انہوں نے ان کی جو Average ہمارا جو بن رہا تھا، سالانہ تقریباً کوئی 21 لاکھ، دوسرے نمبر پر تھی، 18 لاکھ پر PPP اور PML(N) جو سب سے زیادہ کہتی ہے، ہماری Growth ترقی نکال دو تو وہ تقریباً 12 یا 13 لاکھ اس کی تصدیق کر لیجئے گا، میں نے موٹے موٹے نمبر بتانے کی کوشش کی ہے، باقی یہ فاٹا ہاؤس وغیرہ، میں یہ سمجھتا ہوں کہ باقی میرے ساتھی بھی جواب دے دیں گے، Minimum wage PTI Khyber Pakhtunkhwa کی اس حکومت میں سب سے پہلے وفاق نے انکار کر دیا، انہوں نے کہا کہ ہمارے جو اشرافیہ ہیں، جو کارخانہ دار ہیں، وہ ان کا نقصان ہو جائے گا، ہم Minimum wage نہیں بڑھا سکتے لیکن ہم نے 40 ہزار، پچھلے سال ہماری 36 ہزار تھی، اس کو 40 ہزار کیا، سندھ بھی ناکام رہا، نہیں کر سکا، میری کنڈی صاحب سے درخواست ہے، ان کو کہیں کہ تھوڑا خیال رکھ لیں، روٹی، کپڑا، مکان کا وہ Slogan، اسی کا تھوڑا سا خیال رکھ لیں، پنجاب میں خیر ہمارے Pressure میں 40 ہزار Minimum wage کر دی، چلیں ہم ان کو مبارکباد دیتے ہیں، Appreciate کرتے ہیں کہ انہوں نے کوئی کام تو اچھا کیا، ورنہ نہیں تو کیا پھر وہ Hotel bed occupancy کی بات کی کہ اس کو Abolish کر دیں، ہم نے اس کو 10 فیصد سے سات فیصد کر دیا ہے، تھوڑی سی اس میں، آپ تھوڑی سی دو چیزوں کو سمجھنے کی کوشش کریں، بار بار آپ کہتے ہیں کہ جی ڈبل ٹیکس، ڈبل ٹیکس، ایک طرف طعنے یہ طعنہ کہ جی صوبے کے سات آٹھ پرسنٹ اپنے Resources ہیں اور 92 پرسنٹ وفاق پر ہے، کل میں نے اس میں آپ کو بتا بھی دیا تھا کہ آپ کے اپنے اپنے صوبے بھی ہیں، وہ بھی کوئی اپنی جیب سے نہیں کر رہے ہیں، کوئی 80 فیصد، کوئی 85 فیصد، سب وفاق کے ہی بیٹھے ہوئے ہیں، ہم نے اپنی آمدنی، یہ جو Bed tax ہے، وہ مالکان پر ہے اور جو Sales tax ہے، جو کمرہ بک کرتے ہیں، وہ جو باہر سے صوبے میں سیر و تفریح کے لئے آتے ہیں، ان سے لیا جاتا ہے، ان کو بار بار کہا جاتا ہے کہ ڈبل ٹیکس، It is not double tax، وہ Consumption tax ہے، وہ جو اس کے Asset پر ٹیکس ہے، یہ There is differentiation، اب آپ وہ کہہ دیں، Income tax بھی ہے، یہ بھی ہے، ملک میں اگر Taxes scheme ہے، ایک ہمارے صوبے میں جو الاؤنسز کی، اگر وہ بتاؤں تو پوری کتاب چھاپنی پڑ جائے گی، ہمارے، یہ تو میں نے کنڈی صاحب کو جواب دے دیا، پھر مخدوم صاحب جو بیٹھے ہوئے ہیں یا نہیں، شاید چلے گئے ہیں، بیٹھے ہوئے ہیں، اچھا ہاں سامنے ہے، Sorry، میں شکل سے نہیں پہچانتا۔۔۔۔

<u>مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر:</u> میں تو آیا ہوا ہوں۔

مشیر خزانہ: اچھاوہ مخدوم صاحب نے سرپلس سے بات شروع کی، میں نے سرپلس پر کافی توجہ دلادی، انہوں نے سرپلس کو Link کیا، University land کے ساتھ، یقین جانیں، مجھے نہیں پتہ کہ مخدوم صاحب اے این پی سے ہیں، نون سے ہیں، پی ٹی آئی سے ہیں، جے یو آئی سے ہیں۔۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر،۔۔۔۔

مشیر خزانہ: ہاں اچھا، میں صرف بڑی عاجزی سے عرض کروں گا کہ جو University کا Land، ہم Land acquisition کر رہے ہیں، ڈی آئی خان، پشاور موٹروے کی ہم Land acquisition پہ گئے ہوئے ہیں، Lift Canal کی ہم Land acquisition کر رہے ہیں، اس وقت عید گاہوں کے لئے، قبرستانوں کے لئے تو ہمیں کوئی شوق نہیں ہے، آپ کی University بیچنے کا، 09-2008ء میں یہ مردان کی University تھی، رنگ روڈ تھا، اے این پی والوں نے شاید اس وقت حکومت ان کی تھی، انہوں نے 2800 روپے مرلہ کے حساب سے جن سے Land لیا تھا، ان کو Payment دی، اس وقت زیادتی یہ کر کے نکل گئے اور کریڈٹ لیتے ہیں University کا، پھر اس کو ہائی کورٹ نے 50 ہزار روپے مرلہ کہا کہ اس کو Compensation دیں، سپریم کورٹ نے اس کو بڑھا کر ایک لاکھ 30 ہزار کر دیا، اب آپ مجھے بتائیں کہ آپ خود ان کا حق مار کر چلے گئے، 2800 روپے آپ نے مرلے کی Payment کی تھی، وہ جائز تھی، جائز نہیں تھی تو ذمہ داری لیں، پھر الٹا اس پر آپ سیاست کر رہے ہیں، وہ Amount کوئی 21 ارب بن رہے ہیں، 31 ارب بن رہے ہیں، یہ جو آپ سرپلس بار بار کر رہے ہیں، اگر Incase یہ معاملات نمٹانے پڑے تو یہ اسی طریقے سے نمٹیں گے تو اتنا کنگلا کر دیا گیا تھا اس صوبے کو، اس کے بعد جو پیچھے ماضی میں ہم نے جو غلط فیصلے کئے، اب وہ غلط فیصلہ تھا، 2800 روپے صحیح فیصلہ تھا، یہ جواب آپ لوگوں کا بنتا ہے، ہم تو اس کو Resolve کرنے کے لئے نکلے ہیں، یہ اس پر سیاست چھوڑ دیں، ذرا اس پر فراست سے بات کی جائے تو بہتر ہے، پھر Ban on foreign trip کی بات تھی، دیکھیں کابینہ Open ہے، کابینہ یہ کہتی ہے کہ Case to case آجائیں، Beneficiary کون تھے، زیادہ ہمارے ہی ممبر تھے ناں، بالکل ٹھیک ہے، ابھی جناب سپیکر صاحب نے اس دفعہ بجٹ میں اسمبلی کے لوگوں کے لئے Approval لیا ہے، اس بجٹ میں اس دفعہ انہوں نے Foreign trips کہیں Training دینا، Conferences جو ہیں، MPA,s کے لئے، ایوان کے لئے، ان کے لئے ایک اچھا بجٹ مختص کیا ہے، یہ صرف میں آپ کو بتانا چاہتا تھا، انہوں نے کہا کہ چھبیسویں ترمیم کی وجہ سے آج ایڈوائزر جو یہاں کھڑے ہو کر بات کر رہا ہے، سر، اگر یہ ایڈوائزر، شکر کریں کہ وہ آگیا، آپ لوگوں کو کافی چیزیں بتا رہے ہیں جو ابھی تک پتہ نہیں تھی، یہ فائدہ آپ ہی لوگوں کا ہوگا، مستقبل میں ایسے سوال کریں گے جو کام کے ہوں (تالیاں) غیر ضروری سوالات نہیں کئے جائیں گے، ریاست مدینہ کی بات، District ADP کی بات کی تو ارشد ایوب صاحب تھے، یہاں سے وہ چلے گئے ہیں۔ دیکھیں بات یہ ہے کہ سب سے پہلے Credit تو دیں ناں کہ باقی صوبوں نے تو الیکشن ہی نہیں کرایا، ٹھیک ہے، اس کا ایک Credit تو دے دیں۔ نمبر دو، اس کا ایک Mechanism بنتا ہے، Committees بنتی ہیں، وہ Incomplete ہے، وہ جو چیئرمین انہوں نے

خود بولا تھا کہ اس کو Defer کریں، ابھی نہیں ہو سکتا، ارشد ایوب صاحب چلے گئے، ابھی ان کے پاس اس کا مکمل جواب ہے لیکن میں آپ کو ویسے ایک بات بتانا چاہتا ہوں، صوبائی بجٹ کا میجر حصہ Local governments پر ہی Spend ہوتا ہے، چاہے وہ آپ لوکل گورنمنٹ کی، یہ سکولوں کی جو آپ کے پرائمری وغیرہ یہ کہاں ہوتے ہیں؟ ٹھیک ہے، پھر اس کے بعد آپ صرف اور چھوڑ دیں، ایک کے پی Khyber Pakhtunkhwa Cities Improvement Project (KPCIP) اٹھالیں، It is more than 100 billion rupees، پھر یہ جو WASA,s کو Payments ہوتی ہیں، Grants ہوتی ہیں، ان کی سیلریز ہوتی ہیں، TMA,s کو جاتے ہیں، اگر آپ ان ساروں کو Incorporate کریں گے ناں، ان شاء اللہ 20 اور 30 فیصد سے اوپر ہی ہے، اس دفعہ بھی میں نے بہت کوشش کی کہ ہم ایک Head create کریں اور بتائیں کہ How much we are spending at the local level، پھر جو MSD schemes ہوتی ہیں، اس میں بھی بہت ساری لوکل لیول پر ہوتی ہیں، وہ ایک الگ بات ہے کہ وہ جو Elected بندہ ہے، اس کے ہاتھ سے وہ نہیں ہوئی، اس کے لئے Committees کا مسئلہ ہے لیکن ارشد صاحب اس میں آپ لوگوں کے ساتھ ضرور بات کریں گے، ایک پبلک ہیلتھ کی بھی بات کی تھی، انہوں نے مجھے کہا، کل سے کہہ رہے ہیں، میں جواب بھی دوں گا کہ سعودی گورنمنٹ کا مانسہرہ میں ایک پراجیکٹ ہے، جو 18 بلین سے زیادہ کا ہے، یہاں پہ کہہ رہے تھے کہ جو پانی کی سکیموں کا کریڈٹ ہے، وہ صرف (ن) لیگ کو جاتا ہے، یہ کریڈٹ کا کہہ رہے تھے کہ ہمیں لینے دیں کیونکہ یہ ہم نے کیا ہے، باقی کل جو ہے ناں، اس پر بات کریں گے، اچھا پھر اس کے بعد انہوں نے باتیں کیں کہ ہمارے علاقے میں کیا کیا ہونا چاہیئے، کیا کیا نہیں ہونا چاہیئے، مولانا صاحب، آپ کا کل ایک سوال کا جواب رہ گیا تھا، میں معذرت کرتا ہوں کیونکہ میں جتنا نوٹ کر سکتا تھا، بیچ میں کوئی آکر آپ کو پتہ ہے، یہاں بیٹھے ہوتے ہیں، یار ہمارا یہ کام وہ کام، اس میں آپ نے کہا تھا، 547 ارب روپے، بھئی آپ نے ہی بات کی تھی، ادھر 501 ارب روپے لکھا ہے، دیکھیں، ہمیں اللہ نہ کرے، ہمارے پاس Support کرنے کے لئے نمبرز ہیں، We have nothing to hide، یہ جو 46 ارب روپے ہیں ناں، یہ وہ Three percent بار بار جو AIP کی مد میں باقی صوبوں نے دینے ہیں ناں، اپنے بجٹ سے، یہ وہ Amount ہے، اس کی جب کسی، جب سکیم نہیں ہو گی۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

مشیر خزانہ: اجازت ہے، اجازت ہے، 547 ارب روپے جو بتائے گئے تھے، اس 547 ارب میں جو تین صوبوں نے باقاعدہ ان کا AIP میں جو کچھ حصہ ہے، وہ فرق بنتا ہے، وہ اس میں شامل کرنا ہوتا ہے کیونکہ اس کی جب وہ پیسے ہی نہیں تو اس کی سکیمیں نہیں ہیں، ADP book میں کس طرح یہ Reflect ہوا، اس کا Answer یہ ہے، 547 مائنس 500، مجھے کمپلیٹ کرنے دیں، بعد میں پھر کر لیں گے، پھر اسی طریقے سے شاید آپ میں سے کسی نے کہا تھا کہ لوکل گورنمنٹ کا جو Development budget ہے، اس کی Percentage صحیح نہیں ڈالی، لوکل گورنمنٹ کے بجٹ کو بھی ہم نے تقسیم کیا ہوا ہے، Settle

governmentکا ADP وہ 195 ارب روپے کا percent 20 بنتا ہے، 39 بلین کچھ اور ہیں، اسی طریقے سے 65 ارب روپے کا percent 20 بنتا ہے، وہ اس مرجڈ ایریا کا بنتا ہے، وہ اس طریقے سے دونوں کو الگ الگ Split کیا گیا ہے، ٹھیک ہے، پھر آگے چلتے ہیں، پھر وہ شاہ جہان صاحب آ گئے تھے، انہوں نے کہا، Surplus is not the rocket science، یوسفزئی صاحب، انہوں نے کہا Surplus is not the rocket science، 10 روپے آپ کے پاس ہیں، نو خرچ کرو تو ایک روپیہ بچ جاتا ہے، مطلب آپ نے یہ پیسے خرچ نہیں کئے، آپ مجھے یہ صرف بتادیں کہ ہم نے کس کے پیسے روکے ہیں، پچھلے سال ہم نے تو Liabilities اتاری، صحت کارڈ آپ لوگوں نے بند کر دیا، چلے بند کر دیا تھا تو کم از کم وہ Liabilities، 19 ارب روپے دے دیتے، نہیں دی تو PASSCO کی Liabilities وہی کھڑی ہوئی ہیں، یہ جو تمام Liabilities بھی ہیں، صوبے کی یہ Rocket science نہیں ہے، یہ ہم نے غیر ضروری اخراجات جہاں جہاں سمجھے، باقی پورے پاکستان میں اس طرح اس معزز ایوان کی تنخواہیں نہیں بڑھی، پورے پاکستان میں آپ نے دیکھ لیا، بڑھادی گئیں، ہم نے کیوں نہیں بڑھائی، باقی پورے پاکستان میں گاڑیاں لی جا رہی ہیں، ہمارا دل نہیں چاہتا کہ سب کو گاڑیاں اچھی مل جائیں لیکن روک دی، Foreign tours کو روک دیا گیا، یہ تمام اخراجات وہ ہیں، یہ پیسے جو کرپشن، کرپشن کی باتیں کئے جا رہے ہیں، بھائی جان، اس سے تو Ideal موقع نہیں تھا، ان پیسوں کو خرچ کرتے اور پیسے بناتے، یہ تو آپ لوگ ہم سے بہتر سمجھتے ہیں، میرا تو کوئی، جیسا مجھے کسی نے طعنہ بھی دیا، آپ کا حلقہ نہیں ہے، آپ کو کیا پتہ، یہ ہوتا ہے، بالکل نہیں پتہ، بالکل ٹھیک بات کر رہا ہوں لیکن ایک General بات کرتا ہوں کہ یہ پیسے تو ایک Good luck تھی، آپ لوگ جو بار بار کرپشن، پہلے پیسے اگر جہاں کرپشن ہوتی ہے، وہاں پیسے نہیں بچ سکتے، کرپشن کا مطلب ہی یہ ہے کہ فنانس کا بیڑہ غرق کرنا، یہ کیسی کرپشن ہے کہ صوبہ سرپلس کر رہا ہے، پھر اگر کرپٹ لوگ یہ ہے، اگر خدانخواستہ یہ ہمارے لوگ کرپٹ ہوتے تو یہ پیسے جو ہم خرچ کر رہے ہوتے ہیں، ہم پیسے خرچ کر رہے ہوتے ہیں، آپ لوگوں میں سے جو بدگمانی ہو رہی ہوتی، یہاں پر کہ یہ کمیشن ہوتا ہے، یہ ہوتا ہے، وہ ہوتا ہے، یہ تو سب سے Ideal موقع تھا، اس حکومت نے تو اشتہاروں میں بھی پیسے خرچ نہیں کئے، کیسی مطلب یہ صرف زبانی جمع خرچ ہے، پھر اور بھائی نے بات کی، یوسفزئی صاحب نے کہہ دیا کہ ہم نے 190 ارب کا منی بجٹ دیا تھا، یہ منی بجٹ کب دیا تھا، جب سے ہماری حکومت آئی ہے، سوا سال سے میں بیٹھا ہوا ہوں، منی بجٹ تو وفاق نے دیا تھا، 60 روپے پٹرولیم لیوی سے 70 روپے کیا، کسی نے آواز نہیں اٹھائی، آپ میں سے، پھر 70 سے 78 روپے کیا ہے، کسی نے آواز نہیں اٹھائی، ہم نے تو کوئی منی بجٹ دیا ہی نہیں، یہ کون سے منی بجٹ کی بات کر رہے ہیں، ہاں اگر اس بجٹ میں وہ Supplementary budget کو آپ کہہ رہے ہیں، 190 ارب کو منی بجٹ تو تھوڑا سا Correct کر لیں، Supplementary budget اور Mini budget میں فرق ہوتا ہے، جس میں ڈیڑھ سوارب روپے، ڈیڑھ سوارب روپے وہ Debt fund میں ڈالے گئے ہیں، جو پچھلے سال بجٹ میں ہم نے اعلان نہیں کیا تھا لیکن ہم نے وہ بچت کی، اس کو ایک Debt fund میں ڈالا گیا تاکہ کل کو اگر اس صوبے کو کوئی

Mega project کرنا پڑے، کوئی Mega infrastructure کرنا پڑے، اس کے لئے استعمال کر سکیں، قرض کے لئے نہ جانا پڑے، دوسری بات آپ کو یاد ہوگا، بجٹ ہم نے دو ہفتے پہلے دیا تھا، تنخواہ ہم نے 10 percent بڑھائی تھی، وفاق نے 25 percent کر دی تو وہ 25 percent اور 10 percent کا فرق ہے، وہ دو میجر چیزیں ہیں، اس کو منی بجٹ نہیں کہتے، یہ تھوڑا سا میں آپ کو کلیئر کرنا چاہتا ہوں، پھر کہا کہ یہ سرپلس ہے، اس سے ہسپتال بنا دیں، کالجز بنا دیں، یہ کر دیں، وہ کر دیں، یہی تو بات ہے کہ یہ سرپلس اگر نہ ہوتا تو آپ ایسی تجاویز ہی نہ دیتے، آج یہ سرپلس ہے تو الحمد للہ آپ یہ ساری فرمائشیں کر پا رہے ہیں، اچھے سکول کر دیں، فرنیچرز کر دیں، ہسپتال بنا دیا جائے، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ انہی کاموں کے لئے استعمال ہوگا، اس کو کوئی مراعات کے لئے دینا ہوتا تو پھر ابھی آپ لوگوں کیا اور ہماری تنخواہیں بھی بڑھ چکی ہوتیں، ٹھیک ہے ناں، ہیلتھ کارڈ پر بات ہوئی کہ ہیلتھ کارڈ ہم پرائیویٹ ہسپتالوں کو نوازتے ہیں، پہلی بات آپ کی Correct کر دوں، جب ہیلتھ کارڈ شروع ہوا تھا تو Private hospitals 80 percent جاتا تھا اور 20 percent public hospitals کو جاتا تھا، ماشاء اللہ ہمارے Public hospital میں ہیلتھ کارڈ کا 66 percent سے زیادہ جاتا ہے 66 اور Private hospitals 34 percent پر آ گئے ہیں، یہ آپ اور ہم سب کے لئے فخر کی بات ہے کہ آپ کی جو Public hospitals ہیں، They have batter delivery اور لوگوں کا اعتماد اس پر زیادہ ہے، ادھر جا رہے ہیں، بجائے Private hospitals کے، ان شاء اللہ تعالیٰ اس کو مزید بہتر کرنا چاہیئے، وہ ساری چیزیں بھی ہیں، پھر انہوں نے کہا کہ 45 percent, 55 percent schooling کا Ratio ہے، I think کہ ہمیں اس میں بھی توجہ دینی چاہیئے، اس ایوان میں یہاں سے سب سے زیادہ بات آئی ہے کہ سکول کے سسٹم کو بہتر کیا جائے، ہمارے ٹیچرز Competitive ہونے چاہیئے، آج کے حساب سے ہونے چاہیئے، ہم نے ہیلتھ کارڈ کی طرح ایک ایسا تعلیمی کارڈ شروع کر دیا ہے، بجائے یہ کہ ہم Brick & Mortar ایک سکول بننا شروع ہوتا ہے، وہ بچہ جوان ہو جاتا ہے، بچی جوان ہو جاتی ہے اور وہ سکول نہیں بن رہا ہے، اس میں پھر ہر ایک کے مزے لگے ہوتے ہیں، میرا اپنا خیال یہ ہے کہ اس کو Ideally یہ ہونا چاہیئے کہ ہم ہر بچے کے لئے وہ رکھیں، وہ اپنی پسند کے سکول میں خود جا سکیں، ماں باپ تو Future، ہمیں The future is in transformation، ہمیں اس پر توجہ دینی چاہیئے، اس میں ساروں کو سر جوڑ کر بیٹھنا چاہیئے کہ آیا کون سا ماڈل ہمارے لئے بہتر ہے کہ ہم سرکاری سکولوں کی تعداد بڑھانا شروع کریں، کالجز یا ہم پرائیویٹ سیکٹر کو لائیں، ہم فیصلہ عوام کے ہاتھ میں دے دیں کہ یہ تمہارے بچے پانچ ہزار مہینے کے یا چھ ہزار جو بھی Amount ہے وہ تم فیصلہ کر لو، تم نے اس میں دو ہزار ڈال کر ادھر جانا ہے یا کیا کرنا ہے، یہ اس کو ہمیں تھوڑا سا وزٹ کرنے کی ضرورت ہے، اس میں سب سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ ایجوکیشن پر نہ ہم Politics کریں، یہ ہمارا مستقبل ہے، اس کے لئے ہمیں اس میں کام کرنا چاہیئے اور نیو سسٹم اس کے لئے باقاعدہ جرگہ بنائیں تاکہ آپ کو پتہ ہے، اس وقت آپ کے سات لاکھ ملازمین کی جو وہ Strength ہے، اس میں Around fifty percent is teachers، اس کے بعد اگر ہمارا یہ Result ہے تو We

ٹھیک ہے ناں، need to review it there is something wrong some where،
آپ اس سے زیادہ بہتر جانتے ہیں، میں تو سوا سال کا، میرے اس صوبے کے Experience ہے جو جتنا
میں سوا سال میں Gather کر سکا ہوں، وہ آپ لوگوں کو بتا رہا ہوں، پھر آپ لوگوں نے بڑی آسانی سے
بار بار کوہستان کی بات کر دی ہے، اب تو وہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں بھی ہے اور جگہ بھی ہے، یہ آپ کو پتہ
ہے کہ اس میں اے جی آفس، فیڈرل گورنمنٹ کا جواے جی آفس ہے، اس کے Authorization ہے،
اس پر بات چل رہی ہے، یہ جو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں بھی زیادہ اپوزیشن کے لوگ ہیں، میں نے کہا کہ یہ
بھی اس پر بات کر لی جائے، پھر اصل میں آپ لوگوں نے اتنی ساری باتیں کی ہیں، میں نے کوشش کی
کہ Maximum اگر کوئی چیز رہ گئی ہو تو میں معذرت خواں پہلے سے ہوں، پھر ایک بینظیر انکم سپورٹ
پروگرام کی بات کی گئی ہے، مولانا صاحب، آپ نے میری جو تیلی لگائی ہوئی ہے، Sorry (قہقہے) اچھا، میں
کوشش کر رہا ہوں، جواب رہ جائے گا، ایک ایک چیز کا جواب ہے ہمارے پاس، ہمارے پاس چھپانے کو کچھ
ہے نہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جناب مشیر صاحب۔

<u>مشیر خزانہ</u>: سر، میں آرہا ہوں، آرہا ہوں، آرہا ہوں، Surrender fund جو وفاق نے ایک دفعہ پیسے
ادھر دے دیئے، وہ Surrender نہیں ہوتے، اس کو تھوڑا سا ذہن میں رکھ لیں، جو Surrender
fund کی جو بات کر رہے تھے کہ وہ پیسے آ گئے، ہم نے اس کو استعمال نہیں کیا، وہ وفاق ماشاءاللہ پیسے ہی نہیں
دیتا، ابھی آپ مجھے ایک Example دیں، میں آپ کو تھوڑا سا سمجھا دیتا ہوں، سال کب شروع ہوتا ہے،
جولائی میں، ختم کب ہوتا ہے، جون میں، 11 مہینے وفاق پیسے نہ دے اور بارہویں مہینے کی آج کیا تاریخ ہے،
18 تاریخ، 18 تاریخ کو بھی وفاق سوچ رہا ہے کہ ہمیں اس سال کے Development budget
transfer کر دے تو کونسا Surrender بھائی جان، وہ تو خود ان کی Tactic ہے، ان کی وہ Time
gain کرنی کی باتیں کرتے ہیں، کون اپنے فنڈ کو Surrender ہونے دے گا، یہ جو ہے، یہ صرف میں نے
بعد میں اس کا، آپ کا Causes، ابھی مجھے بات مکمل کرنے میں بہت ساری باتیں، پھر کل اس میں آپ
واپسی کسی سے کرا دیجئے گا، CSR کی بات کی، میں نے آپ کو بتا دیا، Already CSR میں ہم نے 10
سے 15 پرسنٹ کر دیا ہے، اس سال ہماری Liabilities جو ہیں، ہم نے پچھلے سال NHP کی مد میں،
پچھلے سال ہمیں جو جو Royalties کی مد میں، پچھلے سال جو ہمیں، یہ تمام مدات میں جو چیزیں آئیں، وہ
ہم نے اس سال سے اس کا نظام ہی چینج کر دیا ہے، اب اس میں ان شاءاللہ Pending نہیں آئے گی، اب
ہو سکتا ہے کہ آپس میں آپ کے حلقے والوں کی ہو کہ نہیں، یہ میرے حلقے کا زیادہ بنتا ہے، میرے حلقے کے،
اس کا زیادہ بنتا ہے، اس کا زیادہ بنتا ہے، There will be in fighting like this but
finance is now more than you know comfortable کہ وہ کسی کے پیسے نہیں
روکے، ٹھیک ہے، چند دن پہلے یہ معاملہ ہوا تھا، ٹھیک ہے پھر ٹورازم کی بات کی، ٹورازم میں ناران اور
کاغان، یہ تو میں اپنی Positivity کے لئے Use کرنا چاہوں گا، ایک طرف اس ایوان میں بات ہو رہی

تھی کہ Security law & order صوبے میں پتہ نہیں کیا ہے، پچھلے سال کا Status کہ زاہد چن صاحب ہے ہی نہیں، زاہد چن صاحب پچھلے سال صوبے میں دو کروڑ چھ لاکھ لوگوں نے سیاحت کی، الحمد للہ اگر اس دفعہ بھی عید کی چھٹیوں پر ناران، کاغان Jam-packed ہوا ہے تو ہمیں خوش ہونا چاہیئے کہ یہ ہماری Market develop ہو رہی ہے، لوگوں کا خیبر پختونخوا ایک پسندیدہ جگہ ہے، اس پر باقاعدہ لوگ آرہے ہیں، بالکل آپ کی بات ٹھیک ہے، سڑکیں وغیرہ ٹھیک کرنی چاہیئے، اس کو اور بہتر کریں، Alternate route بنائیں، This is we should do لیکن ہمیں اب، کیونکہ جب اتنی سیاحت اور ان کو اپنا کاروبار دے رہے ہیں، یہ آتے ہیں، یہ ٹورازم انڈسٹری کماتی ہے، وہاں کے ہوٹلز کماتے ہیں، ہاں اب وہ Re distribution بھی ہونی چاہیئے، جب وہ کما رہے ہیں، ابھی کسی نے کہا، میڈم نے شاید کہا تھا کہ لاکھ لاکھ روپے کمرے کا کرایہ ہو جاتا ہے، پچاس پچاس ہزار روپے کرایہ ہو جاتا ہے، جب ہم ان سے مانگتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ جی ہے ہی نہیں، کچھ ہمارا تھوڑا سا اس میں، ہمیں اگر آپ لوگ خود چاہتے ہیں، ہم خود مختار ہوں تو ہمیں یہ تھوڑا سا Stand لینا پڑے گا، وہاں سے لے کر جہاں پر پسماندگی ہے، دو تین منٹس میں ختم کر دوں گا، پھر یہ کوئی بات رہ نہ جائے، کوئی یہ نہ کہے کہ جی پتہ نہیں ہے، چھپا رہے ہیں، سر، بات کرنے میں Clarity مجھے نہیں ہے، یہ شاید آپ کو کوئی اور وزیر اس کا جواب دے دیں، کیونکہ میرا Portfolio جو ہے، آپ لوگ اس ڈیڈک کو ذرا دیکھئے، جواب دے دیجئے گا، مجھے جتنی میری عقل میں بات ہے، آپ نے دیکھا ہوگا کہ میں نے اپنے کسی محکمے کے بندے کو بھی نہیں بلایا، کوشش میں نے کی تھی، اس کو اب ایک اور بات میرے بھائی دوست نے کی کہ سرپلس صرف Develop fund کے لئے ایک چیز ہوتی ہے، Under develop countries کے لئے اور ان کے لئے نہیں ہوتی ہے، میں اس سے معذرت سے اختلاف کروں گا، اچھا More less میں نے Cover کر لیا ہے، مجھے وہ جو ہے، میں نے، آپ نے پہلے جواب دے دیا تھا کہ آپ کہہ رہے تھے کہ لوکل گورنمنٹ کے لئے بک میں زیادہ اور کم فرق وہ دو حصوں میں ہے، وہ مرجڈ کی الگ ہے، لوکل گورنمنٹ کی Spending اس کی الگ ہے، آپ جمع کریں گے تو وہ ٹوٹل وہی آجائے گا، ٹھیک ہے ناں، اچھا، یہ ایک اور بات کی، بس آخری بات کر رہا ہوں، یہ کر لیتے ہیں ناں، پھر تھوڑا سا اب کوئی، اگر کوئی decimals اوپر نیچے کوئی بد دیانتی نہیں ہے، ہمیں کوئی اس میں 547، آپ ایک ارب روپے ادھر یا ادھر کوئی وہ نہیں ہو سکتی، ٹھیک ہے ناں، 145 ارب کی آپ لوگوں کی یہ Important بات ہے، اس پر میں Close کر دوں گا، مجھے لگ رہا ہے، کافی لوگ تھک بھی گئے ہیں، کوئی موبائل دیکھ رہا ہے، کوئی کیا، دیکھیں، 145 ارب روپے وفاق نے Commit کیا ہے، 80 ارب روپے انہوں نے کہا ہے، مرجڈ ایریا کی کرنٹ سائیڈ پر ہم نے پیسے رکھے ہیں، 65 ارب روپے انہوں نے ADP اور AIP میں رکھے ہیں، ہم نے دکھایا کہ ہمارا خرچہ 293 ارب روپے ہے، 293 میں ایک خرچہ فیکس ہے، وہ ہمارا Current expenditure صوبے کا مرجڈ ایریا کا جو ہمارے حساب سے 160 ارب روپے ہے، وہاں پر ایک Short fall ہے، باقی یہ جو Development کے ہیں، ہمارا مقدمہ یہ ہے کہ آپ یہ کیوں کرتے ہیں، سپیشل فنڈز اور یہ وہ مقدمہ ہے کہ ایک دفعہ مرجڈ کر

لیں، اس کو Financially، ہمارا آبادی کے حساب سے جو حصہ بنتا ہے، آپ اس کو دے دیں، تو یہ، یہ جو سال گزرا ہے، ابھی گزشتہ سال جو ختم ہو رہا ہے، اس سال ہمیں وفاق نے کرنٹ میں 66 ارب دیئے اور ہم نے خرچ کئے 108 ارب، شاید ایک دو ارب اور بڑھ جائے، 30 جون کو تو ہم نے اس سال بھی 40 ارب اضافی دیئے، کل جیسے میں نے بتایا کہ AIP میں آخری دفعہ ہمیں چھ ارب روپے جولائی میں آئے تھے لیکن ہم 27 ارب روپے تک خود چلے گئے، 20 ارب ہم نے اضافی استعمال کئے، یہ آپ کے سرپلس کا فائدہ تھا، اگر ہم سارے پورے پیسے خرچ کر دیتے تو یہ محرومیت کا کون جواب دیتا، آج وفاق سے ہمیں، اس پر ان شاء اللہ تعالیٰ Payment کی امید ہوئی ہے، اب دیکھتے ہیں کہ کتنی آتی ہے، یہ ہم آپ کو بتادیں گے، کوشش میں نے کی ہے کہ موٹے موٹے جو Important سوالات ہیں، ان کے میں جوابات دے دوں، باقی چیزیں ان شاء اللہ تعالیٰ پھر ہو گی لیکن میں آخری Closing اس بات پر کرنا چاہتا ہوں، میں صرف ایک میسج دینا چاہتا ہوں کہ ہم عمران خان کی پارٹی کے ہیں، ہم پی ٹی آئی کے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ نے توفیق دی تو ادھر ہی رہیں گے لیکن جب ہم ایک Hate پہن لیتے ہیں ناں، جب ایڈوائزر کا رول مل جاتا ہے یا چیف منسٹر کا رول مل جاتا ہے تو پھر ہم سب آپ ساروں کے فنانس منسٹر ہیں، خدانخواستہ میرے دل میں ایسی کوئی بات نہیں ہے، آپ لوگ جب آئیں، جب دل چاہیں، آپ آئیں اور بات کریں، مناسب بات ہو گی، اس کو We'll take it forward، ایسی کوئی بات نہیں ہے، ہم ساڑھے چار کروڑ لوگوں کے لئے بجٹ بنا رہے ہیں، ہم اپنی 93 یا 95 جو ہم جیتے ہوئے ہیں، ان کے لئے بجٹ نہیں بناتے ہیں، سب کے لئے بناتے ہیں، اس میں ان شاء اللہ تعالیٰ کوشش کریں گے کہ یہ آپ لوگوں کو شکایت نہ ہو، بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: علی شاہ صاحب، آپ کل بات کریں گے کہ آج کریں گے؟ ٹھیک ہے، علی شاہ صاحب۔

<u>جناب علی شاہ</u>: ماښام ته دې رااورسولو، نور څوک پکښې پاتې شته، نور څوک پاتې شته۔۔۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: جناب سپیکر،۔۔۔۔

<u>جناب علي شاہ</u>: سړیه، کنډی صاحب، کښینئ کنه، پخپله یوه ګهنټه او دوه ګهنټې اوکړئ، زمونږه غوږونه مو اوخواړل۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: کنډی صاحب، صرف پانچ منټ د پاره کښینئ، بس دوئ به دغه کوی، صرف پانچ منٹ، یہ Last speech ہے، اس کے بعد نہیں بس۔

<u>جناب لطف الرحمان</u>: جناب سپیکر،۔۔۔۔

<u>جناب علی شاہ</u>: مولانا صاحب، آپ بیٹھیں، کنڈی صاحب، آپ بھی بیٹھیں۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: کنڈی صاحب، یہ Last speech ہے، اس کے بعد نہیں، بس اس کے بعد۔

<u>جناب علی شاہ</u>: آپ بیٹھیں، آپ نے ڈیڑھ گھنٹے بات کی۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: صرف پانچ منٹ، یہ Last speech ہے، اس کے کے بعد۔

<u>جناب علی شاہ</u>: کوئی بھی نہ جائے، کنڈی صاحب۔۔۔۔

جناب مسند نشین: پانچ، پانچ منٹس چلاتے ہیں، زیادہ نہیں، بس پانچ منٹ، یہ Last speech ہے، اس کے بعد وائنڈ اپ کرتے ہیں، بس زیادہ نہیں۔

جناب علی شاہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ټولو نه مخکښې خو زه ډیر زیات په افسوس سره وایم چې په دې اسمبلۍ کښې زما په خیال دا اوس چې کوم سپین ږیری ناست دی، د دوئ نه هم زه مشر یم، 65 plus زما Age دے خو مونږ هغه راغلي یو چې نه زمونږ د هجرے Training شته، نه مو د بیټهک Training شته او نه مو د مسلمانئ شته، پکار ده، زه د ټولو نه اول دې هال ته راغلې ووم چې یره دا مشر دے، د ده Age داسې دے چې د ده نمبر راشی، بل خبره پکښې دا ده چې مونږ وئیل چې یره دا سپیکر صاحب چې دے، هغه یو Soft corner ساتی د اپوزیشن والا د پاره خو نن عبید صاحب د هغه نه سیوا اوختو، زه ډیر په افسوس سره وایم چې خوک پاتې نه شو، ماته اوس وائی چې سبا به ته سپیچ اوکړے، ما چرته ټهیکه دلته کښې اغستې ده، زه ټهیکښې له راغلې یم، زما نه پکښې یو هم مشر نشته، دلته زما نه دوه مشران دی، سلطان روم خان او یو دغه زه ورته وایم، د مردان هغه نن نشته، بیا زما مسئله د خټک صاحب سره هم وه، بنه ده، شکر دے چې هغه نشته نو د خدائے له پاره لږ سوچ کوئ، سپین ږیری ته ګورئ، Age ته ئے ګورئ، څه سوچ کوئ، دغه سوچ مو نشته مړه، بلډ پریشر دې راله اوښیجولو، د ټولو نه اول خبره زه دا کوم چې زمونږه عمران خان وائی چې بغیر د انصاف نه یو معاشره، یو کور، یو حکومت نه شی چلیدے نو پکار ده چې زمونږ دې پارټئ کښې هم انصاف وی، مونږ هم دغه غواړو، د دې نوم تحریک انصاف دے (تالیاں) پکار ده چې په دیکښې انصاف وی نو انصاف خو نن تا هم اونه کړو، زما دی سر سوری کو، بیا زما د حلقې خلق چې دی، هغه به زما نه تپوس کوی، د ټولو نه اول خبره زه دا کوم، د بائی پاس خبره کوم، زمونږ د خوازه خیلې یو بائی پاس دے، د هغې په صورتحال مو پوهه کوم، په 2022ء کښې هغه منظور شوے وو او په اکتوبر 2022ء کښې په هغې باندې کار شروع شو، د خلقو ئے د منړو د کروړونو روپو باغونه اووهل، د شفتالانو، قیمتی زمکه ده او ریټونه ئے ورله د 2022ء ورکړل، زه د دې اسمبلئ د ممبرانو نه تپوس کوم، په 2022ء کښې چې کومه جوړه د جامو، هغه په 2000 وه، هغه به اوس نن سبا په پانچ، چه هزار وی که نه به وی، خلق ئے غرق کړل، په دو هزار یو کار نه شی کولې بیا ئے ولې کوی، د 2022ء ریټونه خلقو له اوس هم نه ورکوی، 90 کروړ روپئ پکښې څه زمونږ هغه زاړه ممبران چې وو، الله دې هغه تباه و برباد کړی، د هغوی د لاسه 90 کروړ روپئ د قوم Land compensation پاتې دے، په هغې کښې ما سی ایم ته اووئیل، د شپې ورپسې لاړم، د جمعې په شپه ورپسې لاړم، بیا ما په اسمبلئ کښې Question put up کړو، دغه دې میجر صاحب ناست دے، میجر صاحب وئیل زه د دې Guarantee اخلم نو زه په حقه خبره کوم، زه د دې اسمبلئ په

Through تا ته خواست کوم، جرګه کوم، منت درته کوم چې تا Guarantee اغستې ده او که د هغې نه ورستو بیا به را نه خفه کیږې نا ں، زما ورور ئے خو زه I am a practicing lawyer from 1984 او زه د هائی کورټ بار ممبر هم یم، وکیل ته پکښې ضرورت هم نشته، میجر صاحب خفه کیږی به نا ں، په خپله به درله بیا لیګل نوټس درکوم او کیس به کوم، اوس مسئله پکښې دا ده چې ما ته ئے 30 کروړ روپئ ویستلی دی، په 90 کروړ روپو کښې د هغې قانونی څه جواز نشته، ځکه په د یکښې به percent 50 ورکوی نو هله به هغې کښې ایوارډ کیږی، 30 کروړ روپئ چې په هغې باندې ایوارډ کیږی، د دې پیسو سره به زه څه کوم، تباهی ئے هلته د خلقو اوکړه، روزانه ئے هغه موګی خلې ته نیولی وی، 17 دی که 18 کسان زما په خوازه خیله کښې دی، هغه موګو واله دی، هغه ئے خلې ته نیولی وی، هغه میډیا والا څوک ګیلکار راغلی وی، څوک ترکان راغلی وی، څوک دیهاړی مار راغلی وی او هلته رازی، دا شئې ئے خلې ته نیولی وی او په مونږ باندې خبرې کوی، زمونږ د خوازه خیلې بازار مونږ په دوه ګهنټو کښې کراس کوؤ، هلته په Delivery case کښې ځنانه مړې شوے ، Heart cases کښې مړې شوے ، کوم چې Accidental کیسونه وی، په هغې کښې مړه شو، اوس زه دا خواست کوم چې د الله د رضا دپاره تاسو ټوله اسمبلی میجر صاحب زما دا مسئله حل کړئ، هغه بله ورځ راپسې یو کس دغه کړے دے ، مونږ په هوا باندې ایم پی اے صاحب بائی پاس راوله خو راوله، زه د کوم ځائې نه اوس اوکړم، زما د پلار خو دومره جائیداد نشته چې زه ئے خرڅ کړم او خلقو له پیسې ورکړم، دا حکومتی ادارې ئے نه شې کولے ، یو کال او څه شپږ میاشتې اوشوے ، زه ئے په منتونو ستړې کړم، هر یو در موا وټکولو، خبرو ته غوږ کیږدئ جی، توجو غواړم، دا زما د بائی پاس صورتحال دے ، د هغې Total cost چې دے ، 900 ملین دے ، په هغې کښې 800 ملین چې دی، هغه د Civil work دی، 1700 ملین، Sorry 900 چې دی، Land compensation دے ، 800 میلین چې دی، هغه د Civil work دی، په د یکښې ټهیکیدار د خپل جیب نه تقریباً 60, 70 percent کار کړے دے ، اوس هغه Entry point چې کوم دے ، هغه خلقو بند کړے دے ، Excavator ئے راوستې دے، زه ورته منتونه کوم چې دا روډ چې دے ، دوباره مونږ Demolish کوؤ، چې دا ترې خپل پټی جوړ کړو، لکه زمونږه هغه ضرورت چې کوم وو، هغه خو د دې سره اونه شو، د سرکار د طرف نه نو زه دا خواست کوم چې زما د دې مسئلې حل رااوباسئ که سبا خلق رااووتل، زه ورته منتونه کوم خو هغه نه قلاریږی او دا روډ ئے Demolish کړو، یو ارب روپئ به په دې لګیدلی وی، لا سیوا، دا د دې به ذمه وار بیا څوک وی، بیا د دې نه وروستو زه د هیلتھ طرف ته راځم، چونکه احتشام خان چې دے ، تاسو ته به علم نه وی، دا زمونږ د سواتیانو زوم دے نو ده راسره یو ښه کړی دی چې هغه کوم د غل

حکومت Care taker راغلے وو او په هغې کښې زمونږه د خوازه خیلې دغه چې کوم شوے وو، Hospital Category D د Notification هغه ئے ختم کړو نو زه دوئ ته هم مبارکی ورکوم، د دوئ شکریه ادا کوم، دغه شان خپلې حلقې والا ته وایم چې د دوئ شکریه ادا کړئ خو چونکه زمونږ زوم وو نو زما دا خیال وو چې دې به ورته پیسې هم په کروړونو اوباسی خو روپئ ئے ورته نه ده ورکړے او بس دا ده چې Category B کښې شامل شو نو بیا ئے شکریه ادا کوم، دغه شان په مخه درته هغه دغه نه شم وئیلے، بیا زما حلقې ته Public health والا یوه Penny نه ده ورکړے، یوه Penny د 1985ء او 1988ء د هغه زمانې ټیوب ویلز دی، هغه ټول پیپونه Rusted شوی دی او ټول په لختون کښې بهیږی او د اوبو سسټم مسټم زما په حلقه کښې ختم دے نو دا صورتحال دے، بیا بل یو زما سکیم دے، ازی خیل، جنکی خیل ایریګیشن یو د هغې چونکه ټینډر Approve شوے دے، 2263 ملین دا یو سکیم دے او د کومو ورځو دے، دا زه له پیدا نه ووم چې ریاست سوات مونږ ته دا نهر ویستلې وو خو دې پاکستان سره چې کله مونږ ضم شو، د بدقسمتئ نه په 1969ء کښې هغه نهر چې د تر اوسه پورې هغه سټارټ نه شو، اوس مونږ سټارټ کړے دے خو د Tail پورې اوبه نه دی تلی، د هغې اوس څه دی، په هغې کښې دا Consultant چې دی، د هغوی آټه کروړ روپئ بقایا پاتې دی، د Consultant یو ټینډر ئے شوے دے، د 25 کروړ روپو، بل ئے د 35 کروړ، بل ئے د 15 کروړ، بل ئے د 10 کروړ، بل ئے د 12 کروړ او ورکړی ئے ورله ټوټل ثودی؟ چه کروړ روپئ ورته ویستی دی، تاسو ماته دا اووایئ، په چه کروړ روپئ خو کمره نه جوړیږی نو دا زما هغه نورې خبرې خو پریږده، هغه وړې وړې، دا غټې خبرې دی زما، زه د اسمبلئ په Through باندې چاروا کو ته خواست کوم چې زما دا مسائل چې دی، دا حل کړی، لکه مونږ خو دلته خلقو راالیږلی یو نو مسائلو حل کولو د پاره دلته به خبره کوؤ نور زمونږ زور خو نه چلیږی، مونږ خواست کوؤ، بیا میجر صاحب ناست دے، زه بیا خواست کوم چې میجر صاحب زما دا مسئله 30 کروړ ئے راکړی دی، 15 پاتی دی، دا ایوراډ پکښې اوشی، د دې د پاره زما سره تاسو Guarantee اغستې وه، د پښتون سړی خو دغه د خلې خبره چې Guarantee اخلم نو بحیثیت پښتون هم زما سره مرسته اوکړه، ځکه هلته ما هغه د موګو والا پریږدی نه، ډیره مهربانی، شکریه۔

Mr. Chairman: The sitting is adjourned till 02:00 pm of Thursday, 19th June, 2025.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 19 جون 2025ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)